وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ

س یٰسٓ پ ۲۲ آیت ۱۲

جوع الارض کی خون آشام آدمخوریاں

اللہ کی زمین اور اس میں تخلیق جدید مذاہب

مغرب کے ہوس اقتدار کی گھنگھور گھٹائیں (سیاہ بادل)

مذہب شیخیہ احسائیہ

اور اس کے اقدامات و آثار

تالیف لطیف مفکر وحید پروفیسر خواجہ محمد لطیف انصاری

www.khwajalateefansari.com

ٹائم ٹیبل

گھنٹے	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات
۱						
۲						
۳						
۴						
۵						
۶						
۷						
۸						

دو کس بنام احمد ایجاد دین نمایند
سازند از دلِ خود تفسیر فی القرآن

سیاسی مذہب

جلی قطع الفیافی الی اکمی
و ارباب الوصول ...

کشف الغطاء عن شیعیۃ الاحسائیہ

افکارِ صبحِ لطیف مفکر وحید پروفیسر خواجہ محمد لطیف انصاری سہارنپوری ثم بربستی

~~تحریر مولانا غلام حیدر ... فاضل دار العلوم محمدیہ سرگودھا~~

ناشر مکتبۂ لطیف 32 سی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

۱۳۹۹ ھ
1979 ء

یورپ کی مذہب کے خلاف سیاسی تحریکیں

ایران کا استحکام

ایران جدت نشان مذہب شیعہ اثنا عشریہ کا مرکز تھا۔ اس ملک میں مذہب شیعہ عروج پر تھا اور کسی قسم کا تشتت و افتراق موجود نہیں تھا۔ اس اتحادِ ملت کا نتیجہ یہ تھا کہ ایران کے دشمنوں نے مذہب شیعہ کو مٹانے کی انتہائی جدوجہد کی مگر وہ اپنے عزائم میں ناکام رہے۔ شاہان صفویہ نے ترکوں کی یورشوں کا مقابلہ کیا۔ فتنوں روسیہ کا ایرانیوں نے نہایت بہادری سے مقابلہ کیا۔ سلطنت ایران کے استحکام کا راز وحدت ملت میں مضمر تھا۔ یہ پیروان مذہب شیعہ کا خلوص تھا کہ ایران ملل خارجہ کے تسلط سے ہمیشہ محفوظ رہا۔ اس ملک میں علمائے اسلام کا وقار اس درجہ پر تھا کہ ان سے حکام لرزہ براندام تھے۔ اور انکی بدولت مذہب کا اقتدار قائم تھا اور ملک

www.khwajalateefansari.com

سیاسی طور پر مضبوط تھا۔ چنانچہ غیر مسلم مغربی طاقتوں کو اس کا
استحکام نہ بھایا اور انہوں نے مذہب نما سیاسی تحریک کا آغاز
کر دیا۔

دعوت فکر | دور حاضر مادیت کا دور ہے۔ تہذیب مغرب
خالص مادی تہذیب ہے اس تہذیب و تمدن کے نشہ میں سرشار
انسان روحانی اقدار سے بیگانہ ہوتے جا رہے ہیں۔ گزشتہ صدی
میں مادہ پرست یورپ سے یہ آواز بلند ہوئی تھی کہ اس تہذیب
و تمدن کے زمانہ میں مذہب کی ضرورت نہیں۔ مگر بیسویں صدی
کی دو عالمگیر جنگوں اور روز افزوں عالمی مشکلات نے مذہب
کی ضرورت کا احساس پیدا کر دیا ہے

مغرب میں اس احساس کے باوجود ایک ایسی تحریک
موجود ہے۔ جو مذہب ختم کرنے کے درپے ہے یہ دشمن مذہب
اشتراکیت ہے جس کا مرکز سوویٹ حکومت ہے۔

چنانچہ جنوری ۱۹۵۸ء میں مذہب کو مٹانے کی روسی جد وجہد کے متعلق
ایک خبر ملکی روزناموں میں اس طرح شائع ہوئی ہے۔

"مقدس فرض"

لندن ۱۷ جنوری سرکاری روسی اخبار "تادیریانسکا پراودا" نے اپنے
ایک ادارتی مقالہ میں لکھا ہے۔
کمیونسٹ پارٹی اور سوویٹ حکومت اسے اپنا مقدس فرض تصور
کرتی ہے کہ اشتراکی معاشرہ کے لوگوں کو مذہب کے نشہ سے نجات
دلائی جائے"

عہد حاضر میں مذہب کے خلاف دو تحریکیں سرگرم عمل ہیں
ایک مغربی تحریک اور ایک مشرقی تحریک۔ مغرب میں دشمن مذہب
مغربی مادہ پرست اور اشتراکی روس مصروف جد و جہد ہیں
کہ مذہب کو مٹا دیا جائے۔ ان کا نعرہ ہے مذہب کی ضرورت
نہیں۔ مشرق میں اسکے بظاہر برعکس مگر حقیقت میں

www.khwajalateefansari.com

موید تحریک نئے نئے مذاہب کا جنم لینا ہے چونکہ جس قدر
مذاہب کی افراط ہوتی جائیگی اسی قدر مذہب کا وقار کم ہوتا
جائیگا۔ نیز یہ نیا جنم لینے والے مذاہب منہاج انبیاء
و آئمہ علیہم السلام کے خلاف مذہب کو مغربی سانچوں میں
ڈھال کر مغرب زدہ عوام کو حلقہ اقتدار میں لا رہے ہیں
اس لئے ایسے مذاہب کو اگر علمبرداران تحریک مغربی کا
ففتھ کالم کہا جائے تو یہ بیجا نہیں ہے کیونکہ ان نوزائیدہ
مذاہب کی پشت پر مغرب کی سیاسی اور سامراجی طاقتیں
کام کر رہی ہیں۔ جنکا مقصد مسلمانوں میں ذہنی انتشار
پیدا کرنا اور مسلمان سلطنتوں کو کمزور بنانا ہے۔

* مذہب شیخیہ کے مختلف رُوپ ~~مذہب~~ مذہب مغربی سامراجی مذاہب
کے اغراض و مقاصد کے لئے۔ موٹی قلم

مذہب شیخیہ مغربی سامراجی مذاہب کے لئے مختلف

روپ اختیار کرتا رہا۔ اس نے گرگٹ کی طرح رنگ بدلے اس کا
پہلا روپ شیخیت تھا مگر اس نے عقائد شیخیہ کے بیان کے علاوہ
اس خلافِ شیعیت شوشے چھوڑے جن میں سے ایک رُکنِ رابع
تھا۔ دوسرا روپ بابیہ تھا جس میں اس نے مدعی مہدویت پیدا
کرکے ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی اور اس کا تیسرا روپ بہائیت
تھا جس میں اس نے قرآن کو منسوخ قرار دیکر اس کی ناسخ کتاب
"البیان" قرار دی اور اسلام کے نام کو ترک کرکے بابیت اور
بہائیت کے نام اختیار کئے۔ چوتھی تحریک مذہب ازلیہ تھا۔ اگر
ان حقائق سے پر تحقیق کا شوق ہو تو اس کے لئے دو کتابیں
ہیں ایک انگریزی میں HOW BABISN
HOW BA~~HH~~ BISN AND BHAISN ~~R ANBA~~
DEBELOPED)
(مذہب باب و بہا کا نشو و ارتقا) یہ ایک انگریز مصنف کی

www.khwajalateefansari.com

تصنیف ہے اور ایک روسی تصنیف کا انگریزی ترجمہ ہے
جب مملکت روسیہ میں انقلاب آیا اور زار کی حکومت
کو ختم کرکے اشتراکیت نے اسکی جگہ لی تو اشتراکیت
منکر خدا اور مخالف مذہب تھی اُس نے دعویٰ کیا کہ
مذہب خدا کی طرف سے نہیں آتے انسان بناتے ہیں
جیسا کہ ہم نے سفارت روسیہ کے ایک ملازم کے ذریعے بابی
اور بہائی مذہب بنائے ہیں۔

دوسری کتاب فارسی زبان میں ہے "باب و بہاء را بشناسید"
یہ حیدرآباد دکن یونیورسٹی کے ایرانی فارسی پروفیسر کی
تصنیف ہے مذہب شیخیہ کا تیسرا روپ بہائیت
ہے جس میں مذہب شیخیہ کی تشکیل پر اُس کے ایک
(کواکب دریہ) مؤرخ ابوالفضل نے اپنی کتاب "کواکب دریہ
فی تاریخ بہائیہ" میں مذہب شیخیہ کے متعلق

اِس طرح روشنی ڈالی ہے۔

جلی قلم

فرقہ شیخیہ اور اُس کا بانی شیخ احمد احسائی

شیخ احمد فرقۂ شیخیہ کا بانی تھا جس کے متعلق بہائی مصنف ابوالفضل
لکھتا ہے۔ اِنّ السیّد الاحسائی ولد فی قرن الثانی عشر الھجری اشتہر
بالعلم والفضل و اوجد مذھباً خاصاً فی المعارف الروحانیہ و
تفسیر القرآن والاحادیث النبویہ ولذالک اشتہر تلامذتہ
فی حیاتہ وحزبہ بعد وفاتہ بالفرقۃ الشیخیۃ والفرقۃ الشیخیۃ
معروفۃ فی بلاد العراق ومنھا انتشر مذھبھم الی فارس
والخراسان وسائر ممالک ایران (مجموعہ رسائل مطبوعہ مصر)
شیخ احمد الاحسائی بارھویں صدی ہجری میں پیدا ہوئے علم و فضل
میں مشہور تھے انہوں نے معارف روحانیہ اور تفسیر قرآنیہ و احادیث
نبویہ میں خاص مذہب ایجاد کیا تھا انکی زندگی میں انکے شاگرد
اور انکی وفات کے بعد اُن کا گروہ فرقہ شیخیہ کے نام سے

www.khwajalatefansari.com

معروف ہے۔ فرقہ شیخیہ عراق میں مشہور و معروف ہے اور وہاں سے فارس، خراسان وغیرہ ایرانی علاقوں میں پھیلا ہے۔

اس عبارت سے مندرجہ ذیل امور واضح ہیں۔

(۱) شیخ احمد نے ایک نیا مذہب ایجاد کیا۔

(۲) اس مذہب کی تین خصوصیتیں تھیں۔

(i) معارف روحانیہ

(ii) ~~تفسیر احادیث نبویہ~~ تفسیر القرآن

(iii) تفسیر احادیث نبویہ

(۳) یہ مذہب عراق میں پیدا ہوا

(۴) ایران کے مختلف صوبوں میں پھیل گیا۔

"مذہب ایجاد کیا" یہ الفاظ بتلا رہے ہیں کہ شیخ احمد نے نیا یا اپنا مذہب میں ایسی باتیں پیدا کیں جو پہلے موجود نہ تھیں

ورنہ لفظِ ایجاد بے معنی ہوگا

(۲) معارف روحانیہ کا لفظ بتلا رہا ہے کہ اس گروہ کا تعلق فرق متصوفہ سے تھا یعنی یہ فرق صوفیہ کی ایک شاخ تھی۔ عام طور پر اہل تصوف ولایت نوعیہ کے دعویدار ہوتے ہیں۔ اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ پیغمبر کے بعد باب علم کا کھلا رہنا واجب و لازم ہے جسے وہ پیر و مرشد کہتے ہیں۔ پیر و مرشد کی اطاعت جمہور عوام پر واجب ہے اور اسی طرح واجب ہے جس طرح پیغمبر اور امام کی واجب ہے گویا شیخیہ فرقہ نے مذہب شیعہ سے بعد پیدا کرنے کے لئے ایک نئی اطاعت کا دروازہ کھولا کیونکہ عقائد شیعہ میں صرف تین اطاعتیں فرض ہیں۔ اللہ کی اطاعت۔ رسول کی اطاعت اور اولوالامر کی اطاعت اور شیعہ تفسیر میں اولوالامر سے مراد امام معصوم منصوص من اللہ ہے اور یہی تین اطاعتیں قرآن حکیم سے ثابت ہیں۔

www.khwajaHatecfansari.com

یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم
(پ ۵ ع سورہ النساء)

اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور اولوالامر کی اطاعت کرو جو تم میں سے ہوں۔

چونکہ پیر و مرشد کی اطاعت اس میں شامل نہیں تھی اس لئے انھوں نے اللہ۔ رسول اور اولوالامر کے بعد پیر و مرشد کو ایک چوتھی چیز قرار دیکر اس کے لئے ایک نئی اصطلاح "رکن رابع" ایجاد کی جسے مسلمانوں نے کبھی سنا نہیں تھا اور انکی کتب مذہبیہ میں یہ اصطلاح موجود بھی نہیں تھی۔

تفسیر بالقرآن سے مراد یہ تھی کہ قرآن مجید میں تفسیر بالرائے کا دروازہ وا کردیا جائے اور یہ رکن رابع قرآن مجید کی نئی نئی تفسیریں کرکے مسلمانوں میں تشتت و افتراق پیدا کرے حالانکہ مذہب شیعہ میں تفسیر بالرائے

حرام ہے حضرت خاتم الانبیاء کی مشہور حدیث ہے۔

من فسر القرآن برائیہ فلیتبوء مقعدہ من النار (تفسیر صافی)

جو شخص قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے وہ اپنی جگہ جہنم میں بناتا ہے۔

تفسیر احادیث نبویہ سے یہ مراد ہے کہ احادیث کی تاویل اپنی خواہشات نفسانیہ کے مطابق کیجائے اور ان میں کانٹ چھانٹ کرکے انہیں اپنے افکار و خیالات کے سانچے میں ڈھالا جائے۔

اس مذہب کی ایجاد کو ایران میں انجام نہیں دیا گیا بلکہ عراق سے شروع کیا گیا اس میں بھی سیاسی مصلحتیں کارفرما تھیں بلکہ عراق میں ایجاد کرکے ایران میں پھیلایا گیا۔

قرآن حکیم میں اختلاف نہیں

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ افلا یتدبرون القرآن لوکان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً (سورہ النساء پ ۵ ع ۸)

کیا تم قرآن میں تدبر نہیں کرتے اگر یہ قرآن خدا کے سوا کسی اور کی

www.khwajalateefansari.com

طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت اختلاف پاتے۔

یہ ظاہر ہے قرآن میں اختلاف نہیں ہے اس لئے قرآن کو ماننے والی قوم میں اختلاف نہیں ہوسکتا مسلمانوں میں جو اختلاف موجود ہے اور یہ قوم جو مختلف فرقوں میں تقسیم ہوگئی ہے اس کی وجہ قرآن کی اپنی خواہش کے مطابق ترجمانی ہے اور تفسیر بالرائے

چونکہ فرقۂ شیعہ میں مفسر قرآن سرکار رسالت اور انکی ذریت طیبہ کے ائمہ معصومین علیہم السلام ہیں اس لئے ان میں اختلاف کا امکان نہ تھا ان میں اختلاف پیدا کرنے کے لئے شیخ احمد احسائی کا مدعی شیعیت ہونا ضروری تھا اس لئے اس نے شیعیت کا لبادہ اوڑھ کر یہ مذہب ایجاد کیا۔

ان الشیخ لم یخالف الشیعة فی اساس معتقداتهم وکان یطری ائمة الهدیٰ ...... ویعتقد بخلافة العلی المتصلة وامامة ائمة الهدیٰ من ذریته (الکواکب الدریه ص ۴۲)

شیخ نے شیعہ کے اصولی معتقدات کی ذرہ بھر بھی مخالفت نہیں کی وہ اماموں کی بیحد تعریف کرتا تھا۔ اور حضرت علیؑ کو خلیفۂ بلافصل مانتا تھا۔ اور آپکی نسل میں ائمہ ھدیٰ کی امامت کا قائل تھا۔

فرقہ شیخیہ کے بانی کی غرض یہ تھی کہ شیعیت کے دعویدار ہوتے ہوئے شیعیت کی تخریب کے لئے چند باتیں اختیار کی جائیں

جلی قلم

~~شیخ احمد احسائی~~ ایک عظیم غلط فہمی کا ازالہ

شیخ احمد احسائی کا شیعہ عقائد و اصول کو زور و شور سے بیان کرنا اور ائمہ اہلبیت کی مدح و ثنا کرنا اس سے ایک غلط فہمی زیادہ ہوئی۔ فرقۂ شیعہ محبت اہلبیت میں سرشار ہے اور فضائل و مناقب اہلبیت بیان کرنیوالوں کے فریفتہ اور دھوکہ میں آجاتا ہے چنانچہ شیخ احمد احسائی کی اس روش کو دیکھ کر بعض علماء شیعہ کو یہاں تک ان پر بھروسہ اور اعتماد ہوگیا کہ وہ انہیں فرقۂ شیعہ کا شیخ یعقوب کلینی شیخ صدوق اور شیخ مفید کا ہم پایہ عالم سمجھنے لگے درحقیقت

www.khwajalateefansari.com

کے دعوے کئے اور آئمہ ھدیٰ اور اولیاء عظام کے خلاف
جد و جہد شروع کر دی چنانچہ امام حسین علیہ السلام کے متعلق کہتا ہے
شتان ما بینی و بین حسینکم ۔ انی اوید کل آن و انصر
تمہارے حسین اور مجھ میں بہت فرق ہے اللہ ہر آن میری تائید اور نصرت
کرتا ہے ۔ مطلب یہ تھا کہ حسین علیہ السلام کی شہادت میں انکی نصرت
نہیں کی حالانکہ اللہ نے حسین علیہ السلام کی جس طرح نصرت کی وہ اپنی
مثال آپ ہے اس نصرت کا ذکر خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ
نے ۔ شاہ ہست حسین بادشاہ ہست حسین والی رباعی میں کیا ہے
اور فرماتے ہیں انہ ہیچ نبی بنیاد دین کار ۔ واللہ کہ ز حسین کارے کردی!!
اس نصرت کا مختلف شاعروں نے مختلف اشعار میں اسکا اعتراف
کیا ہے ۔ "جیتے اسی کے لئے اور مرے اسی کے لئے"

حسین نام ہے اللہ کی محبت کا
یزید مٹ گیا ذلت کی زندگی کر کے
حسین نام ہے نقشِ دوام عزت کا

ہر نیا جدید فرقہ اپنے ان دعاوی سے قبل جس مذہب میں
اس نے تبلیغ کرنی ہو اس مذہب کے مسلمہ اعتقادات کو
شد و مد سے بیان کرتا ہے۔ کیا کرتا ہے اور "ہم رنگ زمین دام"
بچھا کر پھر اپنے جدید اعتقادات کو منصۂ شہود پر لاتے
ہیں اسکی مثالیں موجود ہیں چنانچہ آنجہانی غلام احمد قادیانی نے
جو ہم رنگ زمین دام بچھایا وہ انکی تصنیف "براہین احمدیہ"
تھی اس تالیف میں ختم نبوت کے عقیدے اور حیات مسیح
اور عصمت انبیاء بالخصوص عصمت ختم رسل کو نہایت شد و
مد سے بیان کیا جب اعتماد قائم ہو گیا تو پھر اعتقادات
جدیدہ کا آغاز تجلی اور بروزی نبوت کے شوشے چھوڑے
اور وفاتِ مسیح کی نشر و اشاعت شروع کی جب ہم رنگ
زمین دام میں لوگ پھنس گئے تو کبھی عیسیٰ دوران
کبھی کلیم زبان گردد کبھی محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

www.khwajalateefansari.com

ایک شاعر کہتا ہے۔

تو نے خونِ پاک کے چھینٹوں سے اے حسین
انسان کی شرافتِ خفتہ جگا گیا۔
اسلام کی کشش کا نہ جن پر اثر ہُوا
تو دردِ دین کے اُن کے دلوں میں سما گیا

علامہ اقبال کہتے ہیں۔

رمزِ قرآں از حسین آموختیم ز آتشِ او شعلہ ہا اندوختیم
تارِ ما از زخمہ اش لرزاں ہنوز زندہ است از تکبیرِ او ایماں ہنوز

مولانا محمد علی کا ایک شعر تھوڑی سی ترمیم کیساتھ میں پیش کرتا ہوں

قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوگیا بس کربلا کے بعد

مرزا غلام احمد کی جو تائید اور نصرت خدا نے کی ہے وہ قادیانیت کا محرمِ راز لطیف انصاری خوب جانتا ہے جب ہم

قادیان میں چہلم امام علیہ السلام کیا کرتے تھے تو ایک جلسے میں ان کی تقریر کا صحیح موضوع تھا۔ مرزا صاحب کی بیماریاں اور بیمار نبی
مجھے یاد ہے کہ مرزا صاحب کی بیماریوں کا ذکر قادیانی تصانیف میں بالوضاحت موجود ہے وہ مسلسل بول میں مبتلا تھے ضعفِ قوت کا عارضہ تھا اور اسہال کے دائمی مریض تھے اور اسی مرضِ اسہال سے وہ اگلے جہان لاہور سے روانہ ہوئے
امام حسین علیہ السلام کے متعلق ایک شعر میں یہ گستاخانہ انداز بھی اختیار کیا ہے۔

کربلا ایست سیرِ ہر آنم صد حسین است در گریبانم

میں اس شعر کو اُن کے حسبِ حال تبدیل کر کے یوں پیش کرتا ہوں

شہر ہگلی است سیرِ ہر آنم + یک حسین است در گریبانم

ہگلی شہر کی سیر میں ہر آن کرتا ہوں لہٰذا اسی سے ایک حسین میرے گریبان میں ہے۔

www.khwajalateefansari.com

اسی طرح علی محمد باب نے اپنا نیا مذہب بابیت ایجاد کرنے سے پہلے
دو کتابیں اعتماد قائم کرنے کے لئے لکھیں تفسیر سورہ کوثر وغیرہ
اُن میں شیعہ عقائد مہدیٔ موعود کی غیبت کا عقیدہ اور اُن کے
حضرت امام حسن عسکری کے فرزند ہونے کا عقیدہ اور اُنکی مادر سرکار نرجس خاتون
کے بطن اقدس سے ہونے کا عقیدہ شامل تھا مگر نیا مذہب ایجاد
کرنے کے بعد کبھی الذکر کا دعویٰ کیا کبھی امام غائب کے باب ہونے کا
کبھی قرآن کو منسوخ سمجھ کر اپنی کتاب "البیان" لکھنی شروع
کردی اسی طرح شیخ احمد احسائی نے شیعہ عقائد کا
ہم رنگ زمین دام بچھا کر بعد میں رکن رابع جیسے شوشے
چھوڑنے شروع کردیے یہ خدا کی قوت قاہرہ ہے کہ وہ محمد وآل محمد
علیہم السلام کے مخالفوں سے اُن کے عقائد کو بیان کرایا کرتا ہے
اور اُنکی مدح وثنا مخالفوں کی زبان سے اسطرح کراتا ہے
کہ کوئی اُن کا معتقد اُن سے بڑھ کر مدح وثنا نہیں کرسکتا

اسکی مثال عمرو بن العاص جیسے مخالف کا قصیدہ ہے جو اس نے معاویہ
کے پرائم منسٹر (وزیر اعظم) ہونے سے پہلے ۱۸ ذی الحجہ اعلان
ولایت کے دن سرکار رسالت کے سامنے پڑھا ہم اس قصیدہ کے
چند اشعار پیش کرتے ہیں۔

بآل محمد عرف الصواب — وفی ابیاتھم نزل الکتاب

ہم نے راستگی یا سچائی کا رستہ آل محمد کے ذریعہ سے پہچانا ہے انہی
آل محمد کے گھروں میں خدا کی کتاب نازل ہوئی

وھم حجج الالہ الی البرایا — بھم وبجدھم لا یستراب

وہ خدا کی طرف سے مقرر حجت خدا ہیں ان میں اور ان کے جد
میں کوئی شک نہیں کیا جاسکتا۔

ولا سیما ابوحسن علی — لہ فی الحرب مرتبۃ تہاب

خاص طور پر حضرت ابوالحسن علی کو انہیں لڑائی میں لڑنے کی ضرورت
نہیں بلکہ اُن کا ہیبت ناک مرتبہ دشمن کی شکست کا باعث

www.khwajalateefansari.com

ہوتا ہے۔

البکّاءُ — هو البکّی فی المحراب لیلًا   هو الضحّاک اذا اشتدت ضِراب

وہ محراب عبادت میں بہت رونے والے ہیں اور میدانِ جنگ میں بہت
ہنسنے والے ہیں جبکہ شدت سے تلواریں چل رہی ہوں۔

الکبیعۃ — وضربتہٗ کبیعتہٖ بخمٍّ   معاقدہا من القوم رقاب

اُنکی ضربتِ جنگ اُن کی خُم غدیر میں بیعت کے مانند ہے اِن
دونوں نے مخالف قوم کی گردنیں توڑ دی ہیں۔

هو النبأ العظیم وفلک نوحٍ   وباب اللہ وانقطع الخطاب

وہ قرآن کی خبر عظیم اور نوح کی کشتیٔ نجات ہیں اللہ تک
پہنچنے کا دروازہ ہیں اِس پر اُن کا خطاب ختم ہو گیا [struck]
اب علی کا محب اس دشمن سے بڑھ کر اُن کے متعلق کیا کہہ
سکتا ہے۔ اِس لئے علی علیہ السلام کے محبوں کو اُنکی توصیف الفاظ
میں نہیں بلکہ اعمال و افعال میں کرنی چاہیئے۔ شیخ احمد احسائی

نے شیعہ اصول و عقائد کی مدح کرکے [struck] اپنے اور اپنے فرقہ
کے ارکین کے الفاظ میں اُن عقائد کو [struck] کو اچھی طرح نہ پیش
کرکے [struck] جدید اعتقادات پیدا کئے ہیں۔ فرقہ شیعہ کے کفیل اُن
اور ارکان ایمان پانچ عقیدے ہیں۔

اوّل توحید۔ دوسرے عدل۔ تیسرے نبوت تشریعیہ ختم نبوت
چوتھے امامت اور پانچویں قیامت

پیروانِ شیخ (فرقہ شیخیہ) نے شیخ احسائی کے مذہب میں ان عقائد کا ایک بھونڈے طریقے
سے اعتراف کرکے نئے عقیدے کو شامل کیا ہے

چنانچہ سید کاظم رشتی شرح قصیدہ لامیہ عبد الباقی آفندی میں رکن رابع
پر ایمان کے متعلق اسطرح لکھتے ہیں۔

اول مرتبہ لا الٰہ الا اللہ   کہ مقام توحید است
[struck] دوم مقام محمد رسول اللہ   کہ مقام نبوت است
سوم مرتبہ آلہ وصحبہ و اولیائہ و خلفائہ کہ مرتبہ امامت است

www.khwajalateefansari.com

چہارم مرتبہ خلیفۃ الخلیفہ و حجۃ الحجۃ و نور المحجہ والرکن الرابع والنور
الساطع والبدر اللامع یعنی مقام الشیخ الکامل والمرشد الواصل
والدلیل علی تلک المعاهد والمراحل الموصل الفانی فیہ اشرف المقاصد
وھو الحجاب الاکبر والباب الارشد والطریق الاقصد والعالم المسدد
وماوی الفنی ومثوی الحکم ۔

شرح قصیدہ لامیہ عبد الباقی آفندی در ذیل شرح شعر
شملتکم منہ العبا بحیوتہ الخ —

پہلا مرتبہ لا الہ الا اللہ ہے کہ جو مقام توحید ہے دوسرا مقام محمد رسول اللہ
ہے جو مقام نبوت ہے۔ تیسرا مقام رسول اللہ کی آل اور انکے اصحاب انکے
اولیاء اور خلفاء کا ہے جو مرتبہ امامت ہے چوتھا مقام خلیفۃ الخلیفہ
اور حجۃ الحجۃ جو نور المحجہ اور رکن رابع ہے وہ روشنی نور
اور درخشاں بدر ہے یہ مقام شیخ کامل اور مرشد واصل ہے
وغیرہ وغیرہ ۔

شیخیت کے ایک رکن نے اپنے اس بیان میں شیخیت کو شیعیت ہونے کی
کوشش کی ہے مگر شیعیت کے اصولوں کو اس بھونڈے طریقے سے پیش
کیا ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو یقین کامل ہو جاتا ہے کہ شیخیت شیعیت
نہیں تھی بلکہ اسے شیعیت سے دور کا واسطہ بھی نہیں وہ اپنے بیان
کو اسطرح شروع کرتا ہے ۔

لا الہ الا اللہ یہ مقام توحید ہے حالانکہ شیخیت کو وجود میں لاکر
اس نے توحید کی انفرادیت کو ختم کر دیا ہے اس میں کچھ شبہ نہیں
کہ توحید شیعیت میں ایک اصل عقیدہ ہے جیسے تمام عقیدوں میں مرکزیت
حاصل ہے مثلاً تمام شیعی عقائد توحید کے لئے ہیں جیسا کہ ہم سرور کائنات
فخر موجودات حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفیٰ کو جو بعد از خدا
توئی قصہ مختصر مانتے ہیں تو وہ اس لئے کہ وہ رسول اللہ
ہیں اللہ کے رسول ہیں ایک دفعہ عصمت کبریٰ معصومہ کونین
سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اپنے والد کی خدمت میں

حاضر ہوئیں۔ حضرت خاتم الانبیاء نے حسب معمول کھڑے ہو کر
اُن کا استقبال کیا اور اپنے مسند کے نصف حصے پر اپنے ساتھ
بٹھایا اور کہا بیٹی فاطمہ تم سب سے زیادہ کس سے محبت کرتی ہو
انہوں نے عرض کیا بابا یا رسول اللہ آپ سے آپ اللہ کے رسول
سرکارِ رسالت نے کہا کہ کیا میرے وجود سے زیادہ محبت مجھ سے
سیدہ طاہرہ نے عرض کیا بابا جان میں نے یہ نہیں کہا بلکہ یا ابتِ زیادہ
آپ سے اے والدِ بزرگوار بلکہ کہا بلکہ یا رسول اللہ مجھے آپ
سے زیادہ محبت اس لئے ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں قرآن
کی عظمت جو ہمارا لائحۂ عمل ہے اس لئے ہے کہ وہ اللہ کی کتاب
ہے علی علیہ السلام سے دوستی اس لئے ہے کہ وہ ولی اللہ ہیں
امام حسینؑ سے والہانہ محبت ہے کہ وہ شہید فی سبیل اللہ ہیں اور
آئمہ اہلبیت کی الفت کا سبب یہ ہے کہ وہ اولیاء اللہ اور
حجج اللہ ہیں۔ شیخیوں نے اگر توحید کے عقیدے کو سمجھا ہوتا

تو ایران جنت نشان میں جہاں شیعیت وحدت میں تھی ایک
نیا فرقہ پیدا کر کے اس وحدت میں اختلاف، تشتت اور افتراق
نہ پیدا کیا ہوتا اور دورِ حاضر میں نئے نئے فرقوں کا دنیا میں دروازہ
وا نہ کیا ہوتا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا خدا کو ایک ماننے کا
فائدہ اس ذاتِ بے نیاز اور صمد کو ہے؟ یہ ظاہر ہے کہ
وہ بے نیاز ہے غنی عن الخلائق ہے اور نفع و نقصان سے بالا
و برتر ہے۔ توحید کی یہ افادیت مخلوقِ خدا کی ہے اور وہ یہ ہے
کہ خدا کو ماننے والے ایک ہو جائیں اُن میں کوئی تفرقہ نہ رہے
کیونکہ تفرقہ اور اختلاف فساد کا باعث ہیں اس توحید کی افادیت
کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان کی ہے۔ واعتصموا
بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا وکنتم علیٰ شفا حفرۃ فانقذکم
منھا ~~فاصبحتم بنعمتہ اخوانا~~ من النار کذالک یبین اللہ لکم
آیاتہ لعلکم تہتدون (س آل عمران پ ۴ ع ۲ آیت ۲)
تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقہ بندی پیدا
اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم

کہ کہ بنی نوع انسان کو فرقوں میں تقسیم نہ کرو۔ زمانہ جاہلیت میں
جب تم میں تفرقہ موجود تھا تو تم جہنم کے گڑھے پر کھڑے تھے
اللہ نے اس حالت سے تم کو نکالا اور تم اس کی نعمت سے
بھائی بھائی ہو گئے) توحید کو اللہ نے حبل یعنی رسی کہا ہے رسی
دو لڑیوں سے بنتی ہے جو آپس میں ملی ہوئی ہوتی ہیں اور ایک دوسرے
سے پیوست ہوتی ہیں اگر انہیں جدا کر دیا جائے تو وہ رسی نہیں رہتی
اور دو ٹکڑے ہو جاتی ہے۔ توحید کی یہ رسی ان دو جزوں سے
مضبوط اور مستحکم ہے۔ ایک جزو قرآن ہے جو WORDS
یعنی اللہ کا کلام ہے۔ دوسرے اہلبیت عترت آل رسول ہیں
جو WORK یعنی اللہ کے اعمال و افعال ہیں۔
میر انیس نے خوب کہا ہے۔
کہیں یہ بندے ہیں مگر کار خدا کرتے ہیں ع
اور اس حقیقت کو سرکار رحمت مرتبت نے اپنے بعد دین کے

استحکام کے لئے ان دونوں چیزوں کو امت کے لئے سرمایۂ ہدایت
بنایا ہے۔ چنانچہ فرمایا انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی
اھلبیتی ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی ولن یفترقا حتی
انھما
یردا علیّ الحوض۔
میں تم میں دو عظیم الشان چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں وہ اللہ کی کتاب
اور میرے وہ اہلبیت ہیں جو میری اولاد ہیں اگر تم نے ان دونوں
کی مضبوطی سے پیروی کی تو تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور یہ دونوں
قیامت تک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر
میرے پاس پہنچ جائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اختلاف
انسانیت کو دور کرنے کے لئے تین عظیم الشان اعتقادات ہیں
پہلے توحید دوسرے محمد و آل محمد علیہم السلام اور تیسرے اخوت اسلامیہ
یہ یورپ کی قومیں بھی تسلیم کرتی ہیں کہ اسلام میں دو چیزیں
اسلام کے فروغ کا باعث ہیں اور کہتے ہیں۔

www.khwajalateefansari.com

(UINTY OF GOD AND BROTHERHOD OF HUMANITY)

"خدا کی توحید اور بنی نوع انسان کی اخوت"

فرقۂ شیعہ نے ایران میں تشتت و افتراق پیدا کر کے ان دونوں
اصول پیروں عقائد کو خاک میں ملا دیا۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق
علیہ السلام سے پوچھا ماحق المومن علی المومن کہ مومن بھائی
پر مومن بھائی کا کیا حق ہے فرمایا ان تنصفہ
جو اس کے پاس ہو اسکو دو حصوں میں تقسیم کر کے آدھا
خود رکھے آدھا مومن بھائی کو دیدے۔ اس نے عرض کی
کہ یہ تو حق ہوا پھر احسان کیا ہے؟ حضور نے فرمایا یہ کہ خود بھوکا
رہے اور اس کو پیٹ بھر کر کھلائے۔ خود برہنہ رہے اور اسکو
لباس پہنائے۔ خود اپنی جان خطرے میں ڈال کر اس کی جان
اور عزت و آبرو کو بچائے۔ معلوم ہوا کہ فرقۂ شیعہ توحید کی افادیت

سے نابلد تھا جو اس نے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کیا۔ شیعیت کا
دوسرا عقیدہ عدل ہے جسے صرف شیعیت نے اپنایا ہے۔ یہ عقیدہ
اسلام کے دوسرے فرقوں میں موجود نہیں۔ سنیت نے اپنے ایمان میں
اس کو ترک کر دیا ہے حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ عادل ہے اور
اس کے عدل کی وجہ سے دنیا میں نظام ارض و سماوات قائم
ہے اور وہ امت محمدیہ کو بھی حکم دیتا ہے کہ وہ عدل پر قائم رہیں
حکم ہوتا ہے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان اللہ تعالیٰ عدل و
احسان کا حکم دیتا ہے چونکہ عدل سے اختلاف دور ہوتا ہے
اور وہ نظریہ سامراج کے مقاصد کے خلاف تھا اس لئے اسے
چھوڑ دیا۔ نظریہ سامراجی مذہب کا سب سے بڑا اصول یہ ہے:
"حصول اقتدار کے لیے بنی نوع انسان کو تقسیم کر کے حکومت کرو"

TOVIVE AND RULE

اسلام کا تیسرا بڑا اصول نبوت لتشمولیت ختم نبوت ہے

www.khwajalateefansari.com

شیخیت نے نبوت کو ایک لڑکے سے تشبیہ دی ہے اور اس طرح
بیان کیا ہے ۔

پس اسی کتاب ارشاد العوام صفحہ ۱۳۰ پر اس دنیا کو ایک لڑکے سے
تشبیہ دی ہے اور زمانہ حضرت خاتم الانبیاء کو جنین کا زمانہ کہا یعنی
وہ زمانہ کہا ہے جس میں بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے اور اسی زمانے
کو بچے کے تولد ہونے کا زمانہ کہا ہے اور زمانۂ غیبت امام عصر کو بچے
کی رضاعت کا زمانہ کہا اور شیخ احمد احسائی کے زمانہ کو بلوغ
اور تعلیم کے فرائض کا زمانہ کہا ہے اور پھر لکھتا ہے
کہ زمانۂ غیبت امام میں یہ عالم کا بچہ دودھ سے محروم ہو
گیا ہے اور خادموں اور ماماؤں یعنی علمائے علم ظاہر
کے ہاتھ آگیا ہے جو اس سے بچوں کی زبان سے ہی گفتگو کرتے
ہیں اور اس کے لئے طہارت و نجاست و حلال و حرام بیان
کرتے ہیں ۔

مذہب شیخیہ کے ارکان نے جہاں شرح قصیدہ لامیہ میں اپنے
آپ کو شیعہ ثابت کرنے کے لئے اپنے عقائد کو بیان کیا ہے ۔
وہاں دوسرے عقیدے عدل کو حذف کر کے تیسرے عقیدے نبوت
کو دوسرا عقیدہ بیان کیا اور اس میں انہوں نے دین کو امرد
لڑکے سے تشبیہ دی ہے اور اس کے تین زمانوں کو دین کے
تین زمانوں سے تشبیہ دے کر کہا ہے کہ لڑکے کی زندگی کا پہلا
حصہ اس کا جنین ہونا ہے اور جنین کے زمانے کو مخبر موجودات
سرور کائنات محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء
ارواحنا لہ الفداء کو جنین کا زمانہ کہا ہے اور ائمہ طاہرین کے
زمانے کو طفولیت کا زمانہ کہا ہے اور شیخ احسائی کے زمانے
کو شباب کا زمانہ کہا ہے ۔ ~~شباب کا زمانہ~~ ان تشبیہات
سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مذہب شیخیہ کے تیسرے رکن رابع
کو علم فقاہت سے کوئی تعلق نہیں تھا اس نے خطاب کتاب

www.khwajalateefansari.com

مطول اور اسکے نیچے کی کتب نہیں پڑھیں تشبیہ میں چار
رکن ہوتے ہیں مشبہ۔ مشبہ بہ۔ وجہ شبہ اور حرف تشبیہ
دین کی امرد لڑکے سے تشبیہ دیکر دین کو مشبہ اور امرد لڑکے
کو مشبہ بہ اور معلوم نہیں کہ اس میں وجہ شبہ کیا تھا۔ تو رسول اللہ
کے نبوت کے زمانے کو مشبہ اور جنین کو مشبہ بہ وجہ شبہ ایسا
گستاخانہ ہے جو باعث شرم ہے کہ احمد احسائی کے زمانے کو
جوانی کا زمانہ شباب کا زمانہ کہا ہے۔ شباب کا زمانہ انسانی زندگی
کے زمانوں میں سب سے افضل زمانہ ہے علم و ادراک کے عروج
کا زمانہ ہے تو گویا اس سے معلوم ہوا کہ مذہب شیخیہ احمد احسائی کو
سرکار رسالت سے افضل سمجھتا ہے اور اسلام میں کسی ہستی کو
سرکار رسالت سے افضل سمجھنا کفر ہے اسی لئے حکومت پاکستان
کیلئے ضروری ہے کہ مذہب شیخیہ کو دیگر مسلم [illegible] غیر مسلم اقلیت قرار دے
جیسا کہ انہوں نے مذہب قادیانیت کو قرار دیا ہے کیونکہ اس [illegible]

کو صرف اپنی اغراض و مقاصد کے لئے پاکستان کے شہر کراچی میں
اڈا قائم کر لیا ہے جناب رسالت کے زمانے کو جنین کا زمانہ کہہ کر
انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ جنین کے دوران [illegible] نشو و ارتقاء کی منزل
شیعہ کے نزدیک سرکار رسالتمآب خدا کے بعد افضل خلائق ہیں بلکہ اسلامی فرقوں
کا بھی یہی اعتقاد ہے مختلف شاعروں نے اس عقیدہ کو اپنے شعروں میں
بیان کیا ہے ایک شاعر کہتا ہے۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر × من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ × بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ایک شاعر کہتا ہے۔

محمد عربی آبروئے ہر دو سرا است × کسیکہ خاک درش نیست خاک بر سر او

اور ایک دوسرے شاعر نے کہا ہے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

چھوٹا ہے نہ لمبا سے ہوتا ہے ایسا نہیں ہوتا ہے کہ پیدائش کے بعد
جبتک اسے غسل نہ دیا جائے اس کے کانوں میں اذان و اقامت کہہ کر اس وقت تک
اسلامی عقائد بیان نہیں کئے جائے۔ سرکار رسالت آپ کو ایسی تشبیہ دینا
برین عقل و دانش بباید گریست۔ سرکار رسالت کے زمانے کو جنین
کا زمانہ کہنا جاہلانہ اس زمانے سے کہی دی کے لئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد
فرماتا ہے۔ علّمک مالم تکن تعلم (پ ۵ ع ۱۴ سورہ النساء)
اے حبیب ہم نے تمہیں ہر اس چیز کا علم دیا جسے تم نہیں جانتے تھے
خواہ وہ علم غیبی کیوں نہ ہو۔ اس زمانے کے آدمی کے لئے فرمایا کہ ہم
نے اسے ایسی الہامی کتاب دی ہے جس کی شان تبیاناً لکل شئی
(پ ۱۴ ع ۱۸ سورہ النحل) جس کی شان لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین
ہے جس میں ہر خشک و تر کا علم ہے کاش
کاش یہ نجدی ملکوں کا نمائندہ سرکار رسالت کی شان کو جانتا
سرکار رسالت کو علامہ اقبال نے ایک نہایت بلند تشبیہ دی ہے

میں نے اس شعر کی اصلاح کر دیا ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری + آنچہ ہمہ انسان ندارند تو تنہا داری

جناب رسالت مآب کے زمانے کو جنین کا زمانہ کہہ کر ایک ایسی تشبیہ
دی ہے جس سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جنین کے نشوو ارتقاء میں
سب سے پہلا درجہ مادۂ منویہ اور خون حیض کا الحاق ہے جو دونوں
اجزاء نجس ہیں ان سے مل کر جنین کا لوتھڑا بنتا ہے جو غلاظات
و نجاسات اور کدورات سے آلودہ ہوتا ہے جب وہ انسانی شکل
میں آتا ہے تو ماں کے پیٹ میں مقید ہوتا ہے اور علم و ادراک سے
محروم ہوتا ہے۔ جس کے متعلق قرآن مجید میں کہا گیا ہے
(پ ۱۴ ع ۱۷ سورہ النحل) واللہ اخرجکم من بطون امہتکم لاتعلمون شیئاً ہم نے تم کو ماؤں
کے پیٹوں سے نکالا اور تم کچھ نہیں جانتے تھے۔ بطن مادر میں
جنین حواس خمسہ سے محروم ہوتا ہے نہ آنکھوں سے دیکھتا ہے
نہ کانوں سے سنتا ہے نہ ناک سے سونگھتا ہے نہ منہ سے

www.khwajalateefansari.com

خود جُگی

وہ بارگاہِ رسالت ختم نبوت میں عرض کرتے ہیں۔

آں ظہورِ تو شبابِ زندگی ۔ جلوہ‌ات تعبیرِ خوابِ زندگی

* درجہاں شمعِ فروغ افروختی بندگاں را خواجگی آموختی

* حمد بیحد مر رسولِ پاک را آنکہ ایماں داد مشتِ خاک را

ختم رسل آپ کا دنیا میں ظاہر ہونا انسانی زندگی کا شباب اور جوانی تھا اور آپ کا جلوہ دیکھنا زندگی کے خواب کی تعبیر تھی ۔

آپ نے نورانی ترقی کی شمع روشن کی اور غلاموں کو آقائی سکھا کر انسانیت میں مساوات قائم کی ۔

رسولِ پاک کے لئے بیحد حمد و ثنا ہے جنہوں نے مٹھی بھر مٹی کو ایمان کی دولت سے مالا مال کیا ۔

سرکارِ رسالت کی عظیم الشان شخصیت کے زمانے کو جو ان سنجیدہ ذہن کے تشبیہ دی گئی ہے (ربعِ) رابع میں جنہیں سے جو غلط‌ات اور تحدرات سے تصور ہوا ہو تو ظاہر ہوتا ہے تشبیہ دی گئی ہے نہایت خطرناک ہے

حالانکہ اس زمانے کی زندگی کی طہارت کو قرآن حکیم میں اس انداز سے بیان کیا گیا ہے طٰہٰ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ اے پاک (سورہ طٰہٰ پ ۱۶ ع ۱۰) ہم نے قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تو عبادت میں اتنی مشقت اٹھائے

اور اس کو دی جو حق کا اہلبیت کے لئے ارشاد فرمایا اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (پ ۲۲ ع ۱ سورہ احزاب)

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ کا ارادہ ہے کہ اے اہلبیت تم کو ہر قسم کی نجاست اور رجس سے پاک رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے ۔

اس لفظِ اہلبیت میں خود سرکارِ رسالت بھی شامل ہیں یہ تمام اسلامی فرقوں کا عقیدہ ہے کہ آئمہ اہلبیت کے زمانے کو زمانہ طفولیت سے تشبیہ دی ہے طفولیت کا وہ زمانہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَاللَّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا

زمانہ سنجیدہ ذہن

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ (پ ۱۴ ع ۱۴ سورہ النحل)

اللہ تعالیٰ نے تمہیں ماؤں کے شکم سے پیدا کیا جبکہ تم کچھ نہیں

www.khwajafateeansari.com

جاتے ہو اور قوت سماعت قوت بصارت اور قوت دل کو
تمہارے علوم وفنون کے حصول کا ذریعہ بنایا اس سے معلوم ہوا
کہ زمانۂ طفولیت آلۂ علوم اکتسابی کا زمانہ ہے اس
زمانے کو ان کے زمانے سے تشبیہ دینا (سراسر حماقت ہے کیونکہ ان) کے علوم وہبی اور
لدنی ہیں وہ صاحبان علم ما کان وما یکون ہیں جو کچھ گذر گیا
اس کا بھی انہیں علم ہے اور جو کچھ آئندہ ہوگا اس کا بھی انہیں
علم ہے قصیدہ لامیہ میں امامت کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے
سوم مرتبہ آلہ وصحبہ و اولیائہ وخلفائہ کہ مرتبہ امامت ہست
اس بیان سے ظاہر ہے کہ مذہب شیعیہ شیعہ ہرگز نہیں ہے
کیونکہ شیعوں کے ہاں امامت صرف آل رسول اور ذریت ختم
رسل کے لئے ہے اس میں اولیاء صحابہ اور خلفاء شامل نہیں
ہیں۔ شیعوں کے ہاں ختم نبوت اور دوازدہ آئمہ اہلبیت
اس لئے ہے تاکہ نبوت اور امامت کا دروازہ نہ کھلنے پائے

اور بنی نوع انسان میں ان بنیادی اور بنیادی ہستیوں اور اماموں
سے انتشار، اختلاف، تشتت و افتراق پیدا ہو جو نبوی یا مراجع
مذہب کا مقصود و مطلوب ہے۔ امامت کا عہدۂ عظیمہ اتنا بلند
و برتر ہے کہ اس میں زائد اماموں (جو اہلسنت نے قائم کئے ہیں)
کے شامل ہونے کی گنجائش نہیں اللہ تعالیٰ نے یہ رتبہ عالیہ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ کو اس وقت عطا فرمایا جبکہ وہ نبی بھی تھے
رسول بھی تھے اولوالعزم بھی تھے عہدہ (خلت) پر بھی فائز تھے
اس سے معلوم ہوا کہ یہ رتبہ ان سب سے اعلیٰ تھا اور فرمایا
انی جاعلک للناس اماما۔ قال ومن ذریتی قال لا ینال
عہدی الظالمین (پ ۱ ع ۱۵ سورۃ البقرہ)
2 اے خلیل میں تمہیں تمام انسانوں کا امام بنانے والا ہوں آپ
نے عرض کیا کہ کیا میری ذریت اور آل میں بھی امام ہوں گے ارشاد
ہوا کہ میرے اس عہد کی میرے اس عہدہ تک ظالم نہیں پہنچ سکتے
(ظالم نہیں پا سکتے)

یعنی اس عہدے پر غیر معصوم فائز نہیں ہو سکتے اور شیعوں کے
مسلمہ اصولوں میں سے ہے کہ عصمت مطلقہ پر صرف چودہ ہستیاں
فائز ہیں جن میں سے بارہ امام ہیں اس لئے امام صرف
معصوم ہو سکتا ہے اس میں خلفاء اور ~~صوفی~~ صوفیائے اولیاء اور صحابہ
کو شامل کرنا عبث ہوتی ہے صحابہ کرام اہل سنت کے نزدیک
بھی معصوم نہیں ہیں۔ امامت صرف شیعہ کا اصول ہے اور وہ
بارہ اماموں میں محدود ہے اہل سنت کے ہاں امامت ~~اصول~~ اصول
میں داخل نہیں اس لئے اس نے مختلف ~~...~~ فنون والوں کو بلکہ ان کو
امامت کا لقب دے کر امامت کو عام کر دیا۔ فلسفہ کا ماہر
امام غزالی امام ہے علم فصاحت و بلاغت کا امام تفتازانی
امام ہے بلکہ مسجدوں میں نماز پڑھانے والے اور شام کو روٹیاں
مانگنے والے امام جمعہ و جماعت کہلاتے ہیں مگر انکی ایک
حدیث سے ثابت ہو سکتا ہے کہ ایسا ہی امامت پر فائز

صرف ایک ہی امام ہر زمانے میں امام ہو سکتا ہے مسلمہ اہل سنت
حدیث ہے من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاھلیۃ
جو شخص ~~...~~ مر جائے اور اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانتا
ہو وہ کفر کی موت مرتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ امام ہر زمانے
میں ایک ہی ہو سکتا ہے اور یہ امامت کا درجہ ولایت
کے درجے ~~...~~ پر بھی فائز ہے اب ہم ولایت کی کچھ تشریح
کرتے ہیں۔

خداوند عالم پہلے پارے سورہ بقرہ میں ارشاد فرماتا ہے
ما ننسخ من آیۃ او ~~...~~ ننسھا نأت بخیر منھا او مثلھا
(پ ۱ ع ۱۳ سورہ البقرہ آیۃ ۳)

اے رسول ہم کسی اپنی نشانی کو نہ منسوخ کرتے ہیں اور نہ بھلاتے
ہیں مگر اس کی بجائے اس سے بہتر یا اس جیسی نشانی

www.khwajalateefansari.com

ہے آتے ہیں۔ نبوت اللہ کی ایک آیت ہے اور آیت عظیمہ
حضرت مسیح کے ذکر میں حضرت مسیح کے ذکر کو آیت سے
منسوخ بیان کیا گیا ہے ختم نبوت سے یہ آیت منسوخ
ہو کر ختم ہو گئی اب تمام اہل اسلام بتائیں کہ نبوت کے قائم
مقام کونسی آیتیں الٰہیہ ہیں شیعہ کہتے ہیں کہ وہ آیت الٰہیہ
ولایت ہے۔ رسول اللہ کو ان کی زندگی کے خاتمے پر یہ
حکم ہوا تھا۔ اذا فرغت فانصب والی ربک فارغب
پ۳۰ ع۱۸ سورہ الم نشرح ۔ جب تو کار نبوت سے فارغ ہو جائے تو
اپنی جگہ تقرر کر اور تقرر کر کے خدا کی طرف رجوع کر اس حکم
کے مطابق شیعوں کا عقیدہ ہے جس کو تاریخی واقعات
میں اہلسنت نے بھی تسلیم کیا ہے کہ سرکار رسالت
آخری حج کے موقع پر جب حج سے فارغ ہو کر مقام خم
غدیر میں جہاں سے مختلف اطراف وجوانب کو راستے

جاتے تھے حاجیوں کو روکا اس میدان میں لاکھوں کی تعداد میں
جمع حاجیوں سے اس طرح خطاب فرمایا من کنت مولاہ
فھذا علیؑ مولاہ جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے
ولایت کے لئے لفظ ان کا استعمال ہوا ہے میں مولیٰ اور ولی
تو معلوم ہوا کہ اس روز سرکار رسالت نے نبوت کا قائم مقام
بنایا تھا علیؑ کو مولیٰ کے لفظ سے اس عہدے پر سرفراز فرمایا
اور آج ساری دنیا کہتی ہے علیؑ ولی اللہ ہے
خداوند عالم ولایت کے عہدے کا تعارف قرآن میں کرا چکا
تھا اور وہ ان الفاظ میں تھا۔
انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و
یؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون (پ۶ ع۱۲ سورہ المائدہ)
اس آیت کا شروع لفظ انما سے ہے جو کلمہ حصر ہے
حصر کر کے خالق عالم کہتا ہے کہ تمہارا ولی صرف تین

www.khwajalateefansari.com

ہو سکتے ہیں اللہ تمہارا ولی ہے اور اس کا رسول تمہارا
ولی ہے اور وہ صاحبان ایمان ولی ہیں جو نماز کو
قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔

پہلا پارہ سورہ بقرہ کی آیت جو بیان زیر بحث تھی اس میں حق تعالیٰ
ارشاد فرماتا ہے کہ ہم اپنی کسی بڑی آیت کو نہ منسوخ کرتے ہیں
نہ ختم کرتے ہیں اور نہ معطل کرتے ہیں بلکہ اسکی جگہ کوئی اپنی ایسی
آیتیں عظیم لے آتے ہیں جو پہلی آیت سے افضل و برتر
ہوتی ہے یا اس جیسی ہوتی ہے۔ نبوت کے ختم ہونے پر
جو ولایت کی آیت آئی وہ نبوت سے افضل و برتر تھی
اور اس جیسی بھی تھی اللہ تعالیٰ کی ھدایت کی نشانیاں
چند ہیں۔ خلافت ہے۔

اللہ تعالیٰ خلافت کے عہدے پر فائز ہونے والے کو خلیفہ
کہتا ہے مگر اس نے اپنے آپ کو کبھی خلیفہ نہیں کہا

نبوت اور رسالت کے عہدہ عظمیٰ پر فائز ہونے والے کو نبی و رسول
کہا مگر اپنے آپ کو کبھی نبی و رسول نہیں کہا۔ امامت کے
منصب پر سربلند ہونے والے کو امام کہا مگر اپنے آپ کو نہیں
کہا۔ لیکن ولایت کے لئے فرمایا انما ولیکم اللہ و رسولہٗ
ولایت کے منصب جلیلہ میں اپنی ذات احدیت کو اور
اپنے حبیب کو خاتم الانبیاء کی ذات اقدس کو شامل کر کے
فرمایا کہ سوائے اس کے نہیں کہ تمہارا ولی اللہ ہے اور
اس کا رسول ہے اس شمولیت سے معلوم ہوا کہ یہ منصب
نبوت سے افضل اور برتر ہے اور اس منصب نبوت جیسا بھی ہے
کیونکہ نبوت میں تبلیغ احکام شرعی فرض ہوئی تھی اور
اس منصب میں بھی تبلیغ احکام شرعی فرض ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے
یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر
منکم (پ ۵ ع ۵ سورہ النساء)

[illegible]

www.khwajalateefansari.com

چار کہے ہیں یہ جہالت کی دلیل ہے اسوقت سائنس نے
جو بہتر سے زیادہ عناصر ثابت کر دیے ہیں ۔
اللہ تعالیٰ نے جو تین اطاعتیں فرض کی ہیں اس میں
تیسری اطاعت اولی الامر کی اطاعت ہے ۔ اہل سنت
نے اولی الامر کی تشریح یہ کی ہے "صاحب حکومت"
کہ اولی الامر سے مراد سیاسی حاکم ہے حالانکہ قرآن
حکیم میں اس لفظ کی شان جسطرح بیان کی
ہے وہ نہایت عظیم ہے اولی الامر سے مراد وہ
نفوس قدسی ہے جنکی ولادت عالم امر سے ہو ۔
قرآن حکیم میں ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جب
فرشتے حضرت اسحاق کی ولادت کی بشارت لیکر آئے
تو اس وقت آپکی زوجہ مکرمہ حضرت سارا بھی وہاں
موجود تھیں جب انہوں نے اس بشارت کو سنا تو

تعجب ہو کر کہا ۔ ءَأَلِدُ وَاَنَا عَجُوزٌ وَهٰذَا بَعْلِي شَيْخًا
اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ (پ ۱۲ ع ۷ سورہ ہود آیت ۷۲)
کیا میں بچہ جنوں گی جبکہ میں عجوز ہوں یعنی ماہواری حالت
سے جو بچے کے جسم کی ساخت کا باعث ہوتا ہے عاجز ہوں
اور میرا شوہر بہت بوڑھا ہے وہ اولاد کے پیدا کرنے کے سبب
سے عاجز ہو چکا ہے یہ تو ایک عجیب چیز ہے ۔ فرشتوں
نے کہا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ
(پ ۱۲ ع ۷ آیت ۷۲ سورہ ہود)
کیا تم امر الٰہی سے تعجب کرتی ہو جبکہ اے خاندان رسالت
یہ تم پر خاص رحمت الٰہی ہے کہ تمہارے بچے مادہ منویہ
اور خون حیض سے پیدا نہیں ہوا کرتے بلکہ انکی پیدائش
عالم امر سے ہوا کرتی ہے اور عالم امر کو قرآن مجید نے
اسطرح سے بیان کیا ہے ۔

www.khwajalateefansari.com

إنما أمره إذا أراد الله شيئاً أن يقول له كن فيكون

(پ ۲۳ ع ۴ سورہ یٰسین)

جب اللہ کسی چیز کے عالمِ وجود میں لانے کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے یہ ہو جا کے الفاظ بھی ہماری افہام و تفہیم کے لئے ہیں ورنہ اُس کا ارادہ عین فعل ہے۔ پس جس کی پیدائش عالمِ امر سے ہو اُسے اولی الامر کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں سورہ انا انزلنا میں ارشاد فرماتا ہے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔ ہم نے قرآن کو لیلۃ القدر میں نازل کیا۔ لیلۃ القدر خیر من الف شہر لیلۃ القدر وہ رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات کو تنزل الملائکۃ والروح فیھا اس رات کو فرشتے اور روح القدس یعنی حضرت

جبرائیل امین نازل ہوتے ہیں۔ فرشتے انسانوں پر نازل ہوا کرتے ہیں تو کس رات جو فرشتے نازل ہوتے ہیں وہ کچھ خدا کے احکام لیکر نازل ہوا کرتے ہیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ سرکارِ رسالت کے بعد جبرائیل کا آنا بند ہو گیا تھا۔ وہ بند ہونا شریعت لیکر آنے کے متعلق تھا کیونکہ الیوم اکملت لکم دینکم کے دن شریعت کا آنا بند ہو گیا تھا لیکن وہ خدا کے انتظامی امور کو لیکر صاحب الامر کے پاس کہ جو اولی الامر سے نازل ہوتے ہیں۔ پس جس پر فرشتے شب قدر امور الٰہیہ لیکر نازل ہوں اُس کو اولی الامر کہتے ہیں۔

الٰہیہ القابات میں سے ایک لقب ولی ہے۔ ولی کے معنی ہیں من ولی امر احد فھو ولیہ۔ جو کسی کے امر کی ذمہ داری لے وہ اس کا ولی ہے اس طریقہ سے جو شخص امرِ الٰہی کی ذمہ داری لے وہ ولی اللہ ہے اور اولیاء اللہ کی یہی

www.khwajaalateefansari.com

صفت ہے۔ ع

وع = ہیں یہ بندے ہی مگر کار خدا کرتے ہیں

اور جب یہ لفظ مخلوق کی طرف منسوب ہو اس کے معنی ہوں گے
امور عباد رشد و ہدایت کی ذمہ داری لینے والے
صاحب مقام ولایت۔ ائمہ معصومین علیہم السلام ہر دو معنی کے لحاظ
سے ولی ہیں۔ ولی اللہ بھی ہیں۔ ولی المؤمنین بھی اس
لحاظ سے آپ کا لقب ولی ہے۔

ولی کے معنی ہیں اَلْوَلِیُّ اَلَّذِی یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ولی وہ
ہے جو کسی امر کی تدبیر کرے چونکہ امام ہیں اور امام کی شان
ہے وَ جَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا
(پ ۱۷ ع ۵ سورۂ انبیاء) ہم نے انہیں امام بنایا ہے وہ ہمارے امر سے تدبیر اور
ہدایت فرماتے ہیں اس لئے ولی اللہ ہیں چونکہ مومنین
کی اصلاح باحکام شریعہ کرتے ہیں اس لئے ولی المومنین
ہیں۔

ولی کے معنی محب بھی ہیں چونکہ معصومین علیہم السلام اشد حبا للّٰہ ہیں
ان کو اللہ سے محبت سب سے بڑھ کر ہے اس لئے ولی اللہ ہیں
چونکہ انہیں مخلوق سے ہمدردی اور محبت ہے اس لئے ان معنی میں
ولی المؤمنین ہیں۔

ولی کے معنی ہیں ناصر۔ چونکہ ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ
کی نصرت میں گزرتا تھا اس لئے ان معنوں میں بھی ولی اللہ ہیں اور
چونکہ مخلوق خدا کی نصرت اور اعانت بھی فرماتے رہتے ہیں اس
لئے ولی المؤمنین ہیں۔

ولی کے معنی ہیں صاحب اختیار و اولی بالتصرف۔ اگرچہ ولی کا
ہر معنی حقیقی معنوں میں ان کے شایان شان ہے مگر ان کے
لقب ولی میں اللہ کو یہ معنی مطلوب و مقصود ہیں اور یہ
وہ منصب ولایت ہے جو انہیں ورثہ میں بھی ملا اور
اپنے سیرت و کردار سے بھی اس منصب کی خصوصیات

www.khwajalateefansari.com

وامتیازات سے مخصوص وممتاز ہیں یہ منصب ان کا
ننہالی ورثہ بھی ہے اور ددھیالی ورثہ بھی اور اللہ کا خلیفہ
ہونے کے لحاظ سے بھی یہ منصب انہیں عطا ہوئے۔ چونکہ سیرت
و کردار کے لحاظ سے یہ اس منصب کے اہل ہیں اللہ تعالیٰ قرآن
حکیم میں ارشاد فرماتا ہے۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ
يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ

(پ ۶ ع ۱۲ سورہ مائدہ) سوائے اس کے نہیں کہ تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا
رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے انہوں نے نماز کو قائم کیا
اور حالت رکوع میں زکوٰۃ ادا کی۔

آیۂ ولایت عقائد کا ایک جزو لاینفک ہے یہ منصب عالیہ
عظیمہ ولایت کے بے انتہا حقائق اپنے دامن میں لئے ہوئے
ہے۔ رب العزت فرماتا ہے کہ سوائے اس کے نہیں کہ

تمہارا ولی اللہ ہے اور سرکار رسالت محمد مصطفیٰ سید الانبیاء ہے
اور تمہارے ولی وہ ایماندار لوگ ہیں جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور
حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ حالت نماز میں زکوٰۃ دینا یہ
فعل کثیر ہے۔ زکوٰۃ دینے سے سوائے عہدہ ولایت پر فائز
ہونے والوں کے دوسرے شخص کی نماز باطل ہو جاتی ہے مگر صاحبان
ولایت کی شان یہ ہے کہ ان میں ایک ایسا جذبہ ہے کہ مخلوق عموم
کو انجام دینے سے وہ متوجہ الی اللہ ہوتے ہیں۔ نہ مخلوق کی طرف
متوجہ ہونا ان کا اللہ کی طرف سے متوجہ ہونے میں خلل ڈال سکتا
ہے اور نہ خدا کی طرف متوجہ ہونا انہیں مخلوق خدا سے غافل
کر سکتا ہے چونکہ وہ حاجت روائے خلق ہیں اس لئے اپنی
وہ خلق کے ولی ہیں ان کے امور سے غافل نہیں ہو سکتے
اور چونکہ بین الخالق والمخلوق واسطہ ہیں اس لئے اللہ سے
غافل نہیں ہو سکتے۔ بندوں کی دعائیں۔ تمنائیں

www.khwajaalatafansari.com

اور حوائج اللہ تک پہنچاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں اور اسکی
نعمتوں کو بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ وہ خلق اور خدا کے درمیان
واسطہ ہیں کسی شاعر نے انکی شان اسطرح بیان کی ہے
ادھر مخلوق میں شامل ادھر اللہ سے واصل۔
وسط اس آیت کبریٰ میں ہے حرف مشدد کا۔
اس لئے اللہ تعالیٰ نے دوسرے پارہ کے شروع میں جہاں قبلۂ
ظاہرہ کا ذکر کیا ہے وہاں ان ذوات قدسیہ کا ذکر قبلۂ باطنی
کی حیثیت سے اسطرح کیا ہے۔
وکذالک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس
ویکون الرسول علیکم شہیدا (سورہ بقرہ پ۲ ع)
ترجمہ۔ اسی طرح اللہ نے جیسے خانۂ ظاہری خدا کو قبلہ
قرار دیا اے امت وسطیٰ تمہیں قبلۂ باطنی قرار دیا
تاکہ تم لوگوں کے اعمال کے چشم دید گواہ ہو جاؤ اور

سرکار رسالت تمہارے اعمال کے چشم دید گواہ ہوں۔ عربی زبان میں
گواہ کے لئے دو لفظ آتے ہیں ایک شاہد جو اسم فاعل ہے
اور ایک شہید جو صفت مشبہ ہے۔ صفت مشبہ کے لحاظ سے
وہ چشم دید گواہ ہیں۔ اس کی جمع شہداء آتی ہے۔ آیہ
اثبات زنا میں جو چار گواہوں کی ضرورت ہے انہیں شہداء
کہا گیا ہے اور تمام فرق اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ چشم دید
گواہ ہونے چاہئیں۔ فرقہ اہل سنت نے امت وسطیٰ سے
مراد امت اسلامیہ لی ہے حالانکہ وہ امت وسطیٰ نہیں بلکہ
آخری امت ہے۔ جیسا کہ عصمت صغریٰ حضرت زینب کا جو
نے اپنے خطبۂ بازار کوفہ میں مسلمانوں کو مخاطب کرکے اسطرح
خطاب فرمایا تھا۔ ماذا تقولون اذ قال نبیکم
ماذا فعلتم و انتم آخر الامم
اے مسلمانوں تم کیا جواب دوگے جبکہ تمہارے نبی حضرت

www.khwajalateefansari.com

خاتم الانبیاء تم سے کہیں گا کہ تم نے کربلا میں میری اولاد سے
کیا سلوک کیا درحالانکہ تم آخری امت تھی۔

یہ سے مسلمان (امت) آخری ہیں اور امت وسطیٰ خالق و مخلوق
کے درمیان واسطہ وہ محمدؐ و آل محمدؐ ہیں جو قبلۂ باطنی ہیں
قبلۂ ظاہری سے روگردان اگر کوئی مسلمان ہو جائے تو اسکی
عبادت قبول نہیں تو قبلۂ باطنی سے روگردان ہونے والے کا
کوئی عمل کسطرح قبول ہو سکتا ہے۔ سچ ہے

بے حب اہل بیت عبادت حرام ہے
زاہد تمہاری تیری نماز کو میرا سلام ہے۔

یہ ہے مقام ولایت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ امت وسطیٰ
حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ جو قیام و قعود کے درمیان
حالت وسطیٰ ہے۔ اس لئے اس حالت کو امت وسطیٰ
کے لئے اللہ نے تجویز کی اس آیت سے یہ ثابت ہوا

کہ مقام ولایت زکوٰۃ دیکر حاصل نہیں ہوتا بلکہ زکوٰۃ دیکر حاصل
نہیں ہوتا ہے۔ مانعین زکوٰۃ اسی لئے قتل کے مستحق نہیں
اور آل محمدؐ زکوٰۃ نکال دے سکتے تھے جبکہ وہ صدقہ تھا اور
صدقہ آل محمدؐ پر حرام ہے۔ صحیح مسلم میں حدیث ہے۔
ان الصدقات حرام علی محمدٍ و آل محمدٍ انما ہیا اوساخ
ایدی الناس۔

تمام صدقے محمدؐ و آل محمدؐ پر حرام ہیں کیونکہ وہ لوگوں کے ہاتھ
کی میل ہیں اس سے ثابت ہوا کہ اللہ اولاد محمدؐ کو لوگوں
کے ہاتھوں کی میل سے میلا نہیں دیکھنا چاہتا۔ اسی لئے
سادات کو ان کے اپنے اعمال میں کیسے میلا دیکھ سکتا ہے
حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کار دین میں مبلغ کو
اس کے اجر میں مبتلا نہیں دیکھنا چاہتا چنانچہ قرآن
مجید میں ہر نبی کے متعلق جبکہ انکی امت نے اجر دینے

www.khwajalateefansari.com

اور حوائج اللہ تک پہنچاتے ہیں اور اللہ کے انعام اور اسکی
نعمتوں کو بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ وہ خلق اور خدا کے درمیان
واسطہ ہیں کسی شاعر نے انکی شان اسطرح بیان کی ہے
اِدھر مخلوق میں شامل اُدھر اللہ سے واصل ۔
وسط اس آیت کریمہ میں ہے حرف مشدد کا ۔
اس لئے اللہ تعالی نے دوسرے پارہ کے شروع میں جہاں قبلۂ
ظاہرہ کا ذکر کیا ہے وہاں ان ذوات قدسیہ کا ذکر قبلۂ باطنی
کی حیثیت سے اسطرح کیا ہے ۔
وکذالک جعلناکم امۃ وسطاً لتکونوا شہداء علی الناس
ویکون الرسول علیکم شہیداً (سورہ بقرہ پ ۲ ع ۱)
ترجمہ۔ اسی طرح اللہ نے جیسے خانۂ ظاہری خدا کو قبلہ
قرار دیا اے امت وسطی تمہیں قبلۂ باطنی قرار دیا
تاکہ تم لوگوں کے اعمال کے چشم دید گواہ ہو جاؤ اور

سرکار رسالت تمہارے اعمال کے چشم دید گواہ ہوں۔ عربی زبان میں
گواہ کے لئے دو لفظ آتے ہیں ایک شاہد جو اسم فاعل ہے
اور ایک شہید جو صفت مشبہ ہے۔ صفت مشبہ کے لحاظ سے
وہ چشم دید گواہ ہیں۔ اس کی جمع شہداء آتی ہے۔ آیہ
اثبات زنا میں جو چار گواہوں کی ضرورت ہے انہیں شہداء
کہا گیا ہے اور تمام فرق اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ چشم دید
گواہ ہونے چاہئیں۔ فرقۂ اہل سنت نے امت وسطی سے
مراد امت اسلامیہ لی ہے حالانکہ وہ امت وسطی نہیں بلکہ
آخری امت ہے جیسا کہ عصمت صغری حضرت زینب طاہرہ
نے اپنے خطبۂ بازار کوفہ میں مسلمانوں کو مخاطب کرکے اسطرح
خطاب فرمایا تھا۔ ماذا تقولون اذ قال نبیکم
ماذا فعلتم و انتم آخر الامم
اے مسلمانوں تم کیا جواب دوگے جبکہ تمہارے نبی حضرت

www.khwajalateefansari.com

خاتم الانبیاءؐ تم سے کہیں گے کہ تم نے کربلا میں میری اولاد سے
کیا سلوک کیا درحالانکہ تم آخری امت تھی۔

~~بھیجہ~~ مسلمان آخری امت ہیں کہ در امت وسطیٰ خالق و مخلوق
کے درمیان واسطہ وہ محمدؐ و آل محمدؐ ہیں جو قبلۂ باطنی ہیں
قبلۂ ظاہری سے روگرداں اگر کوئی مسلمان ہو جائے تو اسکی
عبادت قبول نہیں تو قبلۂ باطنی سے روگرداں ہونے والے کا
کوئی عمل کسطرح قبول ہو سکتا ہے۔ ہیچ ہے

بے حب اہل بیت عبادت حرام ہے
زاہد ~~تمہاری~~ تیری نماز کو میرا سلام ہے۔

یہ ہے مقام ولایت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ امت وسطیٰ
حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ جو قیام و قعود کے درمیان
حالت وسطیٰ ہے۔ اس لئے اس حالت کو امت وسطیٰ
کے لئے اللہ نے تجویز کی اس آیت سے یہ ثابت ہوا

کہ مقام ولایت زکوٰۃ دیکر حاصل نہیں ہوتا بلکہ زکوٰۃ دیکر حاصل
نہیں ہوتا ہے۔ مالنعیش زکوٰۃ اسی لئے قتل کے مستحق نہیں
کہ وہ آل محمدؐ زکوٰۃ کسطرح دے سکتے تھے جبکہ وہ صدقہ تھا اور
صدقہ آل محمدؐ پر حرام ہے۔ صحیح مسلم میں حدیث ہے۔
انّ الصدقات حرامٌ علیٰ محمدٍ و آل محمدٍ انّما اوساخ
ایدی الناس۔

تمام صدقے محمدؐ و آل محمدؐ پر حرام ہیں کیونکہ وہ لوگوں کے ہاتھ
کی میل ہیں اس سے ثابت ہوا کہ اللہ اولاد محمدؐ کو لوگوں
کی ہاتھوں کی میل سے میلا نہیں دیکھنا چاہتا۔ اسی لئے
سادات کو ان کے اپنے اعمال میں کیسے میلا دیکھ سکتا ہے
حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کار دین میں مبلغ کو
اس کے اجر میں مبتلا نہیں دیکھنا چاہتا چنانچہ قرآن
مجید میں ہر نبیؐ کے متعلق جبکہ انکی امت نے اجر دینے

www.khwajaalateefansari.com

کا سوال ہی تو جواب ملا اور ہر نبی نے یہی جواب دیا۔
لا اسئلکم علیہ اجراً ان اجری علی اللہ وھو علی
کل شیء شہید
میں تم سے اجر کا سوال نہیں کرتا میرا اجر اللہ پر ہے جو ہر ایک
چیز پر چشم دیدگواہ ہے۔
سرکار رسالت نے جو اجر رسالت مودت قربیٰ کو قرار دیا اس
میں ان کی کوئی اپنی غرض نہیں تھی بلکہ دوسری آیت میں ارشاد
فرمایا ما سئلتکم علیہ اجراً فھو لکم و ان اجری علی اللہ
وھو علی کل شیء شہید
میں نے جو تم سے اجر طلب کیا ہے وہ تمہارے اپنے فائدے
کے لئے ہے میرا اجر تو اللہ پر ہے اور وہ ہر چیز پر
چشم دیدگواہ ہے۔ تو تبلیغ کا اجر صرف خرافات دنیا
نہیں ہونے چاہئیں۔ اس کے متعلق ایک حدیث ہے

جو شیعہ سنی کے ہاں متفق طور پر ہے کہ جب کوئی شخص سرکار
رسالت کے دست مبارک پر قبول اسلام کرتا تو آپ اسے فرماتے
کہ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ تمہارا ذریعہ معاش کیا ہے اگر وہ
کہتا کہ میں زارع ہوں تو فرماتے اللہ آسمان کی بارشوں
اور زمین کی گذرگاہوں سے تمہیں رزق کی فراوانی دے اگر
وہ کہتا میں تاجر ہوں تو فرماتے اللہ تیرے کاروبار میں برکت
دے۔ اگر وہ کہتا کہ میں صناع ہوں تو فرماتے اللہ تیری
صنعت میں بصیرت دے۔ اگر وہ کہتا میں مزدور ہوں تو کہتے
اللہ تیری قوت بازو میں طاقت دے۔ اگر وہ کہتا میرا ذریعہ
معاش کوئی نہیں تو فرماتے انی اخاف منک ان تعیش
علی دینک۔ میں تجھ سے ڈرتا ہوں کہ کہیں تم دین کو
ذریعۂ معاش نہ بنا لے۔ تو دین کا ذریعۂ معاش ہونا
رسول خدا کے نزدیک انہیں خائف کرنے کا سبب ہے

www.khwajalateefansari.com

یہ مذاہب جو مغرب کی ایجاد ہیں ان کا ذریعۂ معاش
کوئی نہیں تھا سوائے دین کے۔ خواہ وہ بہشتی ہوں خواہ
بابی ہوں خواہ بہائی ہوں۔

ارکین فرقۂ شیخیہ کے زعمائے دین سے ہم پوچھتے ہیں کہ شیخ
احمد احسائی کا۔ سید کاظم رشتی کا۔ عبدالکریم خان کرمانی کا
ذریعۂ معاش کیا تھا۔ اگر کوئی ذریعۂ معاش نہیں تھا تو
تسلیم ہونا تو درکنار الٹی انہوں نے جو اسلام میں فتور ڈالے جن کا
ہم آئندہ کتاب میں ذکر کریں گے وہ ان کے دین کے ذریعۂ
معاش ہونے کا سبب تھا۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں
میں فقیرانہ ذہنیت پیدا کردی ہے چنانچہ جناب امیرؑ
نے ان کا ذکر اپنے اشعار میں اس طرح فرمایا ہے

قولك انّ الفقر خیر من الغنیٰ — الغنی
وانّ قلیل المال خیر من المثری — (المثری)

ترٰاک مخلوقاً عصی اللہ من الغنیٰ — الغنی

الم ترا مخلوقاً عصی اللہ من الفقر

تیرا یہ قول کہ فقر دولت مندی سے اچھا ہے اور مال کا تھوڑا
ہونا ثروت مالی سے اچھا ہے اس لئے ہے کہ تو نے ایسی
مخلوق دیکھی ہے کہ جو اللہ کی نافرمانی دولت کی وجہ سے
کرتی ہے کیا تم نے ایسی مخلوق نہیں دیکھی جو اللہ کی نافرمانی
فقر کی وجہ سے کرتی ہے۔ فقر کے گناہ شدید تر ہیں۔ فقر کی
وجہ سے انسان مرتد ہوسکتا ہے اور مذہب تبدیل کرسکتا ہے
اسلام کو چھوڑ سکتا ہے۔ فقر کی وجہ سے وہ سیاست
کے کرتوں تک پہنچ سکتا ہے۔ فقر سے تنگ آکر خدا کو ناز یبا
الفاظ کہہ سکتا ہے۔ فقر کے متعلق سرکار رسالت کی تین حدیثیں
ہیں ایک میں فرمایا۔ الفقر فخری۔ فقر میرا فخر ہے
دوسری حدیث ہے۔ الفقر سواد الوجہ فی الدارین

www.khwajalateefansari.com

دینے میں بانٹ اور رکاوٹ ہوگی۔ فارسی شاعر نے سچ کہا۔

تحکم آنچہ شیران را کند روبہ مزاج

احتیاج است احتیاج است احتیاج

جو کہ شیروں کو لومڑی مثال بناتی ہے تو لومڑی کردار بناتی ہے وہ احتیاج اور احتیاج ہے۔

فرقہ ناجیہ شیعہ بالخصوص اور اسلام بالعموم یہ نہیں چاہتا کہ دین کو ذریعہ معاش بنا کر افلاس زدہ ذہنیت میں مبتلا ہو جائیں۔ علامہ اقبال نے کہا ہے۔

خستگی ہائے تو از ناداری است

اصل مرض تو ہمیں بیماری است

اے مسلمان تیری کمیاں ناداری کی وجہ سے ہے اور تیرا حقیقی درد یہی بیماری ہے۔

کمیاں

ایک ہادی دین کیلئے سب سے بڑا فریضہ امر بالمعروف اور

تیسری حدیث ہے کاد الفقر ان یکون کفراً۔

سید الساجدین امام زین العابدین علی ابن الحسینؑ نے ارشاد فرمایا کہ الفقر فقران۔ فقر کی دو قسمیں ہیں۔ الفقر الی اللہ والفقر الی المخلوق۔ ایک اللہ کے دروازے کا فقیر ہونا جو رسول اللہ کا فخر ہے ایک مخلوق کے دروازے کا فقیر ہونا جو روسیاہی ہے اور کبھی فقر میں انسان اللہ کے لئے نازیبا الفاظ استعمال کرتا ہے اور وہ کفر ہے اسی لئے ائمہ اہل بیت نے کبھی لوگوں کے روپے پر تبلیغ نہیں کی بلکہ محمدؐ و آل محمدؐ میں سے ہر ایک کا ذریعہ معاش تھے۔

فرقہ ناجیہ شیعہ اثنا عشریہ نے بالخصوص رہنمایان دین کو دین کو ذریعہ معاش اس لئے نہیں بنانا چاہیے کیونکہ اس صورت میں مذہب کے رہنما قوم کے محتاج ہو جائیں گے اور یہ احتیاط انہیں دلیرانہ طور پر تنبیہ کرنے اور تبلیغ کے فرائض انجام

www.khwajalateefansari.com

نہی عن المنکر ہے اگر انسان جس کا کام ہدایت کرنا ہے وہ اُن کا محتاج
ہو جائے جن کو ہدایت کرنا ہے تو اُس کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کے پرواز میں کوتاہی آجاتی ہے۔ اسی لئے علامہ اقبال نے کہا ہے ـ

؎ اے طائر لاہوتی اُس رزق سے موت اچھی ~~جس رزق~~
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

کیونکہ قوم کا لیڈر جب روزی میں قوم کا محتاج ہوگا تو اُن کے عیوب
کو روزی کے ہاتھ سے نکل جانے کے خوف سے زبان پر نہیں لا سکیگا
اسی لئے سرکار رسالت نے اپنی قوم کے مبلغوں کو دین کو ذریعۂ معاش بنانے
سے منع فرمایا ہے سرکار رسالت نے قوم سے لینا کیا تھا وہ ہمیشہ قوم
کی مادی امداد کرتے رہے ہیں اسی لئے ہمارے خاندان کے بزرگ
مولانا خواجہ الطاف حسین حالی نے مسدس حالی میں کہا ہے ۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
یتیموں کا آقا غلاموں کا مولیٰ

نکل کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

قرآن کو اس لئے کیمیا کہا گیا ہے کیونکہ اس کی تعلیمات ہر فرد کو
فرد کا سب دیکھنا چاہتی ہے اور اس قدر قابل بنانا چاہتی
ہے کہ نماز کیطرح زکوٰۃ اس پر فرض ہو۔ وہ تو زکوٰۃ دینے والا
ہو نہ زکوٰۃ لینے والا نہ۔ سرکار رسالت کی زندگی کا ایک لمحہ بھی
ایسا نہیں گذرا جبکہ وہ اپنی روزی کے آپ کفیل نہ ہوتے ہوں
چونکہ انہوں نے انسانی ریوڑ کا نگہبان بننا تھا اس لئے اپنی زندگی
بچپن میں بکریاں چرانے سے شروع کی باپ کا دادا کی زندگی
میں انتقال ہو گیا تھا اس لئے وہ دادا کی وراثت سے محروم
تھے۔ باپ کی وراثت صرف اس قدر تھی کہ چند بکریاں بھیڑیں

اور دیکھئے کہ ام المومنین بیرکت تھی تاکہ امت سے پھر کبھی یہ نہ کہا جا
سکے کہ نہ نبیؐ خود وراثت دیتے ہیں اور نہ اُن کا کوئی وارث ہوتا
ہے۔ ذرہ ہوش سنبھالا تو اپنے محترم چچا کے زیرِ نگرانی تجارت
شروع کی اور شام وغیرہ میں تجارت کیلئے اُن کے ساتھ تشریف لے گئے
اُن کے کہنے پر ملکۂ تجارِ عرب حضرت خدیجہ کے کاروبار میں اُن کا
مال لیکر غیر ممالک میں گئے اور اس انداز سے کام کیا کہ جسکے ریکنٹ تو
اُس کے قائل ہوگئے۔ اور اس ذریعے سے آپ مالدار ہوئے کہ خالقِ عالم
قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ ووجدك عائلاً فاغنیٰ
اے حبیب ہم نے تجھے مفلس پایا اور تجھے غنی کر دیا اپنے مالِ خدیجۃ الکبریٰ
یعنی خدیجۃ الکبریٰ کے مال سے اور امت کو یہ سبق دیا کہ مفلس
یتیم تجارت کرنے میں سرمایہ کا محتاج نہیں بلکہ اُسکی دیانت
اور امانت عظیم سرمایہ ہے اس لئے ایک ایسا تجارت کا
طریقہ ایجاد کیا جسے تجارت میں مشارکت یعنی

Limited Concern

یہی سبب تھا کہ آپکی اولاد جو آئمہ طاہرین ہوئے انہوں نے کبھی دین کو ذریعہ
معاش نہیں بنایا۔

حبلِ قلم

سرکار محمدؐ و آلِ محمدؐ کی عملی زندگیاں

یہ تعلیمات نظریاتی نہیں تھیں بلکہ ان الفاظ کو سرکار محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام
نے عملی جامہ پہنایا ہے۔ یہ حضرات اپنی معاش کے خود کفیل تھے اور اپنے
متبعین کے لئے کبھی بار نہیں ہوئے۔

سرکار رسالتؐ | سرکار رسالت محمد مصطفیٰؐ کی زندگی کا آغاز تجارت سے ہوا
اپنے سرمایہ سے نہیں بلکہ لوگوں کے سرمایہ سے نہایت دیانت سے تجارت کی
اور سارے عرب سے صادق و امین کہلوایا۔

جنابِ امیرؑ | امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ حضرت امیرالمومنینؑ اکثر
دوپہر کے وقت اپنے کاموں کے لئے نکلتے تھے کہ اگر کسی اور سے فرما دیتے
تو وہ ہو جاتے لیکن آپ چاہتے تھے کہ مال حلال کی طلب میں خود
زحمت و مشقت اٹھائیں۔

صادق آلِ محمدؑ | عبد الاعلیٰ مولائے آلِ سام کا بیان ہے کہ ایک شدید گرمی کے
دن میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ مدینہ کی گلیوں میں گھوم رہے تھے
میں نے عرض کیا میری جان آپ پر نثار بارگاہِ احدیت میں قرب و منزلت
اور رسول اللہ سے قرابت کے باوجود آپ ایسی شدتِ گرما و حدتِ آفتاب
میں اتنی زحمت اور مشقت کیوں اٹھا رہے ہیں۔ حضرت نے فرمایا۔۔۔
میں تحصیلِ معاش کے لئے نکلا ہوں اس غرض سے کہ کسی کا محتاج نہ ہوں۔

ابو عمر شیبانی بیان کرتے ہیں۔

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ حضرت کے ہاتھ میں ایک بیلچہ ہے
اور آپ موٹا لباس پہنے ہوئے اپنے ایک باغ میں سرگرمِ کار ہیں اور
پسینہ آپ کی پشتِ مبارک سے ٹپک رہا ہے میں نے عرض کی۔ "
یہ خدمت میرے سپرد کیجئے۔ میں انجام دے دوں گا"
حضرت نے فرمایا "مجھ کو اچھا معلوم ہوتا ہے کہ انسان دھوپ کی
ایذا کو برداشت کرے اور کسبِ معاش کرے"

فضیل بن ابی قرہ سے روایت ہے۔

ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آنحضرت ایک باغ میں
مصروفِ کار تھے ہم نے عرض کی کہ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم اس کام کو
کریں یا خادموں کو حکم دیجئے۔

اس پر حضرت نے فرمایا۔

مجھے اسی حالت میں رہنے دو اس لئے کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی
نظر مجھ پر اس حالت میں پڑے کہ میں اپنے ہاتھ سے کام کر رہا ہوں اور
اپنے نفس کو ایذا پہنچا کر کسبِ حلال میں مصروف ہوں۔

حضرت باقرؑ | محمد بن منکدر ایک صوفی بزرگ ہیں جو ترکِ دنیا کے شیدائیوں میں سے
ہیں۔ ان کا بیان ہے۔

میں نے محمد بن علی یعنی امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھا میں نے چاہا کہ میں آنحضرت
کو کچھ وعظ و نصیحت کروں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت نے خود میری ہدایت فرمائی
لوگوں نے پوچھا کیا واقعہ ہے انہوں نے کس طرح آپکی ہدایت فرمائی پس اس نے کہا

www.khwajatalefansari.com

میں بعض اطراف مدینہ میں جب کہ شدت کی گرمی پڑ رہی تھی کسی اپنی
ضرورت سے نکلا۔ دورانِ راہ میں امام محمد باقر علیہ السلام مجھے ملے اور حضرت ذرا
تنومند اور جسیم تھے اور اس وقت دو خادموں کے سہارے سے جا رہے تھے
میں نے اپنے دل میں کہا اللہ اکبر! ایک اتنا بڑا بزرگ مرتبہ شخص جو بزرگان
قریش میں سے ہے اس وقت ایسی حالت میں طلب دنیا میں مصروف ہے۔
خیر میں اس کو نصیحت کروں گا میں حضرت کے نزدیک ہوا اور سلام کیا حضرت
نے جواب سلام دیا۔ اس حالت میں کہ سانس آپکی پھولی ہوئی تھی اور پسینہ
ٹپک رہا تھا" میں نے کہا خدا آپ کے امور کی اصلاح کرے آپ ایک
بزرگ مرتبہ آدمی بزرگان قریش میں سے ہیں اور آپ ایسی حالت میں
دنیا طلبی میں مصروف ہیں؟ غور تو فرمائیے کہ اگر ایسی حالت میں آپ
کو پیغام موت آ جائے تو پھر کیا ہوگا؟

حضرت نے فرمایا:- اگر مجھے اِس حالت میں موت آ جائے تو حرج کیا
ہے؟ اِس لئے کہ اِس صورت میں وہ موت مجھے آئے گی جو اللہ کی طاعت

میں مصروف کے عالم میں ہے جس کے ذریعہ سے میں اپنے کو اور اپنے
اہل و عیال کو دوسروں سے بے نیاز کرنا چاہتا ہوں۔ بیشک میں اس وقت
ڈرتا جب کہ میں اللہ کی نافرمانیوں میں سے کسی نافرمانی میں مصروف
ہوتا" میں نے کہا:۔

"آپ نے سچ فرمایا۔ میں نے تو چاہا تھا کہ آپ کو موعظت و نصیحت کروں
حقیقتاً آپ نے ہی مجھے ہدایت فرما کر مرہون منت فرمایا"

اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس زمانے میں تصوف نے مسلمانوں میں ایک
انقلاب پیدا کیا تھا اور ترک دنیا کا نظریہ اپنایا جا چکا تھا اور
امام علیہ السلام نے اسے کس طرح غلط ثابت کیا۔

طلب مسلم | حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ہر مسلم اپنے
معبود سے جب طلب کرتا ہے تو کیا طلب کرتا ہے۔ فرماتے ہیں۔

المسلم ینتظر من اللہ احدی الحسنیین اما داعی اللہ فما
عند اللہ خیر لہ فاما رزق اللہ فاذا ھو ذو مال و اہل

www.khwajalateefansari.com

ومعهٗ دينهٗ وحسبهٗ (نہج البلاغہ ص۵۶)

یا تو اللہ کی طرف سے اسے بلاوا آئے چونکہ اس کے لئے جو اللہ کے پاس نعمتیں ہیں وہ اس کے لئے بہتر ہیں اور دنیا میں رہنے کی صورت میں وہ اللہ سے طلب کرتا ہے۔ کہ اللہ کی طرف سے اسے اس طرح روزی ملے کہ وہ مالدار بھی ہو اور صاحب اولاد بھی ہو پھر اس کا دین اور عزت نفس بھی برقرار رہے۔

ترک دنیا اور رہبانیت انسانی زندگی کا ایک تصور ہے جیسے ہم بیان کر چکے۔

اقتصادیات میں آپ نے اکثر یہ پڑھا اور سنا ہوگا کہ دینی بادشاہت کے زمانے میں بھی جناب امیرؑ یہودیوں کے کھیتوں میں محنت اور مزدوری کیا کرتے تھے اگر وہ چاہتے، تو انہیں مسلمانوں کے ہاں بھی مزدوری دستیاب ہو سکتی تھی مگر یہودیوں کے ہاں مزدوری کرنے میں کئی معاشی اہم راز مضمر تھے۔

معاشیات میں عاملین پیدائش چار ہیں:۔

FOUR AGENTS OF PRODUCTION

(۱) زمین LAND (۲) سرمایہ CAPITAL

۳۔ مزدوری LABOUR (۴) تنظیم ORGNIZATION

یہودیوں کے ہاں محنت مزدوری کر کے یہودیوں جیسی سرمایہ دار قوم کو مزدوری کی اہمیت ذہن نشین فرمانا تھا۔ پروفیسر مارشل، جو یورپ میں عصرِ حاضر کا معاشیات کا حکیم ہے، کہتا ہے کہ اگرچہ معاشیات میں عاملین پیدائش چار ہیں مگر حقیقتہً ایک ہی ہے یعنی "مزدوری" جس سے سرمایہ بھی حاصل ہو سکتا ہے زمین بھی اور تنظیم بھی ہو سکتی ہے۔ گویا آپ سرمایہ دار یہودیوں سے فرمار ہے تھے، دیکھو معاشی لوٹ کھسوٹ کے بجائے محنت مزدوری سے رزقِ حلال کمانے کی سعی کرو۔ میں ایک بہت بڑی مملکت کا تاجدار ہوں اور پھر تمہیں اپنے اسوۂ حسنہ سے مزدوری مزدوری کی اہمیت کا سبق دے رہا ہوں اور اپنے اس اسوہ حسنہ

www.khwajalateefansari.com

سے مسلمان کو یہ سبق دینا چاہتا ہوں کہ آخری زمانہ میں مزدوری اور سرمایہ کی جنگ شدت اختیار کرے گی۔ ہر قوم اپنی محنت اور مزدوری سے دوسری قوم کے سرمایہ کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گی جو قومیں اپنی محنت سے دوسروں کا سرمایہ حاصل کریں گی۔ وہ زندہ رہیں گی اور جو اپنے سرمایہ کو دوسروں کی مزدوری کی نذر ~~کریں گی~~ کر دیں گی، وہ ہلاک ہو ہو جائیں گی۔ میں یہودی کے کھیت میں کام کر کے تمہارے لئے زریں مثال پیش کر رہا ہوں کہ اپنی محنت سے دوسروں کے سرمایہ کو حاصل کر کے زندگی ہو۔ اگر میں مسلمان کے کھیت میں کام کروں۔ تو مسلمان کی مزدوری سے مسلمان کا سرمایہ حاصل ہوگا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم اپنی محنت سے دوسروں کا سرمایہ حاصل کرو۔

سخاوت و بخشش (جلی قلم)

ذرائع آمدنی | سخاوت کا اتم و اکمل مصداق وجود ذی جود سرور اولیاء علی ابن ابیطالب تھے۔ ظاہر و پوشیدہ، سفر و حضر، نماز و جنگ و صلح

میں ان کی بخشش کا ابر موسلا دھار برستا تھا۔ دنیا کا مال و منال، زر و سیم علیؑ کی نظر میں بکری کی مینگنیوں سے بھی کم قیمت تھا۔ علیؑ آغاز جوانی میں مرد بے بضاعت تھے چونکہ باپ جو بین الاقوامی تاجر تھے ممالک خارجہ میں درآمد و برآمد کا کاروبار کرتے ان کی تمام دولت اغراض و مقاصد اسلام پر صرف ہو چکی تھی حتی کہ عقد سیدہ کے وقت اپنی سپر فروخت کر کے ولیمہ کی دعوت کی تھی مگر اس زمانہ میں بھی سخاوت و بخشش سے دریغ نہ تھا۔ ہجرت کے بعد علی علیہ السلام مدینے میں جنگ و جہاد اور تعلیم و تربیت اسلام سے جب فارغ ہوتے۔ قنوات کے کھودنے، کھجوروں کے درخت لگانے اور غیر آباد اور بنجر زمینوں کو آباد کرنے میں مصروف رہتے تھے اس وقت اپنی قوت بازو کی کمائی کو زیادہ بخشش و سخاوت سے صرف فرماتے۔ انہوں نے بنجر زمینوں کو اپنی محنت و مشقت سے آباد کیا تھا۔ یہاں تک کہ کوفہ میں اپنی آباد کردہ زرعی اراضی کی سالانہ آمدنی چالیس ہزار دینار تھی وہ ساری آمدنی کو فقراء، یتامیٰ، مساکین، بیوہ عورتوں اور حاجتمندوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔

امیر المومنین علی علیہ السلام بنفسِ نفیس زمین میں ہل چلاتے تھے۔ بیج بوتے،
آبیاری فرماتے تھے۔ آپ درختوں کی نرسری کا کام بھی کرتے تھے۔ زراعت و فلاحت
میں خاص شغف تھا۔ نرسری کے پودے پودوں کو کاندھے پر اُٹھا کر شہر بھی
لاتے اور دکان سے نخلستانوں میں لے جاتے۔ آپ اپنی نرسری کے پودوں
کو پانی دے کر ان کی پوری نگرانی کرتے تھے۔ مدینۂ طیبہ رسولِ اکرمؐ نے مالِ
غنیمت کی زرعی زمینوں کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ جو زرعی زمین
حضرت علیؑ کے حصہ میں آئی اسے آپ نے محنت و مشقت سے آباد کیا۔
اس میں ایک ایسی قنات احداث فرمائی جس سے پانی اونٹ کی
گردن کی مانند پھوٹ کر نکلتا تھا۔ لوگ اسے منبعِ چشمہ کہتے تھے۔
اس کے زیرِ کاشت جو زمین تھی وہ زرخیز حاصل خیز تھی آپ اس کی
آمدنی کو فقراء، و مساکین، یتامیٰ و غرباء پر صرف فرماتے تھے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۲ صفحہ ۵۳۱)
سیّدہ طاہرہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے عقد کے بعد حضرت علیؑ کی آمدنی

اس قدر بڑھ گئی تھی کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب میرا عقد سیدہ طاہرہ سے
ہوا تو گھر میں بستر بھی نہیں تھا۔ آپ ان کے قدومِ میمنت لزوم کی برکت سے
میں نے بنجر زمینوں کو اس قدر مزروعہ کر لیا ہے اور اس قدر نخلستان بنا لئے
ہیں کہ اگر علیؑ کے صدقات کو تمام بنی ہاشم میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ ان کی
معیشت کے کفیل ہو سکتے ہیں (کشف الحجہ صفحہ ۱۳۲)

سنتِ وقفِ املاک | امام علیہ السلام نے ۲۰ جمادی الاولیٰ ۳۷ھ میں اپنی تمام
املاک کو وقفِ عام قرار دیا تھا اور ان املاک کو صدقہ جاریہ قرار دیا تھا۔
آپ اس وقف نامہ کو اپنے دستِ مبارک میں لئے ہوئے اعلانِ وقف فرما
رہے تھے (اس وقف نامہ کی نقل ثقۃ الاسلام محمد یعقوب کلینی کی کتاب کافی میں
موجود ہے۔ امیر المومنین صفحہ ۳۲)

امیر المومنین علیہ السلام کے صدقات کی رقم سالانہ جیسا کہ مناقب شہر آشوب
نے کتاب بلاذری میں ہے۔ چالیس ہزار دینار تھی۔ اس قدر بڑی رقم
کو اللہ کی راہ میں صرف کرتے حالت یہ تھی کہ ایک رات گھر میں شام

www.khwajalateefansari.com

کے کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ اپنی تلوار بیچ دی اور فرمایا کہ اگر رات کے کھانے جتنی رقم میرے پاس ہوتی تو میں اس تلوار کو نہ بیچتا۔

ایک روز ایک سائل آیا۔ اس نے اپنی حاجت بیان کی آپ نے اپنے وکیل سے فرمایا اسے ایک ہزار دینار دے دو۔ وکیل نے پوچھا۔ سونے کے سکوں میں ادا کروں یا چاندی کے سکوں میں، فرمایا جو صورت بھی اس کے لئے نفع بخش ہو وہی اختیار کرو۔

معاویہ کا خراج تحسین | امیر معاویہ حضرت علی علیہ السلام سے عداوت کے باوجود حضرت علی علیہ السلام کی بخشش و سخاوت کی تعریف کیا کرتا تھا دنیا طلب خوشامدی لوگوں میں سے ایک شخص محفن بن ابی محفن، جبنی معاویہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں بخیل ترین آدمی کے پاس سے تمہارے پاس آیا ہوں۔ معاویہ نے کہا افسوس ارے کیا علیؑ بخیل ترین آدمی ہیں۔ تم علیؑ کو بخیل کیوں کہتے ہو۔ اگر علیؑ کے پاس ایک گھر سونے سے بھرا ہوا ہو اور ایک خشک گھاس سے تو وہ

خانۂ طلاء کو پہلے بخش دیگا اور بعد میں خانۂ کاہ کو بخشے گا۔

(شرح ابن ابی الحدید جلد ۱ ص ۷)

محدث شعبی | محدث شعبی کہا کرتے تھے علیؑ سخت ترین مردم تھے جوانمردی اور داد و دہش میں ایسی بلند شخصیت رکھتے تھے کہ خالق و خلق اُن سے محبت کرتے تھے۔ یہ رہنمائے حق ایسے آدمی تھے کہ وہ سائل کی حاجت کو رد نہیں کرتے تھے اور کوئی اُن کے گھر سے محروم نہیں لوٹتا تھا۔

(امیر المؤمنین ص ۲۳۹)

حضرت علیؑ اس قدر سخی الطبع اور فیاض تھے کہ سفر و حضر میں نماز اور روزہ میں، حرکت و سکون میں ہر جگہ اُن کا دریائے سخاوت موجزن تھا اور فرمایا کرتے تھے کہ محتاجوں کو اپنی حاجت مجھے لکھکر دینا چاہیے تاکہ اُن کے رخساروں سے ذلت کے نشانات ظاہر نہ ہوں۔ (امیر المؤمنین ص ۲۴۰)

(جلی قلم) ~~ایثار و عطا~~ ایثار و مواسات

www.khwajalateefansari.com

شعارِ آلِ محمدؐ احادیث میں وارد ہوا ہے کہ جناب امیرالمؤمنین علیہ السلام
ایک جماعت کے پاس سے گزرے۔ فرمایا کہو کیسے زندگی بسر کر رہے ہو۔ انہوں
نے عرض کیا۔ ہمارا شیوہ توکل ہے۔ فرمایا تمہارا توکل کس درجہ میں ہے۔
انہوں نے عرض کیا۔

"اذا وجدنا اکلنا و اذا فقدنا صبرنا"

جب ہمیں مل جائے ہم کھا لیتے ہیں اور جب نہ ملے تو صبر کرتے ہیں"
فرمایا یہ تو کتوں کی سیرت ہے کہ جب مل گیا تو کھا لیتے ہیں اور جب نہ ملے
تو صبر کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ پھر آلِ محمدؐ کا شعار کیا ہے۔
فرمایا۔ "اذا وجدنا آثرنا و اذا فقدنا شکرنا"
جب ہمیں مل جائے تو ایثار کرتے ہیں۔ جب نہ ملے تو شکر کرتے
ہیں۔

سورہ ھل اتیٰ ایثار و مواسات امیرالمؤمنین علیہ السلام اور ان
کے افرادِ خانہ کا قصیدہ مدحیہ ہے۔ خاندانِ رسالت

نے تین روزے رکھے۔ جناب امیرؑ، حسنینؑ سیدہ طاہرہؑ اور حضرت فضہ سب
روزے سے تھے۔ جناب امیر علیہ السلام نے یہودی کے باغ میں کام کیا۔
سیدہؑ نے اجرت پر اون کاتی، شام کے وقت جو جو اجرت میں ملے سیدہ
نے ~~اجرت پر اون کاتی~~ نے پیسا اور روٹیاں پکا کر افطار کے وقت دسترخوان
پر چن دیں۔ باہر سے مسکین کی آواز آئی۔ خاندانِ رسالت نے ایثار کیا
اور اپنے حصہ کا کھانا اٹھا کر مسکین کو دے دیا۔ دوسرے دن بغیر کچھ
کھائے روزہ رکھا۔ حسبِ معمول یہ دن بھی گزر گیا اور دوسرے دن افطار
کے لئے کھانا دسترخوان پر چنا گیا۔ دو دن کے گرسنہ کھانے کی طرف ہاتھ
بڑھا رہے تھے کہ باہر سے آواز آئی۔ میں ایک یتیم ہوں مجھے کھانا
کھلا دیجئے۔ بس پھر درد آواز پر خاندانِ رسالت نے ایثار فرمایا اور اپنا
اپنا کھانا اٹھا کر یتیم کو دے دیا۔ ان سب نے آج پھر پانی سے
روزہ افطار کیا اور بغیر کچھ کھائے تیسرا روزہ رکھا۔ تیسرے روز
بھی جب دسترخوان پر کھانا چنا گیا تو دروازہ پر ایک اسیر آ کھڑا

www.khwajaaltafansari.com

ہوا۔ آواز دی میں قیدیوں میں سے ایک قیدی ہوں۔ مجھے کھانا کھلاؤ
یہ سُن کر خاندانِ رسالت نے تین دن تک فاقوں کے باوجود اپنا اپنا
کھانا اٹھا کر اس قیدی کو دے دیا۔ قرآن مجید نے اس ایثار کی واقعہ
نگاری اِن الفاظ میں فرمائی۔

"و یطعمون الطعام علیٰ حبّہٖ مسکیناً و یتیماً و اسیراً"

وہ اللہ کی محبت میں مسکین۔ یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں۔
اور اپنے اخلاص کا اِن الفاظ میں اعلان کرتے ہیں۔

"انّما نطعمکم لوجہ اللّٰہ لا نرید منکم جزاءً و
لا شکوراً۔"

ہم تم کو محض اللہ کی خوشنودی کے لئے کھلاتے ہیں۔ نہ تم سے
کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ ہی کوئی شکریہ چاہتے ہیں۔
زبانِ احدیت نے اس سراپا خلوص عمل کو سراہا اور فرمایا کہ
تم مخلوقِ خدا سے طالبِ جزا نہیں ہو تو تمہاری جزا ہمارے

ذمہ ہے۔ سنو۔

"و جزاھم بما صبروا جنّۃً و حریراً"

جس چیز سے انہوں نے صبر کیا اس کا بدلہ جنت ہے۔ اور ریشمی لباس
یہودی کے باغ میں کام کرنے والے کیلئے باغِ جنت اور اون کاتنے والی کے
لئے ریشمی لباس۔ یہ ہے جزا اور باقی رہا شکر۔

"اِنّ ھٰذا کان لکم جزاءً و کان سعیکم مشکوراً"

یہ تمہارے لئے جزا اور تحقیق تمہاری یہ کوشش اللہ کے نزدیک مقبول و مشکور
ہے۔"

سورہ ہل اتٰی" ہل اتٰی کے شاہی خاندان کا قصیدہ مدحیہ ہے شاعرِ
قصیدہ گو اُن کا اپنا معبود ہے۔ اس قصیدہ کا آخری بند ہے۔

"و ما تشاؤن الا ما یشاء اللّٰہ"

اے سراپا ایثار ہل اتٰی کے شاہی خاندان! تم کچھ نہیں چاہتے
مگر وہی چاہتے ہو جو اللہ چاہتا ہے"

یہ ہے عصمت خاندانِ رسالت کی روشن دلیل جو کچھ نہ چاہیے مگر وہی
چاہتے ہیں جو اللہ چاہے۔ اس کے افعال پر اعتراض کرنے والوں کو سمجھ لینا
چاہیے کہ وہ اس خلیفۂ رسول کے افعال پر اعتراض نہیں کر رہے
بلکہ اللہ پر اعتراض کر رہے ہیں۔

عموماً فرقۂ شیخیہ کے رہنماؤں اور ان کے حامی علماء شیعہ کا دعویٰ
رہا ہے کہ شیخی شیعہ ہیں۔ میں نے ان کے عقائد سے ثابت کیا ہے کہ شیعہ
کے تین عقائد۔ توحید، نبوت اور امامت کو جس طرح انہوں نے
پیش کیا ہے تو ان کا یہ دعویٰ غلط ہو جاتا ہے۔

چوتھا عقیدہ ان کا رکن رابع ان کا اپنا ساختہ اور ایجاد ہے
شیعہ کے عقیدۂ عدل کو انہوں نے اپنے عقائد میں نہیں رکھا اور
قیامت کے عقیدے کو مسخ کر کے انہوں نے کیا ہے کہ ایک مذہبی
رہنما کا جب زمانہ ختم ہو جاتا ہے اور دوسرے رہنما کا شروع
ہو جاتا ہے تو یہی قیامت ہے چنانچہ ان کے ایک عالم نے جو

پاکستان میں ان کی طرف سے مبلغ تھا۔ "القیامت" ایک کتاب لکھی جو
ہمارے پاس موجود ہے اور ہم اس کے عنوانات کو آگے پیش کریں گے
ان کے شیعہ ہونے کے دعوے پر ایک شاعر کا شعر پیش کرتے ہیں۔
جو گنگا جمنی اردو میں ہے یعنی جس کے بعض الفاظ فارسی اور بعض پنجابی
ہیں۔

امر تشیع **حل** نہ شد و کار خان شد
ہر شیخیت منازکہ شیخی تمام شد

شیعہ ہونے کا دعویٰ حل نہ ہوا اور کام کچا رہ گیا۔ اپنے شیخی
ہونے پر ناز نہ کرو کیونکہ تمہاری شیخی تمام ہو گئی۔

نحن نحیی الموتٰی و نکتب ما قدموا و اثارھم (سورہ یٰسین)
قرآن حکیم میں رب العزت ارشاد فرماتا ہے ہم ہی مردوں کو زندہ
کرتے ہیں (تاکہ ان کے اعمال کا جائزہ لیں) اور ان کے اقدام و اعمال
کو لکھتے ہیں اور ان کے اعمال کا جو اثر پڑا ان آثار کو بھی لکھتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ بروزِ حشر خدائے عادل بندوں کے دو قسم کے اعمال
کا جائزہ لے گا۔ ایک اُن کے اعمال و اقدام کا اور دوسرے جو اُن
اعمال و اقدام کے آثار ہیں۔

اب ہم ~~[illegible]~~ شیخیہ کا جائزہ لیتے ہیں۔ جو چار جدید مذاہب تحریک
سیاستِ یورپ نے ایجاد کئے یعنی شیخیہ، بابیہ، بہائیہ اور
ازلیہ، یہ چاروں ایک ہی مذہب کے مختلف روپ ہیں جو
انہوں نے سامراجی تحریکات کے لئے وضع کئے اس لئے اُن کے تمام
اقدامات ~~کے~~ تحریکِ شیخیہ کے اعمال و اقدام ہیں۔
شیخیہ مذہب کے اثرات سے جو چند ~~تحریکات جو~~ مذاہب جدیدہ
وہ اُن کے بلا واسطہ آثار ہیں۔ انہوں نے مغربی سیاسی طاقتوں
کے مقاصد کے لئے جو وابستہ مذہب شیخیہ نے تیار کیا تھا وہ اُسی
پیر کا مذہب ہوگئے اس لئے وہ مذہب شیخیہ کے آثار کہلائیں گے۔
وہ قادیانیت جو مرزائیت ہے وہ شیخیہ کے بلا واسطہ

INDI RECC تحریک ہے۔ مذہب شیخیہ ممالکِ روسیہ
نے اسلام کے خلاف تیار کیا تھا۔ جب انگریزوں نے دیکھا کہ روسیہ کے ساختہ
پرداختہ مذہب بہائی نے اسلام کو ترک کردیا اور ایک نیا مذہب پیدا کردیا
تو انہوں نے خیال کیا کہ وہ مسلمان کہلانے اور مسلمان رہنے میں جو نقصان
اسلام کو پہنچا سکتے تھے وہ اب ممکن نہیں چونکہ گھر کا بھیدی زیادہ مضر ہوتا
ہے اس لئے ہمیں ایک ایسا مذہب ایجاد کرنا چاہیئے جو مسلمان کہلائے
اور ہمارے مقاصد کے لئے اسلام کے خلاف عقائد وضع کرے اور اسلام کو نقصان
پہنچائے۔ اس کے لئے انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو جو انگریزی عدالت دیوانی
میں سیاہ نویس تھے انہیں اس کام کیلئے چنا۔ بانیٔ مذہب کا خود اعتراف
ہے کہ یہ ہمارا مذہب گورنمنٹ برطانیہ کا ساختہ پرداختہ ہے۔ چنانچہ
مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک عریضہ ملکہ وکٹوریہ کو لکھا تھا اس میں انہوں
نے اس چیز کا اعتراف اس طرح کیا تھا کہ "احمدیت آپ کا خود کاشتہ
پودا ہے"۔

www.khwajalateefansari.com

دوسرا مذہب جو اختیار کیا گیا وہ خالصیت تھی۔ عراق میں فرقہ ناجیہ شیعہ کی اکثریت ہے لیکن انہوں نے دینی حکومت بنانے اور سیاست میں حصہ لینے کی کبھی کوشش نہیں کی۔ اور سیاست سے الگ رہے۔ ایک برطانوی مدبر نے جو مفکر تھا لکھا ہے کہ کسی قوم کا سیاست کا الگ رہنا ایسا ہے جیسا کہ ایک شتر مرغ آندھی آتی دیکھ کر اپنی چونچ ریت میں دبا دے اور خیال کرے کہ آندھی گزرنے کے بعد میں زندہ و سلامت بچ جاؤں گا۔ حالانکہ آندھی اسے سمیٹ کے لئے ریت میں دفن کر دیگی۔ کسی قوم کا سیاست میں حصہ نہ لینا بہت خطرناک اقدام ہے۔ جب عراق میں عبدالکریم قاسم کی اشتراکی حکومت ختم ہو گئی تو عبدالسلام عارف سنی المذہب برسر اقتدار آئے تو انہوں نے خیال کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ شیعہ اپنی اکثریت کی وجہ سے برسر اقتدار آجائیں تو انہوں نے ایک ایسے خاندان کو جس کا بزرگ نیکی اور دیانت میں مشہور تھا یعنی شیخ مہدی الخالصی جنہوں نے انگریزوں کو عراق سے نکالا تھا تو اس نیکی کی شہرت کی وجہ سے ان

میں سے کوئی آدمی تجویز کرنا چاہیے جو محمد و آل محمد کی خصوصیات پر جان دینے نہ دریغ کرنے والے ~~ان خاندانوں سے کسی~~ فرقے اُن خصوصیات کا خاتمہ کر سکے چنانچہ شیخ محمد خالصی جو شیخ مہدی الخالصی کے فرزند ارجمند تھے چُن لئے گئے۔ دنیا میں اچھوں کے ہاں بُرے آدمی بھی ہوتے ہیں۔ اس طرح پسر نوح نے آل محمد کی کشتی نجات کو چھوڑ کر وہابیت کی چٹان پر پناہ لی اور ایک نیا مذہب ایجاد کیا جو خاندان خالصی کو جو نیکی میں شہرہ آفاق تھا شیخ محمد خالصی کے مرنے کے بعد عارفی خاندان نے شیخ حسن کو جو عراقی فوج میں ایک اعلیٰ عہدے پر ممتاز تھے چُن کر اس خاندان کا مذہبی رہبر بنایا جو اب تک اس عہدے پر قائم ہے۔ اس پر حکومت کو وہابیت کو اہمیت دینی پڑی جس کی وجہ یہ مذہب چنا گیا تھا۔ شیعیت سے بلاواسطہ اثر لینے والی عراق میں اشتراکیت یعنی کمیونزم کی تحریک تھی۔ انگریزوں نے ترکی سلطنت کے بعد عراق کو سید شریف حسین حسنی شریف مکہ کی اولاد کو حکومت حوالے کی تھی۔

جب مملکت روسیہ نے دیکھا کہ اب انگریز کی حکومت اٹھ گئی ہے اس

www.khwajalateefansari.com

لہٰذا اب ہمیں عراق پر قبضہ کرنے کے لئے راستہ ہموار کرنی چاہیے۔

چنانچہ کریم الدین قاسم نے ہاشمی حکومت کے اراکین کو اسلاح ختم کر کے انکی
نسل منقطع کر دی۔ اور عراق میں ایک روسی انقلاب کے بعد ایسی
خونریز حالت پیدا ہوئی کہ ہزاروں شیعہ موت کے گھاٹ اتار دیے گئے۔ حجۃ الاسلام
آیۃ اللہ سید محسن الحکیم علیہ الرحمۃ قبلہ نے اس ہلاکت آفرین حکومت کو اپنے فتوے سے
ختم کیا اور کمیونسٹوں کو کفر کا فتویٰ دیا۔ اس دلیرانہ اقدام سے یہ سلسلہ (اعلی اللہ مقامہ)
ختم ہوا لیکن کریم الدین قاسم کے وزراء نے حسن البکر سے جنہوں نے روسی
امداد سے عبدالرحمن عارف کی حکومت کو ختم کر کے عراق میں کمیونسٹ
حکومت قائم کی جو اب بھی ہے اور شیعوں پر بے پناہ ظلم ڈھائے اور
ڈھائے جا رہے ہیں یہ ہیں فرقہ شیخیہ کے اقدامات اور آثار جسکی
تفصیل کو ہم آئندہ بیان کریں گے۔

شیخیہ، بابیہ، بہائیہ اور ازلیہ، یہ ایک ہی مذہب کے مختلف روپ
ہیں۔ اب ہم اسکی تفصیل بیان کرتے ہیں۔

شیخ احمد احسائی نے کسی سامراجی حکومت کے اشارے پر اس مذہب کی بنیاد
اسطرح ڈالی کہ ایران جنت نشان کی تباہی کے لئے یہ مذہب قائم ہوا تھا
جہاں شیعہ ملت واحدہ کی صورت میں تھے مگر اپنے مذہب کا مرکز ایران کی
بجائے عراق میں رکھا اور کربلا میں ایک مدرسہ کھولا یہ اس لئے تھا کہ ایرانی
قوم ایک بڑی ذکی اور ذہین قوم تھی جسکی (ذکاوت کی) تعریف سرکار رسالتمآب محمد مصطفیٰ نے
ان الفاظ میں فرمائی ہے۔ لو کان الایمان فی الثریا لتناوله الفوارس
اگر یہ ایمان ثریا ستاروں میں بھی ہو تو ایرانی اسے پا لیں۔ اس ذہانت
کی وجہ سے کہ اس تحریک کو ایرانی اپنی ذہانت سے سیاسی تحریک نہ سمجھیں
کیونکہ مرکز کا ایران میں ہونا انہیں حالات سے آگاہ کرتا رہتا
نیز کربلا معلیٰ بالعموم تمام مسلمانوں کی اور بالخصوص شیعوں کی عظیم زیارت
گاہ ہے۔ یہاں تمام لوگوں میں تبلیغ کرنے کا موقع ملے۔ مگر اس تحریک کو
شیعوں نے ایران میں بہت کم اپنایا اور بعض متصوفہ فرقوں نے قبول کیا
اور وہ شیخی ہو گئے۔

www.khwajalateefansari.com

امر بہائی کے بانیوں کو اقتصادیات کا ماہر خصوصی سمجھنا نہیں چاہیے

(بہائی دستور العمل صفحہ ۲۸)

شوقی آفندی مغربی عیش کی داد دیتے ہوئے اور ایک ناچ گھر "ڈانس ہال" میں راہی ملک عدم ہو گئے۔ اور نئی ولی امری ختم ہو گئی اب یہ جماعت مختلف حصوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ کسی فرقہ کا رہنما ولی الامر مذہبی ایک امریکن ہے کسی کا ایک الیشیائی اور ایک حصے کا رہنما۔ ایادی امراللہ بہائی کونسل کی پوری جماعت رہنمائی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

شہنشاہ ایران نے بہائی جماعت کو خلاف قانون جماعت دیکر ایران سے نکال دیا تھا۔ اور یہ لوگ امریکہ میں منتشر ہو گئے تھے اور وہیں دنیا عبادت خانہ بنا لیا تھا لیکن اس جماعت میں تقیہ حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے اور بہت سے لوگ تقیہ کی حالت میں ایران میں رہ گئے موجودہ انقلاب شروع ہونے کا باعث آخری وزیر اعظم تقیہ

یہ چاروں نو ایجاد مذاہب ایک ہی مذہب تھا چنانچہ جو کچھ انہوں نے کام کیئے اس کا خلاصہ اسطرح ہے۔

اس تحریک کی زمین تو شیخ احمد احسائی نے حاصل کی اور اس میں "قلبہ رانی" فرما کر چل بسے سید کاظم رشتی نے تخم ریزی کی وہ اس فصل سے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے مگر چل بسے۔ حضرت باب نے اس فصل کو کاٹا اور خرمن گھر پہنچانے سے پہلے داعی اجل کو لبیک کہا۔ حضرت میرزا حسین علی نوری نے اس خرمن کو صاف کیا مگر موت نے لطف اندوز ہونے کی مہلت نہ دی۔ حضرت عبد البہا نے اسے اپنے گھر میں ڈال لیا۔ اور اسکی فروخت کے لئے دوکان کھولی۔ مگر اپنے کام و دہن کو شیریں نہ کر سکے اور انتقال فرما گئے۔ شوقی آفندی مختلف افراد کی اتنی سالہ زحمات کا فائدہ اٹھا رہے تھے اور مغربی ممالک کے ماحول میں مغربی طرز زندگی کی داد دے رہے تھے۔ اس پر بھی ان کا ارشاد ہے کہ:-

www.khwajalateefansari.com

کی حالت میں بہائی تھا اسی کی وجہ سے موجودہ انقلاب شروع ہوا
اور سیاست کروڑ انسان قتل ہو گئے۔ ~~موجودہ~~ سابق وزیر اعظم شاہ پور بختیار
کے نمائندہ تہرانی آیتہ اللہ آقائے خمینی ~~کی~~ کیبنٹ میں گئے ~~ہیں~~ تھے
~~اللہ کرے کوئی اچھا نتیجہ نکلے~~۔ شہنشاہ ایران مع اہل و عیال ایران کو
چھوڑ کر آجکل ~~باہر~~ غیر ملکوں میں مقیم ہیں۔

غیر ملک

شیخی جماعت کے لیڈر ابراہیم کرمان میں ہیں۔ اور قرائن کہہ
رہے ہیں کہ وہ بھی شاید اس انقلاب کے ناشروں میں سے ہوں
واللہ اعلم بالصواب۔ یہ ہیں ان نئی تحریکوں کے اسلام کو سخت نقصان
پہنچانے کے طریقے۔ شیخیوں کے

شیخیوں کے بابی اور بہائی ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ شیخیوں
کے مسلّمہ رہنما شیخ احسائی اور کاظم رشتی تھے جن کے متعلق
شیخی آخری روپ کے رہنما بہا تھے۔ جو اپنی ایک کتاب میں
شیخ احمد احسائی اور کاظم رشتی کو نورین اور نیّرین لکھتے ہیں

چنانچہ اپنی کتاب ایقان کے شروع میں شیخ احمد احسائی اور سید کاظم
رشتی کو "نورین نیّرین" (دو روشن نور) سے خطاب کیا ہے اور
انہیں خلاف واقعہ ظہور باب کا مبشر قرار دیا ہے۔

ایقان بہائی مذہب کی آخری الہامی کتاب ہے قرآن کو منسوخ
کر کے شیخیوں نے جو کتابیں اسکی ناسخ قرار دی گئیں اسے موجودہ
زمانے کے دور حاضرہ کے ایرانی شاعر ابن داؤد نے اسطرح شائع
بیان کیا ہے۔

پیر ~~مستقد~~ بابی الواح و بیان را بہائی ~~عقل~~ اقدس و ایقان پیر ~~مستقید~~
مذہب شیخیہ کا ہی ~~ملی~~ بابیت اور بہائیت کو اپنانے کا ایک
ثبوت یہ ہے کہ دو شیخی مذہب کے بنانے والے ارکان نے انہوں
نے ہی ~~بابیت~~ بابیت اور بہائیت کو بابی اور بہائی بن کر فروغ دیا
اور اپنے اولیاء لعنت یعنی دونوں طاقتوں کو ان کے مقاصد پورے
کر کے شادمان کیا ہے۔ شیخی مذہب کے ارکان ملا حسین بشروی

ملا محمد علی بارفروشی قدوس اور سید علی محمد باب اور شیخی مذہب کی
ہیروئن زرین تاج جس کی کنیت ام سلمیٰ تھی اور جس کو سید کاظم
رشتی نے قرۃ العین کا خطاب دیا یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک
اور یہ لقب یہاں تک مشہور ہوا کہ ہیروئن کا اسم معروفہ بن گیا
کوئی ان کے نام سے واقف نہیں اور نہ ہی کنیت سے بلکہ قرۃ
العین کے لقب سے اسے ہمیشہ یاد کیا جاتا ہے۔ العجب ثم العجب
ہمارے تعجب کی انتہا نہیں کہ شیخ کاظم رشتی جو شیعہ کے پردے
میں شیخی مذہب کے راہنما تھے انہوں نے ایک ایسی عورت کی
جو ملا صالح ایک اخباری شیعہ کی جو کافی کے شارح تھیں کی
بیٹی تھی اور محمد تقی جیسے شیعہ عالم کی بھتیجی اور ان کے بیٹے
شیخ محمد شیعہ پیشنماز کی زوجہ تھی اور ان کے گھر میں آباد رہ
کر ان کے ہاں تین بچے جننے کے بعد بھی قرۃ العین
کے تعلقات اپنے شوہر سے کشیدہ ہوگئے یہ ان کے گھر میں

آباد نہیں ہوتی تھیں۔ جب لوگوں نے میاں بیوی میں مصالحت کرانے
کی جدوجہد کی تو قرۃ العین نے ان کے جواب میں کہا۔

لم یکن الخبیث یقع کفوًا للطیّبۃ قط (الکواکب الدریۃ فی التاریخ البہائیہ ص ۲۰۳)

ایک پاک عورت کا ایک خبیث کی کفو نہیں ہوتا

ایک ایسی عورت جو شوہر کی نافرمان ہو اور شوہر سے نافرمانی
کی حالت میں شیخ احمد رشتی کے مدرسہ میں فرار ہو کر آنے کی خط و
کتابت کرے اور سید کاظم رشتی شیخیت کے دعوی اور عالم ہونے
کے باوجود ایک شوہر کی نافرمان عورت کو قرۃ العین کے
لقب سے سرفراز فرمائیں اس سے یہ راز تھا کہ شیخی مذہب
اسلامی تہذیب کے خلاف نفرتی اولیاء لعنت کے مقاصد کے مطابق
عورتوں کے لئے ایک نمونہ بنانے کے لئے ایک علوم اسلامیہ سے
واقف عورت کو اپنے ہاں قبول کرے اور اسلام کی
تہذیب کو مٹانے کے لئے یہ اقدام کیا گیا تھا۔

www.khwajalateefansari.com

یہ اپنے چچا شیخ جواد کی فرمائش پر شیخی ہوگئی تھی اور جب یہ احسائی دور سے یہیں وارد ہوئی تو شیخ رشتی کا انتقال ہو چکا تھا۔ شیخی پیروؤں نے بابی مذہب قبول کیا اور شیخ ملا حسین بشروئی نے اسے بابی مذہب میں داخل کیا۔

ملا حسین بشروئی سے اسے بہت انس اور محبت تھی اس کے بعد محمد علی صاحب بارفروشی قدوس سے بھی بہت مانوس رہی۔ دشت بدشت کانفرنس میں اس نے شوہر سے آزاد ہونے کے لئے شریعت اسلامیہ سے انحراف کیا اور اسلام کی بجائے مذہب بہا اختیار کیا اس وقت یہ مرزا حسین نوری یعنی بہا سے بہت ربط رکھتی تھی۔

موسیو نیکولای فرانسیسی نے بھی بدشت کانفرنس کے واقعات کو شرح و بسط سے بیان کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔

"ہم نے جیسا کہ بہائی بزرگوں سے سنا ہے کہ بدشت میں قرۃ العین نے حجاب اور پردہ کو کس طرح اٹھایا کہ جس دن اس کے تقریر کرنے کی باری تھی وہ حسب معمول پس پردہ بیٹھی ہوئی تقریر کر رہی تھی۔

اس کانفرنس میں معمول یہ تھا کہ باب کے مریدوں اور معتقدوں کو جوش دلانے کے لیے بابی تحریک کے لیڈروں میں سے ہر ایک ایک دن تقریر کرتا تھا جس دن قرۃ العین نے تقریر کرنا تھا اس روز اس نے اپنی خادمہ کو ایک چھوٹی سی قینچی دے دی اور سے حکم دیا کہ میرے دوران تقریر میں جب میں مشغول ہوں اور لوگ میری طرف متوجہ ہوں تو تم پردہ کا بند کاٹ دینا تاکہ پردہ گر پڑے اور اصحاب باب مجھے دیکھ لیں۔ اور اس روز وہ خود بھی آراستہ و پیراستہ ہو آئیں۔ سفید ریشمی لباس پہنا اور اپنی زلف و خوبروئی کو زیب و زینت سے دوبالا کیا اور اپنی تقریر میں بھی جذبات و وجدانات عشق و محبت سے کام لے رہی تھی غور سے سننے والے سراپا گوش بنکر اسکی تقریر سن رہے تھے کہ یک لخت پردہ گرا اور قرۃ العین انتہائی خوبی و خوبروئی اور زیب و زینت میں دکھلائی دیں۔ بعض اصحاب نے اسلامی معمول عفت ذاتی اور مذہبی عادت کے مطابق شرمساری سے آنکھیں بند کر لیں۔

مگر اُن کے برعکس بعض دوسرے لوگوں نے آنکھیں کھول کر ایسے محو نظارہ ہوئے کہ سراپا گوش ہونے کی بجائے سراپا چشم ہو گئے اور دل باختہ حیرت زدہ حضرت قرۃ العین کو دیکھ رہے تھے ۔

الغرض شیخی مذہب کے تمام زعماء دین ملا حسین بشروئی ۔ محمد علی جناب بارفروشی قدوس ، اور مملکت روسیہ کے سفارت خانے کا نمائندہ (کینیاز دالگورکی) شیخ علی لنکرانی اور مرزا علی حسین بہا ، سید علی محمد باب کے دعوئ مہدویت پر یہ سب لوگ بابی ہو گئے تھے اور انہوں نے مذہب باب قبول کیا اور دشت بدشت کانفرنس نے نیا مذہب بہائیت تیار کر لیا تھا ۔ ان حقائق سے واضح ہو گیا کہ شیخی ۔ بابی ۔ بہائی اور ازلی مذاہب ۔ مذہب شیخیہ کے مختلف روپ ہیں ۔ اس لئے ان سب کے اقدامات مذہب شیخیہ کے اقدامات ہی ہو سکتے ہیں ۔ ہم آئندہ جو جو کچھ انہوں نے ان مختلف روپوں میں کیا وہ مذہب شیخیہ کا اعمال ہیں یہ سب ایک ٹوکری کے چٹے بٹے اور ایک ہی زنجیر

کی مختلف کڑیاں اور ایک ہی گھر کے مختلف دانے ہیں ۔ اب ہم

اب ہم ان کے اعمال کا جائزہ لیں گے اور بتائیں گے کہ شیخی مذہب نے مختلف روپوں میں مذہب اسلام کی اسلامی اور سیاسی طور پر کیا کیا نقصان پہنچائے ہیں ۔

دوئی قلم

"شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی کا مذہب شیخی روپ میں"

یورپ کا ہوس اقتدار ایران پر قبضہ کرنا چاہتا تھا اور ادھر مملکت روسیہ زار کے زمانے میں اپنے ہمسایہ ملک ایران پر قبضہ کر کے بحر عرب پا کر وہاں سے برطانوی اقتدار کو شکست دے کر ہندوستان پر قبضہ کرنا چاہتی تھی ۔ روس کے قیصروں کا عقیدہ کئی بار حملے کے باوجود ایران کے استحکام کو نقصان نہ پہنچا سکے مملکت روسیہ اور دوسری یورپی طاقتوں نے دیکھا کہ ایران کے استحکام کو نقصان پہنچانا ہمارے بس کی بات نہیں اور اس کے چند اسباب ہیں ۔ ~~پہلا سبب~~

پہلا سبب ۔ ایران میں فرقہ ناجیہ شیعہ کی وحدت ملت اور ان کا

قرآن کی رو سے قرآن مجید میں کوئی اختلاف نہیں تھا اور قرآن کا
دعویٰ تھا کہ یہ اگر کلام خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو تم اس میں بہت
اختلاف پاتے۔ قرآن مجید میں کوئی اختلاف نہیں البتہ قرآن کی
تفسیر اور قرآن حکیم کی ترجمانی نے جب وہ غیر معصوموں کے ہاتھوں میں آئی
تو اختلاف پیدا کر دیا۔ اور مذہب شیعہ نے قرآن کی ترجمانی لاابالی
اور غیر معصوموں کے ہاتھوں میں دیدی۔ شیعہ مذہب میں بہت سے علمائے کرام
اور محدثین عظام لفظ شیخ سے ممتاز و سرفراز تھے۔ مجموعۂ احادیث
کافی کے جامع شیخ محمد یعقوب کلینی۔ کلینی بھی لفظ شیخ سے ممتاز تھے
کافی کے متعلق ائمہ آل محمد کا غیبت صغریٰ میں یہ ارشاد ہے کہ
الکافی کافی لشیعتنا یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے۔ باوجود اس
کافی میں ہر طرح کی احادیث قوی اور ضعیف موجود ہیں مگر صحیح احادیث
کی کفایت کے لئے کافی کہا گیا۔ محدث شیخ صدوق "شیخ" تھے
انہوں نے حسن و قبح اشیاء کے عقلی ہونے پر علل الشرائع جیسی

ہوس اقتدار کے رستہ میں رکاوٹ تھی۔
دوسرا سبب۔ مذہب شیعہ کے علماء کا اقتدار و جاہ انکی دیانت اور پاکیزگیٔ
سیرت کی وجہ سے تھا وہ ایران کے رستہ کام میں زبردست طاقت تھی
مذہب شیعہ کے عقائد عقل پر مبنی تھے کیونکہ ان کا بڑا اصول حُسن و
قبح اشیاء عقلی ہے۔ ان کے مذہب کے رہنما قرآن حکیم اور محمد و آل محمد
جیسے قرآن ناطق تھے۔
فرقۂ شیعہ نے ان تمام امور کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی اور اس
طرح اپنے اولیاء کی تحت مغربی طاقتوں کے مقصد کو بروئے کار لانے
کی کوشش کی۔ ایران کی وحدت ملی کو فرقۂ شیعہ نے ختم بلکہ ختم کیا
فرقۂ شیعہ کے عقائد کو شیعیت کے دعوے کے باوجود مسخ کر کے پیش
کیا۔ ایران نے تفرقہ اور تشتت پیدا کر کے توحید کی نعمت سے
محروم ہو کر نئے نئے مذہب کے دروازے وا کر دے اور ایک
عقیدہ نیا پیدا کیا جسے رکن رابع کا عقیدہ کہتے ہیں شعران

www.khwajalateefansari.com

کتاب لکھی اور جس فن میں دوسری کتاب علل الشرائع ابن شاذان سے
شیخ مفید، شیخ مرتضیٰ الہدیٰ، شیخ صدوق شوشتری سب شیخ تھے
لیکن انہوں نے مذہب کا نام شیخی نہیں رکھا۔ شیخ کا لفظ دو معنوں میں
ہے۔ بہت بڑا اور سب احترام لقب ہے مگر گرے ہوئے معنوں میں بھی
استعمال ہوتا ہے ایک شاعر کہتا ہے۔

شیخ اور شیطان کا رتبہ ایک ہے۔ شیخ سے شیطان قدر نیک ہے

ادبیات میں شیخ کا لفظ زیادہ تر برے معنوں میں استعمال ہوا ایسا ہے کہ
اس سے ادبیات کی کتابیں بھری ہوئی ہیں۔ حافظ شیراز فرماتے ہیں

آن را کہ دوستیٔ علی نیست کافر است۔ گو زاہد زمانہ گو شیخ راہ باش ع

چند الفاظ ہیں جو ان معنوں کا کہ تناقض کو بیان کر رہے ہیں۔
~~شیخ کا تصور [illegible]~~ ہو قدر معلوم اس شیخ
احسائی نے اس لفظ کو کیوں استعمال کیا۔
رکن رابع کو عقائد میں شامل کر کے اُسے نبوت و امامت پر

فوقیت دی اور رکن رابع کو جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ لیکن شیخ
احسائی کو اپنی قصیدہ خوانی میں نبوت اور امامت سے افضل قرار دیا
ہے۔ نیا مذہب جس مذہب پر اثر انداز ہونا چاہتا ہے اُس مذہب کے
علماء اسلام کی تنقید اور تردید میں کیا کرتا ہے۔ فرقہ شیخیہ نے یہ روش
اس لئے اختیار کی تمام علماء شیعہ کا وقار کم ہو جائے اور شیخیہ مذہب کے
جارحانہ حملوں کی مدافعت نہ کر سکے۔ مغربی طاقتوں کو تاریخی واقعات
سے شیعہ علماء کے اقتدار کا علم ہو چکا تھا۔ ناصر الدین شاہ کاچار
کے زمانہ میں ایک واقعہ ~~[illegible]~~ غالباً ہے ہے۔ شاہ موصوف نے
بلجیم کو تمباکو کا ٹھیکہ دے دیا تھا۔ ایران میں تمباکو کے دلدادہ کثرت سے
تھے۔ بلجیم کی یہ اجارہ داری ناگوار گذری۔ اور فوراً اس اجارہ داری
کے خلاف شورش شروع ہو گئی۔ پروفیسر جارج ایڈورڈ براؤن نے
اپنی تاریخ ادبیات ایران میں اس واقعہ کو بڑی تفصیل سے بیان کیا
ہے اُس زمانہ کے مجتہد اعظم آقائے شیرازی نے بلجیم کی تمباکو کی حرمت

www.khwajalateefansari.com

کا فتویٰ دیدیا۔ اس فتویٰ کی اہمیت اتنی تھی کہ تمباکو کی دلدادگی اور
وابستگی کے باوجود کوئی انسان تمباکو کو استعمال نہیں کرتا تھا۔ شاہ
ناصر الدین قاچار کا سلسلہ قلیان کے بہت دلدادہ تھے۔ صبح کی نماز سے
پہلے تیار رہتا قلیان اُن کے بستر استراحت کے قریب ہوتا تھا جب قلیان
نہ دیکھا تو ملازمہ پر برانگیختہ ہو گئے۔ ملازمہ نے کہا میں آپ کو قلیان کیسے
دے سکتی تھی جبکہ آقائے شیرازی نے تمباکو کی حرمت کا فتویٰ دیدیا۔
بادشاہ کے محل میں قلیان کا انتظام تھا اور اس پر ایک ملازم مقرر تھا
جب اس سے مطالبہ کیا تو اس نے کہا کیا قلیان کی حرمت کا علم نہیں۔ جب
محل سے نیچے اتر کر قلیان خانہ کو دیکھا تو تمام قلیان ٹوٹے پڑے تھے
غصے میں قلیان خانہ کے منیجر کو مارنے کیلئے بڑھے تو شاہ کی والدہ
انیس الدولہ نے شاہ کے منہ پر تھپڑ مار کر کہا تم مجھ سے ملتے ہو؟
کیا تمہیں علم نہیں کہ آقا شیرازی نے بلجیم کے تمباکو کو حرام
دیدیا ہے۔ شاہ نے اس پر آقائے شریعت کو خط لکھ کر انہوں

نے جواب دیا کہ فتویٰ حرمت من نہ دادم بلکہ صاحب داد است
کہ یہ فتویٰ میں نے نہیں دیا بلکہ صاحب الامر نے دیا ہے۔
شاہ نے بلجیم کے ذخیروں کی تلاشی لی تو تمباکو کے نیچے دبے ہوئے ہتھیار
برآمد ہوئے۔ انہوں نے ذخیروں کی حفاظت کے لئے فوج لگائی ہوئی تھی
وہ ایران پر قابض ہونا چاہتے تھے علما کے وقار نے ملک کو اس اقتدار
سامراج سے بچا لیا۔
اقتدار کا دوسرا واقعہ یہ ہے کہ شاہ ناصر الدین قاچار نے تمام یورپ
کی سیر و سیاحت کی اور اس کے بعد اپنا سیاحت نامہ لکھا اور
اس سیاحت میں خوب رنگ رلیاں مناتے رہے اور عیش و عشرت
کی داد دیتے رہے۔ جب وہاں سے لوٹے تو ان کے وزراء نے
کہا کہ واپسی پر زیارات عراق سے مشرف ہو جیئے اور آقا شیرازی
سے ملئے ورنہ وہ اپنے ایک فتوے سے تمہارے اقتدار کو
ختم کر سکتے ہیں۔

شاہ نجف میں آئے اور خادم نجف عبدالرسول کمونہ کے والد کے گھر
جن کا میں نام بھول گیا ہوں قیام پذیر ہوئے اگرچہ آقائے شیرازی کا زیادہ
سامرہ میں رہائش پذیر تھے چنانچہ مؤلف کتاب جب سامرے گیا
ہے تو اُسی مقام میں قیام پذیر ہوا تھا جس میں آقا شیرازی رہا کرتے
تھے مگر ان دنوں وہ نجف میں مقیم تھے اور روزانہ تہجد کے بعد حرم جناب
امیرؑ میں ختم کلام مجید کیا کرتے تھے۔ ناصرالدین قاجار جب اُن کی زیارت
کے لئے حرم میں گیا تو حرم کے خدام نے اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے تمام
زائرین کو حرم سے نکال دیا۔ یہ دیکھ کر آقا شیرازی قرآن پاک کو
حمل کرتے کھڑے ہو گئے اور سرکار ولایت جناب امیرؑ سے مخاطب
ہو کر عرض کیا کہ اینجا بودن عبادت بود کہ یہاں ہونا عبادت
تھا۔ الآن کہ حرم سرکار ولایت بحق شاہ ایران غصب شدہ است
اینجا بودن حرام است۔ اب جبکہ حضور کا حرم شاہ
ایران کے لئے غصب ہو گیا ہے یہاں ٹھہرنا حرام ہے یہ کہہ کر

حرم سے نکل گئے۔ دوسرے دن شاہ ایران سادہ لباس میں حرم میں
آیا اور خدام کو حرم خالی کرانے سے روک دیا یہ سرکار شیرازی
کی خدمت میں حاضر ہوئے باوجودیکہ شکل سے واقف تھے جو کرنسی
نوٹوں پر چھپ آتی تھی مگر شاہ کو مخاطب کر کے کہا۔ "تو کیستی؟" تو
کون ہے۔ عرض کیا بندہ شاہ ناصرالدین قاجار۔ فرمایا "اینکہ نمی پرسم"
میں تم سے یہ نہیں پوچھتا میں پوچھتا ہوں کہ تو مسلمان بھی ہے یا نہیں
اُس نے جواب دیا الحمدللہ من مسلم ہستم کہ میں مسلمان ہوں فرمایا
از شکل تو و اعمال و افعال تو ظاہر نمی شود۔ ناصرالدین کی بڑی
بڑی مونچھیں تھیں آقائے شیرازی کے قدموں پر سر رکھ دیا آپ نے
اُس کی مونچھیں قینچی سے تراش کر شرعی شکل کر دیں۔ عرض کرنے لگا
کہ برائے من دعا بفرمائید یعنی آپ میرے لئے دعا فرمائیں۔
تو یوں دعا کی الٰہی عالمین بحق امیرالمؤمنین این بندہ
خود را مسلم و نیک سیرت بگردان۔ اس اپنے بندے

www.khwajatateefansari.com

کو سلیم کو ایک سیرت بنا یہ دعا قبول ہوئی اور ناصر الدین شاہ
کا چار انتہا درجہ نیک ہو گیا اور بابی مذہب کے خلاف ایران
میں مذہب شیعہ کی حمایت کرنے لگا چنانچہ قرۃ العین اس کے دربار
میں آئی اور بے پردہ ہو کر آئی تاکہ اس کا حسن شاہ پر اثر کرے
مگر اس نے اسے ذخرت کے لقب سے خطاب کیا اور توبہ کرنے اور
مذہب حقہ اختیار کرنے کی خواہش کی اس نے قبول نہ کیا۔ چنانچہ
ناصر الدین شاہ کے دربار میں چیالیس علماء شیعہ سے اس کا مناظرہ
ہوا جب ساقط ہوئی اور لاجواب ہو گئی تو ناصر الدین نے توبہ کرنے
کے لئے کہا اس کے انکار پر اپنے ہاتھ سے اپنی تلوار سے
اس کو قتل کر کے اسکی لاش ایک غیر آباد کنویں میں ڈال کر
کنویں کو بھر دیا گیا۔ آخر شاہ ناصر الدین قاجار ایک بابی
صادق نامی کے ہاتھ سے شہید ہوئے اور آج کل انکی قبر
شاہ عبد العظیم حسنی رضی بسرکار رضاء کے مقبرے میں

کرہ زمین سے اور لوگ اُسکی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں
علماء و علّام شیعہ کا یہ جو امتیاز و وقار تھا جسکی وجہ سے خوزی سامراجی
سلطنتیں اپنے ہوس اقتدار اور مرض جوع الارض میں مبتلا حکومتیں
اپنے مقصد کیلئے سدِ راہ سمجھتی تھیں اور علماء شیعہ کے اس وقار سے
لرزاں براندام تھیں۔ انہوں نے اپنے ساختہ پرداختہ مذہب شیخیہ سے
عرض کی کہ وہ اس وقار کو ختم کرنیکی کوشش کریں چنانچہ علماء شیخیہ
نے اس مہم کو شروع کیا اور علماء اعلام شیعہ کی توہین اور تنقیص
کو علماء ظاہریہ کے لقب سے شروع کی چنانچہ عبد الکریم کرمانی اپنی ننگ
مذہب کتاب ارشاد میں رقمطراز ہے کہ غیبت کبریٰ میں سرکار قائم
آل محمدؐ نے علمائے ظاہریہ سے مذہب میں جو خرابیاں پیدا ہوئی تھیں
اس کے لئے سرکار محمد مصطفےٰ اور آئمہ اہلبیت علیہم السلام شیخ احمد
کے خواب میں آئے اور کہا مذہب شیعہ کی قیادت سنبھال کر ان
خرابیوں کو دور کریں یہ خواب سرکار معصومین پر افتراء ہے

اگر کچھ ایسا ہی ہوتا تو حضرت آل محمد جو عالمان علم ما کان و یکون تھے
اپنی احادیث میں ایسے زمانے کا اور شیخ احمد احسائی اور اس کے مسلک کا نام بنام
کا ذکر کرتے۔ اس زمانۂ مادیت میں مذہب ناجیہ شیعہ نے ایسے علماء
کو ہر شعبہ میں پیدا کیا جو اپنی مثال آپ تھے جنہوں نے ہر شعبۂ علمیہ
میں بے نظیر تالیفات اور تصنیفات لکھ کر مذہب شیعہ کو سربلند کیا

سیاست ربانیہ شیعہ در اسلام (دوئی قلم)

اس شعبہ میں سید جمال الدین افغانی ایک زبردست عالم ہوئے ہیں
عام مسلمانوں کو اس کا علم نہیں کہ وہ مذہب ناجیہ شیعہ کا ایک روشن
چراغ تھے وہ اسم بامسمیٰ تھے۔ یعنی دین شیعیت اور اسلام کا حسن
و جمال تھے۔ ۱۹۲۷ء میں جب میں زیارت عتبات عالیات پہ گیا
اور وہاں میں سید جمال الدین افغانی کی خط و کتابت کو جو آقائے شیرازی
مجتہد اعلم کے ساتھ ہوئی جو اس زمانہ میں ایسے مجتہد تھے کہ تمام شیعی
دنیا ان کی تقلید میں تھی۔ زیارت سے مراجعت کے بعد میں نے شیعی ہفت روزہ

رضا کار رسالہ میں ان کی شیعہ ہونے کے متعلق چند شہادتیں شائع کیں۔ سید جمال
الدین علیہ الرحمۃ دار الخلافہ ایران کے باشندے تھے اور تہران کے تھے۔ لیکن ممالک
روسیہ زار اور حکومت برطانیہ نے شاہان قاچار پر دباؤ ڈالا اور سید
جمال الدین افغانی کو وطن سے جلا وطن ہونا پڑا اور انہوں نے افغانستان
کی وطنیت کو اپنا کر افغانی کہلائے مگر یہ وطنیت بھی ان کے لئے
کچھ مفید نہ ہوئی اور وہ احیاء اسلام کے اہم ترین نظام مصطفوی کے لئے مصر
میں آئے جو اس وقت حکومت برطانیہ کا مقبوضہ تھا۔ یہاں انہیں احیاء
سیاست ربانیہ کے لئے برطانیہ حکومت کی طرف سے جام شہادت نوش
کرنا پڑا۔ مگر رشید لائے اپنی زندگی میں ایسے تلامذہ احیاء کے کچھ شخصیتیں
پیدا کر دیں۔ برصغیر پاک و ہند میں ان کے دو شخصیتیں پیدا کیں۔ علامہ
اقبال جو تخیل پاکستان کے موجد ہیں۔ اور قائد اعظم محمد علی جناح جو اس
تخیل کے سیاسی معجزہ کے طور پر اس تخیل کو حقیقت بنا دیتے تھے۔ ان
کے مجتہد دو عظیم الشان سیاسی مخالف یعنی ہندو اور انگریز دل

اور وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس فتنے سے بچ کر نکل آگئے

ان علماء میں سے حضرت آقائے شریعتمدار - سید محمد کاظم یزدی
ہیں۔ جنہوں نے جب ایران کے صوبہ آذربائیجان پر مملکت روسیہ نے
قبضہ کر لیا تو انہوں نے انتہائی جد و جہد سے اس قبضے سے صوبہ
آذربائیجان کو آزاد کرایا۔ آپ ان علماء اعلام میں سے سید
محمد شیرازی ہیں جنہیں کربلا سے جلاوطن ہو کر اس جد و جہد
میں ~~قاسم آباد~~ کویت آنا پڑا۔ اور سید عبد اللہ شیرازی کو
مشہد مقدس میں منتقل ہونا پڑا۔ یہ ہیں علماء شیعہ کی مدافعانہ
جد و جہد جو اسلام کے لئے ہوئی۔ ~~سید~~

سید جمال الدین نے اپنے مقاصد کی کامیابی کے لئے ترکی میں
زغلول کا فتنہ کی شخصیت پیدا کی اور مصر میں شیخ جامعہ
ازہر مفتی محمد عبدہ کو نمایاں کیا۔ جب شیخ جمال الدین مصر
میں تقریر فرما رہے تھے تو مفتی محمد عبدہ نے اُن سے

کیا کہ میں بلشویک ادارت کا دورہ ختم کر کے ہوئے یہوں کو بھی
آپ کے یہ بلند خیالات اُن کی زبان سے نہیں بلکہ اس پر سید
جمال الدین نے غالب تھے۔ ۱۸۹۳ء کی۔ شیخ الدین عبدہ کو بیشن
کی جو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خود تحریک شیخیہ کو شیعہ ہونے کا دعویٰ ہے مگر ~~[illegible]~~ ہر تعصب کو
مرکب محصوص عراق و ایران میں رہتے ہوئے شیعہ مذہب کی کیا خدمت
کی ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے عقائد حقہ شیعہ کو مسخ کر کے پیش کیا اور
اُس میں نئے عقائد بدعیہ شامل کئے ہیں۔ ہم آج ایک ایسے

www.khwajalateefansari.com

لکھتے شیعہ علمائے اسلام کا ذکر رہ گیا جنہوں نے مذہب کی حمایت
اس طرح سے کی کہ لاکھوں انسانوں نے شیعیت کو قبول کیا وہ ملک
ہندوستان تھا جسے اب برِ عظیم پاک و ہند کے نام سے یاد کیا جاتا ہے
مسلم ملک کو پاکستان اور ہندو اکثریت کے ملک کو بھارت کہتے ہیں
آج سے دو صدی پہلے ہوس اقتدار کے متوالے برطانیہ نے اس ملک پر جب
قبضہ کیا تو اس کے اکثر حصے پر شیعہ حکمران تھے جن کی تفصیل یہ ہے۔ کہ بنگال
میں سراج الدولہ وغیرہ شیعہ حکمرانوں کی حکومت تھی۔ اودھ میں
شاہان اودھ آصف الدولہ جیسے شیعہ حکمران تھے جنکے رحم و الطاف
کے چرچے آج بھی زبان زد رعایا ہیں۔ جنوبی ہند میں سلطنت
میسور کے حکمران فتح علی خان اور سلطان ٹیپو تھے جنکے شیعہ ہونے سے
انکار نہیں کیا جا سکتا۔ سندھ میں امیران سندھ کی حکومت تھی
جو شیعہ تھے ان میں سے شیعہ حکومت خیرپور تھی جو ابھی ختم ہوئی
ہے۔ حکومت برطانیہ نے ایسے شجاعت اور بہادری سے فتح

نہیں کیا تھا بلکہ برطانوی ڈپلومیسی نے جعفر اور صادق جیسے غدار پیدا
کر کے حکومت حاصل کی تھی۔ یورپ کے چھوٹے ملک میں مبتلا برطانیہ نے
حکومت کے تحفظ میں بکثرت یہی اصول DIVIPEWD AUND یعنی تفرقہ
ڈال کر حکومت کرو اپنا کر انہوں نے شیعہ سنی فساد کو پیدا کرنے کے لئے اہلسنت کے عالم دین
شاہ عبدالعزیز دہلوی کو قبضہ میں کیا جو اہل سنت کے ایک مشہور خاندان سے تھے ان سے ایک
تفرقہ کے لئے کام لیا۔ چنانچہ انہوں نے تحفہ اثنا عشریہ ایک ننگ اخلاق
کتاب شیعہ کے خلاف لکھی حالانکہ اسلامی حکومت کے زوال کے بعد انہیں اتحاد
و اتفاق کی مساعی جمیلہ اختیار کرنا چاہیے تھا۔ مگر

دین تدفی بسبیل اللہ فساد ۶

وہ تحفہ اثنا عشریہ کا مسودہ روزانہ لکھکر حکومت کے حوالے کرتے تھے
اس زمانہ کے شیعہ عالم سرکار ارسطو جاہ مولانا سید رجب علی خان نے
رشوت و رسوخ سے روزانہ مسودے کو حاصل کر کے شہید رابع
سے اس کا جواب نزہۃ اثنا عشریہ لکھوا دیا۔ اور جس دن

www.khwajalateefansari.com

تحفۂ اثنا عشریہ شائع ہوا اور یہی وہ متن ہے جو اثنا عشریہ شائع ہو گیا۔ چونکہ
شیعہ سنی مناظرہ شروع ہو چکا تھا اس لئے اس ناشر مذہب اہل بیت
عالم نے لدھیانہ میں مطبع مجمع البحرین قائم کیا جس میں
شیعہ کی حکومت میں لکھنؤ خاندان اجتہاد کی نہایت قابل قدر کتب شائع
ہوئیں۔ تحفہ کے ایک باب کے جواب میں سرکار ارسطو جاہ نے سرکار فردوس
مآب مولانا سید حامد حسین سے کتاب عبقات الانوار لکھوائی جو ایک سو پچاس
جلدوں میں ہے اور کوئی جلد ایک ہزار صفحہ سے کم نہیں۔ سرکار فردوس مآب نے
مذہب شیعہ کی حمایت میں ڈھائی سو کتابیں لکھی ہیں۔ تشیید المطاعن
کی دو جلدیں رد کی گئی ہیں۔ شوارق النصوص تھی یعنی قرآنی آیتوں کی روشنی
میں جو قرآنی استدلال پر مبنی ہے بیان سے اعتقادات شیعہ پر قرآنی
استدلال کی کتابوں کا آغاز ہوا۔ علامہ سید غلام حسنین کنتوری نے حقیقۃ
قرآنیہ کو دو سپارے لکھا۔ مولانا سید مظہر علی نے۔ الیواقیت [illegible]
فی تکملۃ الحسینیۃ القرآنیۃ لکھی۔ مؤلف خادم قوم کو جیسے عالم ہونے

کا دعویٰ نہیں ایسی روشنی پر کئی کتابیں لکھنی پڑ چکیں۔ یعنی کربلا کی کہانی
قرآن کی زبانی"۔ "شخصیت ابراہیم کے عمران من آیات القرآن" آجکل اس کی
زیر تحریر ہے۔ جس کا موضوع حضرت ابراہیم علیہ السلام اور تمام انبیاء و رسل
کا مذہب شیعہ تھا۔ اسی زمانے میں یعنی فردوس مآب کے زمانے میں حیدر علی حیدر
فیض آبادی اہل سنت نے سنی علماء کو کچھ دیکر ایک کتاب لکھی جس میں اہلبیت
کے مناظرے میں روشنی ڈالی تو اس کا جواب جانا اقدام کیا گیا۔ سرکار ارسطو جاہ
نے اس کے جواب میں استقصاء الافحام جیسی کتاب لکھوا کر فیض آبادی کا
اس دعوے کو رد کیا جو اس نے کیا تھا کہ ہم کتاب کا جواب شیعہ قیامت تک
نہیں دے سکیں گے۔ سرکار ارسطو جاہ نے مذہب شیعہ کی اشاعت پر جو روپیہ صرف
کیا۔ مؤلف نے اس کا حساب دیکھا ہے کیونکہ وہ خاندان ارسطو جاہ کا
شاگرد ہے۔ [illegible] ہے۔ سرکار ارسطو جاہ اور سرکار فردوس مآب
آغائے شیرازی کے زمانے میں ہوئے تھے آغائے شیرازی نے اس پر فرمایا تھا۔
ما فخر می کنیم کہ در زمانہ حامد حسین ہندی بودہ ایم۔

سرکار دلدار علی غفرانمآب کے شاگرد رشید حکیم ظہور علی نے لکھنؤ صوبہ بہار میں مطبع
اصلاح کھولا اور ماہوار رسالہ "اصلاح" وہیں سے شائع کیا۔ اُن کی اولاد
مولانا حیدر علی جو مؤلف کے اور شبلی کالج کے ہم جماعت تھے اور اُن کے فرزند
مولانا سید محمد باقر نے اپنی کتابوں اور رسائل سے وہ خدمت کی جس سے سارا ہندوستان اور
بالخصوص پنجاب متاثر ہوا۔ سرکار ارسطو جاہ مولانا سید رجب علی خان نے بھی
اہل بیت کے ناشر اگر نہ ہوتے تو آج پنجاب میں شیعیت نہ آتی۔ اُن کے مساعی
جمیلہ سے ہی پنجاب میں شیعہ تبلیغ کے تین مرکز تھے۔ جن میں متعدد علماء
موجود رہتے۔ جگراؤں جن میں سرکار ارسطو جاہ کے دونوں بیٹے سرکار فیض و
احسان مولوی شریف حسن خان۔ سرکار شریف العلماء مولوی شریف حسین خان
مولانا مقرب علی زائر اور ان کے بھائی سید فرزند علی جو فارسی کے شاعر بھی
تھے اور ان کا دیوان تہران یونیورسٹی میں نصاب میں داخل رہا ہے
سید احمد علی رشید العلماء سید محمد باقر نقوی اور سید محبوب علی شاہ
آزاد کشمیر۔ الغرض جگراؤں کے مرکز کے اٹھارہ علماء ایک وقت

میں مصروف تبلیغ رہتے ہیں۔ دوسرا مرکز بٹالہ ضلع گورداسپور تھا جس
میں تقریباً سولہ کے قریب علماء شیعہ مصروف تبلیغ رہتے۔ مولانا سید زین العابدین
حسینی۔ استاد مولانا سید باقر علی بخاری۔
اور مرزا قادیانی کے استاد اور ان کے فرزند مولانا محمد صادق بٹالوی۔
تیسرا مرکز۔ سرسہ جہاں ایک علماء کا گروہ زیر سرپرستی شیخ احمد سرسی
کام کرتا تھا۔ ان علماء نے ریاست حیدرآباد دکن کو شیعیت سے رنگ دیا
الغرض آج جو پنجاب میں شیعیت اس انتہا کو پہنچ گئی ہے کہ اگر پنجاب
کو امام حسینؑ کا عزاخانہ کہا جائے تو یہ مبالغہ نہیں۔
سرکار ارسطو جاہ کے اہل خانہ نے جو کام کرنے کی جو کوشش کی ہے ہم اس تالیف
کے آخر میں اس کا حوالہ دیں گے۔
شام کے ایک عالم جو علم رجال کے بہت بڑے ماہر تھے انہوں نے علم رجال میں
اعیان الشیعہ کی 50 جلدیں لکھیں اور ان کے فرزند جو لبنان میں کئی گورنمنٹ
کے جج اور مختلف شعبوں کے وزیر رہے ہیں اور مختلف اخبارات میں سے ایک

انہوں نے عیون الشیعہ کی دو جلدیں لکھ کر اس کتاب کی تکمیل کی۔ یہ کتاب
سرکار عصمت صغریٰ زینب ثانی سلام اللہ علیہا کے روضۂ زینبیہ کی ڈیوڑھی
میں جو کتب خانہ ہے اس میں موجود ہے اور مؤلف نے دوران زیارت شام
زینبیہ میں اسے پڑھا ہے۔ اس کتاب کو اگر شیعہ انسائیکلوپیڈیا
کہا جائے تو مبالغہ نہیں ~~ہم شیخی~~ ہوگا

ہم شیخی مذہب کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ علماء اعلام شیعہ کی ظاہری علماء کیطرح
کر ان کی توہین کر رہے ہیں ایسا مجموعہ کتب جو شیخیہ مذہب کے فروغ کا
باعث ہوا ہو شیخ احسائی یا شیخ کاظم رشتی یا کسی شیخی مذہب کے
عالم کی تصنیفات پیش کرے ان کا شیرازہ اس کی کتاب ارشاد
"العوام" اس کتاب میں ہمارے زیر تنقید ہے۔ شیخ کاظم رشتی کی کتابوں
کا مجموعہ میں نے دوران قیام ایران میں مطالعہ کیا ہے۔ وہ بے معنی مقفیٰ و مسجع
عبارتوں کا مجموعہ ہے ہم زور دار تحدی سے علماء شیخیہ کو چیلنج کرتے ہیں
ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

[illegible]

شیخیت بابیت کے روپ میں

یورپ کی ہوس اقتدار اور جوع الارض میں مبتلا سامراجی سلطنتیں اسلام کے دو عقیدوں
سے خائف اور لرزاں براندام تھیں۔ ایک عقیدہ مہدئ موعود قائم آل محمدؐ کا
عقیدہ تھا۔ دوسرے جہاد کا عقیدہ تھا۔

یہ حکومتیں چاہتی تھیں کہ ایسے مذہب پیدا کئے جائیں کہ جو مہدئ موعود کے
عقیدے کو اسلامی دماغ سے محو کردیں اور اس کے لئے خود ساختہ بناسپتی مہدی
پیدا کئے جائیں اور جہاد کے عقیدے پر یہ کہکر ختم ہو جائے کہ اس زمانہ میں
جہاد واجب نہیں رہا۔ ہم مختصراً مہدئ موعود کے عقیدے کی جو حیثیت اہل
سنت میں بالعموم اور مذہب حقہ جعفریہ شیعہ میں بالخصوص ہے اسکو اس تمہید
میں بیان کرکے آئندہ خود ساختہ بناسپتی مہدیوں کا ہم ذکر کریں گے
قرآن حکیم میں اس عقیدے کا سرکار رسالت نے اسطرح ذکر کیا ہے
ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون
اللہ نے خاتم الانبیاء کو لشکر ہدایت کے لیے بھیجا تاکہ ادیان عالم پر

www.khwajalateefansari.com

اسے غلبہ ہو خواہ یہ مشرکوں کو بہت ناگوار گذرے۔

اس کا مقصد یہ ہے کہ اس زمانہ میں سے آج تک اسلام کو کبھی ایسا غلبہ حاصل نہیں ہوا کہ اسلام کے سوائے دنیا میں کسی اور مذہب کے نمائندے موجود نہ ہوں یہ سرکار قائم آل محمد مہدی موعود کے ظہور پر موقوف ہے۔ جن کا تعارف سرکار رسالت نے ایک حدیث میں جو متفقہ فریقین ہے ان الفاظ میں کرایا ہے

المہدی منا اہل البیت من ولد فاطمہ من ولد حسین جسمہ جسم اسرائیلی و لونہ لون عربی علی خدہ الایمن خال کانہ کوکب دری یملاء الارض عدلاً و قسطاً کما ملئت ظلماً وجوراً

مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوں گے وہ سیدہ فاطمہ کے بیٹے اور سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے فرزند ہوں گے ان کا جسم اسرائیلی ہوگا کیونکہ ان کی ماں حضرت نرجس خاتون۔ شمعون الصفی حضرت عیسیٰ کے وصی کی اولاد میں سے ہوں گی اور ان کا رنگ عربی رنگ ہوگا چونکہ وہ سرکار خاتم الانبیاء کے شہزادے ہیں وہی حضرت حسن عسکری

کی اولاد سے ہوں گے ان کے داہنے رخسار پر ایک تل ہوگا جو روشن ستارے کی طرح چمکے گا جس کا تل اتنا روشن ہو ان کے جسمانی نور کی کیا حیثیت ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے پُر کردیں گے جبکہ وہ ظلم و جور سے پُر ہو چکی ہوگی۔

عقیدہ شیعہ کے مطابق آپ پیدا ہو چکے ہیں آپ کی ولادت ۲۵۵ھ میں ہے آپ دن ظاہر ہوں گے۔ بعض اہل سنت علماء کا عقیدہ ہے کہ وہ پیدا ہوں گے۔ ہمارے عقیدے کی تائید محققین علماء اہلسنت نے کی ہے۔ صحیح بخاری میں ان کے ظہور کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

کیف اذا نزل عیسیٰ ابن مریم و امامکم منکم

کیا حالت ہوگی اس وقت جب حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم اس کی امامت میں نماز پڑھیں گے اور جہاں خاتم الانبیاء کے بیٹے کے قدم ہوں گے وہیں ان کا سر ہوگا۔ یہ سرکار محمد مصطفیٰ کے افضل انبیاء

www.khwajalateefansari.com

اور مہدی بنانے ہونے کی دلیل ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظہور قائم آل محمدؑ کا تذکرہ ذکر فرمایا ہے

ولکل اناس دولۃ یرقبون لھا و دولتنا فی آخر دھر یظھر۔ ہر قوم کے لئے دنیا میں زمانۂ حکومت ہے ہماری حکومت سب سے آخر میں آکر الہی عدل و انصاف کی حکومت کا نمونہ پیش کرے گی۔ علامہ اقبال نے مہدی موعود کے عقیدے کی بابت اشعار میں پیش کیا ہے ہم یہاں پر ان میں سے دو تین شعر نقل کریں گے

① کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں - ~~کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری~~ جبین نیاز میں

کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبین نیاز میں

② دنیا کو ہے اس مہدی برحق کی ضرورت

ہے جسکی نگاہ زلزلۂ عالم افکار

③ حاضریم دل بغائب بستہ ایم

از فریب این و آن وارستہ ایم

ہم حاضر ہیں اور اپنا دل ایک غائب سے وابستہ کیا ہے۔ اس وجہ سے ہم اِس کے اور اُس کے فریب سے آزاد ہو گئے ہیں۔ اس سے مراد شیخیوں کا مہدی باب ہے اور اُس سے مراد مرزائیوں کا مہدی غلام احمد قادیانی ہے

ایران میں مہدی موعود بنانے کی تحریک کا آغاز یوں ہوا کہ اراکین مذہب شیخیہ یعنی شیخیہ مذہب والوں نے شیخ احسائی کے مدرسہ میں جاکر داخل ہو گئے۔ چونکہ مذہبی ادبیات نصوص نے مہدی موعود ایجاد کرنے کی تحریک انہیں دیدی تھی اس لئے ظہور مہدی موعود کے منتظر ہو گئے۔ ایک دن جبکہ ابھی سید کاظم رشتی زندہ تھے ان میں سے کسی نے کہا ممکن ہے کہ مہدی موعود ہم میں سے کوئی ایک ہو۔ سید کاظم رشتی کے مرنے کے بعد ظہور کے ولولے کو عام شیخیوں میں زور و شور سے شروع کر دیا گیا چنانچہ سینکڑوں شیخی اس جنونی ولولے میں صحراؤں میں نکل گئے اور مہدی موعود کی تلاش کرنے لگے جبکہ جنونی جذبہ انتہا کو پہنچ گیا تو ایک روسی اور "کینیاز دالگورکی" روسیاہ مملکت روسیا کی حکومت زار کی طرف سے روانہ کیا گیا جو کہ شیخ احسائی میں داخل ہوا۔ یہ شخص روس

کینیاز دالگورکی

www.khwajalateefansari.com

تھا۔ ایک سیاسی مدرسہ کا طالب علم تھا۔ اس کے لئے سیاسی مدرسہ کی
کئی ڈگریاں اس کے پاس تھیں۔ وہ مدرسہ میں داخل ہو کر سیاسی طور پر شک کے
لئے مسلمان بن گیا اور ایک ایرانی عورت سے اس نے نکاح بھی کر لیا
اس کی کوششوں سے سید علی محمد باب شیرازی نے مختلف دعوے شروع
کر دیے۔ کبھی ذکر ہونے کا دعویٰ کیا اور کبھی باب کا۔ آخر اس روسی
جاسوس نے جو اسلامی نام شیخ عیسیٰ لنکرانی اختیار کر چکے تھے۔ انہوں نے
علی محمد باب پر زور ڈالنا شروع کیا۔ اولاً علی محمد یہ لکھتا رہا کہ میں قائم
آل محمد مہدی موعود کیسے ہو سکتا ہوں جبکہ ان کے والد کا نام امام حسن عسکری
اور والدہ کا نام نرجس خاتون تھا۔ یہ علی محمد کے دماغ پر شیخیہ عقائد کے
اثر تھے۔ لیکن علی محمد کچھ صوفیانہ خیال رکھتا تھا اور وظائف و
اوراد کا بہت قائل تھا۔ اور منشیات کا عادی تھا۔ آخر روسی جاسوس
نے اسے مہدیت کا دعویٰ کرنے پر رضامند کر لیا جو ظہور کے جنون میں [illegible]
میں سرگرداں شیخی تھے وہ اس پر ایمان لے آئے۔ بابی۔ بہائی کتابوں میں

ہے کہ شیخیوں میں ایمان لانے والے نہیں تھے۔ ایمان لانے والی سرگرم ممبر شیخی
ہیروئن قرۃ العین تھی جو مذہب کو پیار کر کے شوہر سے پیچھا چھڑانا چاہتی
تھی وہ بابیت کی سرگرم مبلغ بن کر عراق اور ایران کے شہروں میں نکل پڑی تھی
اور جس شہر میں جاتی شورش بپا کرتی تو عراقی یا ایرانی حکومت اسے شورش کی
وجہ سے شہر بدر کر دیتی تھی آخر اس نے دشت بدشت مازندران کے جلسہ باب
کے مہدی ہونے سے انکار کرنے والے پر تکفیر جاری کرائی اور بابی مذہب کی [illegible]
بن کر باب کی مہدیت سے انکار کرنے والوں کو واجب القتل قرار دیا اور ان کی جائیداد
کو نذرِ آتش کرنے کا حکم دیا آج تاریخ میں بابی۔ بہائی حکومت ایران کے مظالم کا
ذکر بہت زور سے کرتے ہیں جو قطعی غلط ہے۔ چونکہ سید علی محمد سید تھے
مذہب شیعہ میں سیادت کا احترام ان پر ظلم کرنے پر مانع ہوا۔ انہوں نے علی محمد
باب کے دعوے پر نہایت رواداری کا سلوک کیا اور انہیں اپنے اعتقادات
پیش کرنے اور انہیں ثابت کرنے کا موقع دیا۔ مسلم و کئی شیراز میں تعلیم
علماء سے بحثیں ہوئیں اور ایسے کئی مناظرے ہوئے جن میں مسلمہ اقبال

کا علم دیا اور کسی نے نہیں یعنی اُن کا علم لدنی اور وہبی تھا۔ پھر ایک انسان کو
جس سے مراد شیعی تفسیر میں سرکار ولایت علی مرتضیٰ ہیں انہیں قرآن کے بیان
کرنے کا علم دیا جو اللہ نے دیا کسی اور نے نہیں۔ اُن کا علم بھی لدنی اور وہبی تھا
باب سید شیخ احمد احسائی کے طالب علم تھے اُن کا علم اکتسابی تھا نہ کہ لدنی
الغرض قلعہ ماکو میں باب نے البیان کی تصنیف شروع کردی اُن کا
دعویٰ تھا کہ میں البیان کو ۱۹ - باب میں لکھوں گا۔ ۹ باب ختم کرنے نہیں
پائے تھے کہ ایرانی گولیوں کا نشانہ بنائے گئے۔ اِن کے نو ساتھی پھر خانہ جنگی کی
گئی جس کے نتیجے میں یہ لٹکائے گئے جو باب کے رسے کے ٹوٹ جانے سے بچے
اور کہیں جا چھپے اس سے ایک مذہبی فراڈ کا اندیشہ پیدا ہو گیا کہ اللہ نے
انہیں آسمان پر اٹھا لیا ہے۔ حکومت ایران نے کئی جگہ تلاش کیں جو
آخر حکومت ایران نے انہیں چھپے ہوئے نکال کر گولی کا نشانہ بنایا۔ باب
کے مریدوں کو عود ہونے میں ایک مقصد مسلمان عورتوں میں یورپ کی لیڈیوں
سی کا نمونہ پیش کرنا مقصود تھا۔ قرۃ العین کو بابی مذہب میں سیدہ فاطمہ زہرا

نے مسجد وکیل کا تذکرہ کیا ہے۔ جس میں باب کی عربی گرامر اور عربی حساب
سے ناواقفیت کا اظہار بھی ہے ہمیں وہ اشعار یاد نہیں رہے ہیں۔ اُن کا مطلب
یہ ہے۔ کہ باب کو عربی اعراب استعمال کرنے کا بھی پتہ علم نہیں تھا۔ جب
باب علماء شیعہ کے مقابلے میں لاجواب ہو گئے تو انہوں نے ملک میں فتنہ فساد
بپا کیا جس سے پھر حکومت کو وہ انہیں یعنی باب کو قلعہ ماکو میں قید کرنا
پڑا۔ قرۃ العین نے انہیں سمجھایا کہ وہ قرآن کو منسوخ قرار دے کر اس کی
ناسخ کتاب شروع کریں۔ باب نے ان آیات کا سہارا لے کر "البیان" کی تالیف
شروع کر دی اور ظاہر کیا کہ سورہ الرحمٰن میں ہے الرحمٰن علم القرآن خلق
الانسان علمہ البیان۔ خدا باری تعالیٰ نے سرکار محمد مصطفےٰ کو قرآن
کی تعلیم دی پھر ایک انسان کو پیدا کیا یعنی "مجھے" اور البیان کی تعلیم دی
عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ فعل مقدم اور فاعل مؤخر ہوتا ہے
جیسے ضرب زید۔ زید نے مارا۔ لیکن جب فاعل مقدم ہو اور فعل مؤخر
تو وہ کوئی فائدہ حصر دیتا ہے۔ الرحمٰن نے سرکار ختمی مآب کو قرآن

www.khwajalateefansari.com

کا مظہر پا اُتار کہتے ہیں۔ چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک

علامہ اقبال نے سیّدہ زہرا کی مدح و ثنا میں رسطر ح رطب اللسان ہیں۔

بانوئے آں تاجدارِ ھل اتٰی مرتضٰی مشکل کشا و شیرِ خدا

سیّدہ کو تاجدارِ اسلام یا تاجدارِ عرب کی ملکہ نہیں کہا بلکہ واقعہ ھل اتٰی کی

اہمیت کو ظاہر کیا ہے۔ یعنی واقعہ ھل اتٰی میں ملکۂ ھل اتٰی فاطمہ اور

تاجدارِ ھل اتٰی علی مرتضٰی اور حسنین شہزادگانِ ھل اتٰی کو اسلامی اقتدار

میں روزے رکھ کر تین روز کے فاقے آتے تھے اور وہ فاقے میں روزہ رکھتے

تھے بلکہ آخری دن ایک قیدی کو جو غیر مسلم تھا کھانا کھلایا اور ثابت کیا کہ یہ خاندان

غیر مسلموں کو بھی فاقے میں نہیں دیکھ سکتا۔ سیدۂ طاہرہ کی شان میں علامہ اقبال

عرض کرتے ہیں۔

آں ادب پروردۂ صبر و رضا آسیا گردان و لب قرآن سرا

یعنی جناب سیدۃ النساء سرکارِ تاجدارِ ھل اتٰی کے گھر میں چکی پیستی تھیں اور چکی

پیسنے میں ان کے لب قرآن مجید کی تلاوت کر رہے ہوتے تھے۔ سیّدہ کی

شان میں ایک مصرع اسطرح پر ہے۔

ع ~~گم رضایش~~ گم رضائش در رضائے شوہرش

یعنی انکی رضا وہی ہوتی تھی جو شوہر کی۔ اور قرآن مجید میں اس خاندان کا

رضا کو خدا کی رضا ان الفاظ میں کہا گیا ہے۔ ما تشاؤن الا ما

یشاء اللہ۔ ایک ایسی عورت کو جو تیں نیچے جن کر شوہر کے گھر سے نکل آئے

اور یہ کونکی محبت بھی انہیں شوہر کے گھر میں نہ رہنے دے اور وہ کبھی تلاد

حسین لبشرویٰ کی ہم سفر ہو اور کبھی محمد علی قدوسی کی ہم رکاب ہو اور دشت

بدہشت گاؤں گاؤں میں بے پردہ ہو کر اسلامی شریعت کو ترک کرے تاکہ

اس فساد کی وجہ سے شوہر کے عقد سے فارغ ہو سکے اور میرزا حسین نوری

یعنی بہا کی شریعت میں زندگی بسر کرے ایسے سیّدہ کا مظہر کہنا بہائی

بہائی اور بہائی ذہنیت ہی ہو سکتی ہے۔

اکبر الہ آبادی نے ایسی عورتوں کے متعلق ایک شعر کہا ہے۔

ــــــ حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی

اب ہے شمعِ انجمن پہلے چراغِ خانہ تھی

www.khwajalateefansari.com

شیخیوں کی [crossed out] "جامدہ" جو انگریزی تہذیب سے بیگانہ تھی، شوہر کا گوہیں
تین بچے چھوڑ کر گھر کو چھوڑ دیا تھی اور آپ بابیوں اور بہائیوں کی انجمنوں میں
شمع بنی ہوئی ہے۔ قرۃ العین کے زمانے میں دنیا کے تمام مسلمانوں کو جو
باب پر ایمان نہ لائیں کافر اور نجس کہا گیا اور قرۃ العین کی نرالی طہارت
کو اس طرح بیان کیا گیا کہ جس چیز کو قرۃ العین کا تھوک لگا دے وہ پاک ہو جاتی ہے
اس طرح زندگی بسر کر کے شاہ ایران کے دربار میں برہنہ رو آئی تاکہ انہیں
اپنے حسن سے مسحور کر کے ملکۂ ایران بن جائے اور اس ذریعے سے ایران
میں بابی و بہائی مذہب عام ہو جائے مگر نیک سیرت بادشاہ نے اس طرح
خطاب کیا۔ دختر تو برہنہ چرا آمدی خیر مضائقہ نیست رعایا
دختران شاہ باشند۔ بیٹی تو ننگے منہ کیوں آگئی خیر کوئی بات نہیں
کوئی مضائقہ نہیں رعایا کی عورتیں بادشاہ کی بیٹیاں ہوتی ہیں۔
اس کی تمام امیدوں پر ان الفاظ سے پانی پھر گیا۔ آخر شاہی
دربار میں مناظرہ ہوا۔ مناظرے میں لاجواب ہونے کے بعد شاہ نے توبہ

کے لئے کہا اس نے [crossed out] توبہ سے انکار کیا اور بادشاہ کی اپنی
تلوار سے اپنے کردار کو پہنچی اور قتل ہو کر ایک کنویں میں دفن کر دی گئی
شیخیوں کے اولیائے نعمت نے جن اغراض کے لئے مہدویت کے دعوے
کو عام کرنا چاہا وہ یہ تھیں۔ کہ ایران کے مسلمان قرآن حکیم کو منسوخ
سمجھ کر اس کی بلند تعلیمات سے جن سے مغربی طاقتیں لرزاں براندام
تھیں محروم ہو جائیں۔ مگر یہ بات انہیں نصیب نہ ہوئی۔ چونکہ قرآن
حکیم کے لاکھوں نسخے آج بھی چھپ کر دنیا میں پھیل رہے ہیں اس کے
لاکھوں حفاظ دنیا میں محفوظ ہونے کی دلیل ہیں اور البیان مکمل
نہ ہو سکا بلکہ باب کے بعد بہائی مذہب کے اقدس والقان نے اسے منسوخ
قرار دیا اور آج دنیا میں مفقود ہے۔

بہائی مبلغ نے ظہور قائم میں جو البیان کی بہت تعریف کی
ہے اس لئے ہم "البیان" کا خطبۃ البیان لکھیں گے اور قرآن حکیم
کی پہلی سورہ مبارکہ سورۂ فاتحہ کو لکھ کر موازنہ کریں گے کہ پورے کے ایک

www.khwajalateefansari.com

احسائی بشپ نے پریر آف کنگڈم میں اسکی کن اوصاف میں تالیف و
توصیف کی ہے۔

فاضل جارچوی نے اپنے رسالہ ظہور قائم آل محمد کے ترجمہ شدہ نسخہ
میں بڑے طمطراق سے خطبۃ البیان کو شائع کیا ہے اور اسے سبع مثانی
یعنی سورہ فاتحہ کے مقابلے میں لانے کی جسارت کی ہے۔ حالانکہ چہ نسبت خاک
را با عالم پاک، سورہ فاتحہ میں جو اعجاز ہے اور ان سات آیتوں میں جو جواہر
ریزے مخزون ہیں انکی انتہا نہیں۔ فنڈر مسیحی نے جب سورہ فاتحہ پر اعتراض
کیا تھا تو اس کے جواب میں آقائے مدین فخر الاسلام علامہ محمد صادق اعلی اللہ
مقامہ نے جو مذہبی مفکر اور نو مسلم تھے اپنی شہرۂ آفاق کتاب انیس الاعلام
کی جلد ثانی میں اسکی تفسیر لکھی ہیں اسکی میں فنڈر کو دندان شکن جواب
دیا ہے۔ بھائیوں کو چاہیے کہ وہ انیس الاعلام کا باب تحسینات سورہ مبارکہ
ملاحظہ فرمائیں۔ یہی وہ سورۃ فاتحہ ہے جسکی عظمت کا اعتراف ایک مغربی
مفکر جے۔ ایچ۔ برنرڈ (J. H. BERNERD

بشپ آف یوسری (BISHOP OF USURY) نے اپنی
کتاب پریئر آف کنگڈم (PRAYER OF KINGDOM)
کے مقدمہ میں ان الفاظ میں لکھا ہے۔

WE CANNOT FIND MORE BETTER WORDS OF DEVOTION IN ANYWHERE THAN IN THE ISLAMIC PRAYER FATEHA.

(PRAYER OF KINGDOM P-5)

ہمیں کہیں بھی اسلامی دعا فاتحہ سے زیادہ بہتر الفاظ نہیں مل سکتے۔

خطبۃ البیان کے صرف ایک فقرہ پر تبصرہ کرتے ہیں جس سے قارئین کرام کو
اس چیلنج کی حقیقت معلوم ہو جائیگی جو فاضل جارچوی نے گویا بابیہ میں
دنیاء اسلام کو کیا ہے۔

او وست اول مومن بمن یظہرہ اللہ و او وست اول مومن بمن ظہر

(ظہور قائم آل محمد ص ۳۱۹)

www.khwajalateefansari.com

اس فقرہ کا حاصل ترجمہ اس طرح پر ہے :-

خدا پہلا شخص ہے کہ اس کسی پر ایمان لائیگا جسے وہ ظاہر کرے گا
اور خدا پہلا شخص ہے جو اس کسی پر ایمان لایا ہے کہ جو ظاہر ہوا ہے -
یہ خدائی کلام نہیں بلکہ کسی دیوانے کی بڑ معلوم ہوتی ہے - یہ خدائے
ایمان آورندہ کون ہے معلوم ہوتا ہے کہ خدا اس روز تک ایمان نہیں
لایا تھا - یا پردۂ لیت و لعل میں پوشیدہ ہو گیا تھا - معلوم نہیں کہ
وہ کیا کہنا چاہتا ہے - اور اس ایمان لانے والے خدا سے کیا مقصود
ہے - خدائے مرسل کون ہے اور مظہر کون؟ کس طرح پر خدا من یظہرہ
اللہ و من ظہر پر ایمان لایا ہے اور لائیگا ایسے معلوم ہوتا ہے
کہ سید باب بھی دو آتشہ اور سہ آتشہ خدا کا معتقد ہے ایک طرف
تو خدا ایک بشر کو ظاہر کرنیوالا ہے جس کا نام من یظہرہ اللہ ہے
یا من ظہر اور ایک طرف اس بشر پر ایمان لانے والا ہے حالانکہ
بہائی اسی بشر کو خدا جانتے ہیں اس سے تین خدا ثابت ہو رہے

ہیں - ایک وہ جس نے اس بشر کو بھیجا ہے ایک خود وہ اور تیسرے
وہ کہ جس پر وہ ایمان لائیگا - اگر یہی توحید ہے جس پر فاضل جارچوی
نے چیلنج کیا ہے - کہ کیا کوئی ہے جو مسئلہ توحید کو اس سے بہتر بیان کرے
تو پھر شرک کسے کہتے ہیں - اگر یہی توحید ہے تو پھر ع

بریں عقل و دانش ببایدگریست

یہ تو توحید کی بجائے تثلیث ہے -

گر ہمین است مذہب و دانش
کار مردم خراب خواہد شد

اس پر فاضل جارچوی لکھتے ہیں -

"جہلائے ارض کہتے ہیں کہ حضرت باب سے جب کہا گیا کہ وہ "قال"
کی گردان کریں تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے بچپن میں علم صرف
پڑھا تھا اب بھول گیا - یہ کلام جو اب تک پیش کیا گیا یا
آئندہ پیش کیا جائیگا ان کو رسوا کرنے کے لئے کافی ہے -

(رسالہ ظہور قائم آل محمد ص ۳۲۰)

www.khwajalateefansari.com

خلعت البیان کا یہ مجوبہ روزگار جملہ یا ایسے ہی اور جملے جو پیش کئے جائینگے
اہل باب و بہا کے رسوا کرنے کے لئے کافی ہیں۔ جو شخص ایسے بے معنی
جملے لکھکر اُن کے کلام الٰہی ہونے کا مدعی ہو اُس سے یہ بھی ممکن ہے
کہ اپنی مخبوط الحواسی میں قال کی گردان نہ کر سکے۔

بہان کے جس مبہم جملہ پر میں نے یہ اظہار خیال کیا ہے ممکن ہے کہ میں
اسے نہ سمجھا ہوں اور قارئین کرام اسے سمجھ جائیں کاش وہ مجھے بھی
سمجھا دیں۔ باب قلب تو اِس عبارت سے چاہتے ہیں۔ ع

کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

آپ خطبہ بہان کے ایک جملہ سے البیان کا قیاس کر سکتے ہیں ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

چونکہ دیگ میں سے ایک چاول ہی پر قیاس کیا جاتا ہے۔

الغرض مجلس مباحثہ تبریز کے بعد علماء سے باب کے متعلق دریافت
کیا گیا بعض نے باب کے قتل کا فتویٰ دیا اور بعض نے اُسے قید رکھنے

کی رائے دی حکومت نے دوسری رائے کو پسند کیا اور اسے پھر قلعہ
چہریق میں نظر بند کر دیا۔

اس کے بعد بابیوں نے مسلح ہو کر حملے شروع کر دیے۔ اور "البیان"
کی تشدد آمیز تعلیمات پر عمل شروع کر دیا۔

باب نے اپنی کتاب البیان کے پانچویں واحد کا پانچواں باب اس طرح
پر شروع کیا ہے:۔

الباب الخامس من الواحد الخامس فی بیان حکم اخذ اموال
الذین لا یدینون بالبیان و حکم ردہ ان دخلوا فی الدین
الا فی البلاد اللتی لا یمکن الاخذ (البیان کے پانچویں واحد
پانچواں باب)

اِس باب میں یہ حکم بیان کیا جائیگا کہ جو لوگ "البیان" کو
نہیں مانتے اُن کے اموال چھین لئے جائیں سوائے ایسے علاقوں
کے جہاں پر چھیننا ممکن نہ ہو گا اگر بعد ازاں وہ بابیت

www.khwajalateefansari.com

میں داخل ہو جائیں تو ان کے اموال واپس دیے جا سکتے ہیں۔
"البیان کے واحد ۶ باب ۱۵ میں ہے"۔
جو شخص باب یا اس کے بعد بابی موعود کو رنج پہنچائے اس کا
قتل کر دینا عین فرض ہے۔ اسکے قتل کے لئے ہر ممکن طریقہ اختیار
کرنا چاہیئے۔

باب کے ان احکام پر کہ دوسری قوموں کے مقامات مقدسہ
گرا دو۔ اور جو لوگ باب کے مومن نہیں ان کا قتل عام کرو عمل شروع
ہوگیا۔ مرزا یحییٰ نے تبریز میں ملا حسین بشروئی نے مازندران میں
اور ملا محمد علی نے زنجان میں فتنہ و فساد برپا کر دیا۔
حکومت بابیوں کی ان مسلحانہ سرگرمیوں اور تشددانہ رویہ
سے تنگ تھی اور علماء نے بھی باب کو واجب القتل قرار دیدیا تھا
نتیجہ یہ ہوا کہ باب کے قتل کا فیصلہ ہو گیا۔
حکومت روسیہ نے زار روس کے زمانے میں ایک نیا سیتی مہدی بنایا

اور حکومت انگلشیہ نے برصغیر پاک و ہند میں مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود
کا دعویٰ کروایا مگر ہمیں سمجھ میں نہیں آتا کہ اس دعویٰ کے بعد سو برس سے برس گذر
گئے نہ کوئی ایران میں صالح انقلاب ہوا اور نہ ہی ہندوستان میں جس سے کچھ اچھا
نتیجہ ظاہر ہوا۔ ان دعووں کے بعد خود ساختہ مہدی مر بھی گئے اور تا حال کوئی انقلاب
نہیں ہوا۔ بلکہ اسلام کو نقصان پہنچا۔ علی محمد باب اپنی آرزوں کو ناکام لیکر ایرانی
حکومت کی گولی کا نشانہ ہو گئے۔ ع
اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

انہوں نے باب پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر کہا۔ سوائے قلیل شیعوں کے تمام
ایمان نہ لانے والے مسلمان کافر ہو گئے۔ غلام احمد قادیانی نے اپنے ایمان نہ لانے والوں
کو کافر کہا اور سوائے قلیل مرزائیوں کے دنیا اسلام میں لاکھوں مسلمان کافر ہو گئے
آخر ان کافر ساز مہدیوں نے کیا کام کیا۔
قائد اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان نے مرزائیوں کو مسلمان سمجھ کر پاکستان
کی وزارت خارجہ سپرد کی مگر اس حق ناشناس احسان فراموش مرزائی نے

انکی وفات پر انہیں کافر سمجھا انکی نماز جنازہ میں شمولیت نہیں کی۔

سرکار رسالت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسا صالح انقلاب پیدا
کیا کہ قرآن حکیم اس کے متعلق اس طرح رطب اللسان ہے۔ یدخلون فی دین
اللہ افواجا۔ کہ اسلام میں مختلف مذاہب لوگ گروہ در گروہ داخل ہو رہے تھے
ان یورپ کے ساختہ مجددوں کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے یخرجون
من دین اللہ افواجا کہ انہوں نے دین میں سے کثیر التعداد لوگوں کو خارج
کر دیا۔ دعوئ مہدویت کے بعد دنیا میں کوئی انقلاب نہیں آیا۔ فواحش
بڑھتے گئے نئے نئے دین پیدا ہوتے گئے، اعمال میں کوتاہی آتی گئی اس لئے
ہم ان مہدیوں کے متعلق کہہ سکتے ہیں۔ کہ

ع آئے بھی وہ گئے بھی وہ ختم فسانہ ہوگیا۔
دل کی لگی لگی رہی دل کا لگانا ہوگیا۔

مرزا غلام احمد کے دعوے عجیب عجیب تھے وہ ہندوؤں میں کرشن جی مہاراج
تھے۔ عیسائیوں میں مسیح موعود اور مسلمانوں میں مہدی موعود (

انہوں نے ان مذاہب کو انگریزوں کے بل بوتے پر للکارا کی جگہ دشمنی کی وہ ناکام
ہو گئی۔ ہندوؤں کے ساتھ انہوں نے اس انداز سے مناظرے کئے اور ان مذاہب کے
پیشواؤں سے ایسا سب وشتم کا طریقہ اختیار کیا کہ سرکار رسالت کے خلاف
[illegible] سے آریہ سماج [illegible] رنگیلا رسول راجپال کی کتاب لکھی گئی
جس کا نہ مرزائیوں سے جواب بنا اور نہ اہل سنت سے آخر ایک نوجوان علم دین غازی
نے سرکار رسالت کی توہین کو برداشت نہ کرتے ہوئے راجپال کو بازار انار کلی میں قتل کر
دیا۔ مؤلف کتاب لکھتے ہیں "اس وقت انار کلی میں موجود تھا اور اس کا قتل
میرا چشم دید واقعہ ہے۔ ایسی ہی کتابیں مرزا صاحب نے عیسائیوں میں تالیف
کیں جن میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دشنام طرازی کی اور غلط
الزام لگائے گئے جن کو نقل کرنا ہمارے نزدیک منافی اسلام ہے۔ ایک شعر نقل کرتے ہیں

ع ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

چونکہ ~~[illegible]~~ افریقہ میں مرزائیت پہنچ چکی تھی اس لئے ایک رومن کیتھولک
پادری نے سرکار رسالت کے خلاف ایک انگریزی میں کتاب لکھی جس کا نام ہے۔

WHERE IS TRUTH

www.khwajalateefansari.com

ترجمہ - "اسلام میں سچائی کہاں ہے"۔ اس کتاب کے خلاف میری طرف سے جواب کے
طور پر مصباح کے روزانہ اخبار میں اس کتاب کے جواب میں
جس سے تا نمبر ۱۲ جمعہ کے نمبروں میں مضامین نکلتے رہتے تھے اُن مضامین
کا عنوان تھا HERE IS TRUTH ۔
یعنی اسلام کی سچائی یہاں پر ہے ۔ یعنی اسلام کی سچائی شیعہ روایات میں
ہے ۔ مرزا غلام احمد کے پیروؤں کے متعلقین کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے غیر اسلامی مذہب
کی تردید کی ہے اور اُن کی زندگی کا یہی مقصد تھا ۔ میں ہندوستان کے مہدویت
کا دعویٰ کرنے والے غلام احمد، اور ایران میں مہدویت کا دعویٰ کرنے والوں کے
پیروؤں کو چیلنج کرتا ہوں کہ جو خدمت اسلام کی آقائے تدین فخر الاسلام محمد صادق
امریکائی نے کی ہے اُن کی کتابوں اور مہدویت کے دعویداروں کی کتابوں کو
ایک جگہ رکھ کر غیر مسلم منصف مزاجوں سے فیصلہ لیا جائے کہ کس نے اس
خدمت کو بہترین طور پر سرانجام دیا ہے ۔
ایران میں عیسائی مشنری فنڈر تھا ۔ اس نے اسلام کے خلاف

بہت سی کتابیں لکھی ہیں ۔ اس کے خلاف فخر الاسلام نے انیس الاعلام کی
دو جلدیں لکھیں جن میں مرزائیت کی تردید کی ہے اور مادہ پرست
بے دین یورپ کے فلاسفروں کی بھی تردید ہے ۔ یہ کتابیں سلطان ناصر الدین
قاجار کی والدہ نے اپنے اخراجات پر شائع کی تھیں اور انہی کے نام سے ان
دونوں کتابوں کا نام انیس الاعلام فی نصرۃ الاسلام ہے ۔
فنڈر کے جواب میں ایک کتاب تنجیر المسلمین ہے ۔ مصر کے ایک پادری
یعقوب عبر بیل نے ایک کتاب الہدایت لکھی جس کا جواب فخر الاسلام
نے "صدق مطلق" کی چار جلدوں میں دیا ۔ الفاروق قادیان کے ایک بزرگ سے
خواجہ غلام حسنین پانی پتی علیگڑھ کے دی مسلم ہائی سکول کے مدرس نے دیا ہے
جس کا نام سوامی دیانند دیانت کی روشنی میں ہے ۔ ان کے
بھائی خواجہ غلام الثقلین ایڈووکیٹ نے جو غلام السیدین ڈائرکٹر تعلیم
کشمیر کے والد تھے انہوں نے ایک رسالہ مرزائیت اور اسلام لکھا ہے جس میں
انہوں نے ثابت کیا ہے کہ مرزائیت سے اسلام کو کیا کیا نقصان پہنچے

www.khwajaalatafansari.com

یہ دونوں مہدویت کے دعویدار ختم ہو گئے۔ "باب" کے بعد بہا نے ان کے مذہب
کو ختم کیا اور مرزائیت کو پاکستان نے ختم کیا۔ مرزائیت خلیفہ نورالدین کے
اور مرزا بشیرالدین محمود کے زمانے میں حکومت برطانیہ کے سایے میں پھولتی پھلتی
رہی مگر پاکستان بننے کے بعد مرزا فضل احمد موجودہ خلیفہ کے زمانے میں پاکستان
کی مرکزی قومی حکومت نے شیعہ اور سنی نے متفق طور پر فضل احمد کی موجودگی
میں ان کا غیر مسلم ہونا ثابت کر دیا۔ اب وہ غیر مسلم اقلیت ہے۔ صحیح ہے

ع ہر کہ با آلِ مصطفےٰ در افتاد بر افتاد

جو آلِ مصطفےٰ کے خلاف الجھے وہ برباد ہو جاتا ہے۔

[illegible] ~~"شیعیت میں فرقہ شیخیہ بہائیت کی ضد ہیں"~~

ع ہر کہ با آلِ مصطفےٰ در افتاد بر افتاد

[illegible] سلطنت روسیہ کی ایران جنت نشان پر یورش، مشہد مقدس پر حملہ
اور اس کا عبرتناک انجام،

زار کی حکومت روسیہ نے اس زعم باطل نے کہ ہم اپنے ایجاد کردہ مذہب

سے ایران جنت نشان میں وحدت ملت شیعہ کو ختم کر کے تشتت و
افتراق پیدا کر چکے ہیں اس بل نے ایران پر حملہ کر دیا۔ اور امام رضا
علیہ السلام کے حرم اقدس پر روسی جرنیل نے گولہ باری کی۔ اس واقعہ کے حالات
ایک معتبر چشم دید گواہ نے مجھ سے ۱۹۳۲ء میں جبکہ میں زیارت مشہد سے
مشرف ہوا یوں بیان کئے ہیں وہ اس طرح پر ہیں۔

حاجی عبدالحمید نے بیان کیا کہ روسی فوجی جرنیل نے توپوں کو نصب کر کے
کئی راؤنڈ گنبد اقدس پر توپوں کے فائر کئے۔ توپوں کے گولے گنبد اقدس پر
راکھ بن کر گر رہے تھے۔ اور گنبد اقدس کو کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا تھا
جرنیل نے یہ عجب منظر اور حیرت انگیز واقعہ دیکھ کر بے اختیار کہا کہ حرامزادہ
زار مجھ خدائے ~~[illegible]~~ لم یزل و لا یزال سے ڈرا کے لڑا رہا ہے
یہ کہہ کر گولہ باری بند کی اور اپنے اس عمل پر گولی مار کر خودکشی کر لی
اس دن ایران میں جو مختلف روسی جھنڈے لہرا رہے تھے ان کو
لوگوں نے حملے کر کے پارے پارے کر دے۔ اس کے بعد زار کی حکومت کا

www.khwajalateefansari.com

موقع علم

"گذارشِ احوالِ واقعی"

گو منم رنجور ز اسقامِ گوناگون ـ لیکن ذکر اہل البیت سے غافل نہیں رہا

ایں سعادت بزورِ بازو نیست ـ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

۱۹۶۶ء میں تین مہینوں میں جامعہ کاظمیہ کا پرنسپل تھا وہیں سے زیارات
عتباتِ عالیات پر روانہ ہو پڑا ـ عراق ـ شام اور ایران کر کے اور قبلۂ اول
بیت المقدس کی زیارات سے مشرف ہونے کے بعد ۱۹۶۷ء میں وطن یعنی
پاکستان یعنی وطن میں آیا ـ جب میں بیت المقدس میں تھا تو قبلۂ اول
مسجدِ اقصیٰ اردن کی ہاشمی حکومت کے قبضہ میں تھا ـ قبلۂ اول کی زیارت
سے فارغ ہو کر جب میں عراق میں پہنچا ہوں تو بیت المقدس پر یہودیوں کی
اسرائیلی حکومت کا قبضہ ہو چکا تھا ـ وطن پہنچنے پر ۱۲ اکتوبر کو مقرر
زہراء کی مجلس کے لئے پیپلز کالونی لائل پور موجودہ فیصل آباد کے لئے جا
رہا تھا جب میں لائل پور کے سرگودھا اڈے پر پہنچا تو فالج کی موذی مرض
کا حملہ ہو گیا ـ میں اپنے محسن خطیبِ آلِ محمد جناب علامہ سید محمد دہلوی

قلع قمع ہو گئیں ـ چار چونک انقلاب آیا اور زار کی نسل کو ایک بچے
کو بھی نہ چھوڑا اور نسل منقطع کر چھوڑی ـ ممالکِ روسیہ پر کمیونسٹ
حکومت قائم ہوئی جو منکرِ ہستیٔ خدا ہے اور مذہب کو افیون کا نشہ
قرار دیتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ مذہب خدا نہیں بناتا بلکہ انسان بنا
کر اسے خدا کی طرف منسوب کر دیتے ہیں ـ جیسا کہ ہم نے سیاست کے ماتحت
شیخی ، بابی ، اور بہائی مذہب بنائے ہیں ـ انہوں نے روسی جاسوس شیخ
عیسیٰ لنکرانی کی ڈائریاں چھپوا کر شائع کر دیں جسے ایک انگریز مؤلف
نے اس عنوان سے کہ ان مذاہب کی نشو و ارتقاء کیسے ہوئی شائع
کر دیا ـ اور حیدر آباد دکن یونیورسٹی کے فارسی پروفیسر نے اس کے مضامین
مجتبیٰ سید
کو باب و بہاء کے نام سے شائع کیں یہ کتب ہمارے مؤلف کے پاس موجود ہے
اور عیسیٰ لنکرانی کو انکی سیاسی خدمات کا کچھ صلہ نہ ملا ـ

www.khwajalateefansari.com

سکے کی بیوی کے بھتیجے ناصر عباس زیدی کے مکان پر پہنچا۔ انہوں نے اور ان کی
اہلیہ نے جو پہلے نرس تھی اس مرض میں میری مدد کی۔ اور قمر زیدی
کے کارکنوں نے لاہور جانے کے لئے میری مالی مدد کی۔ اس دن میو ہسپتال میں
اور ایک مہینہ گنگا رام ہسپتال میں گذار کر میں ڈسکہ پہنچا تو لوجی شعبہ
معالجین نے بلا معاوضہ میرا علاج کیا جن میں سے قابل ذکر پروفیسر
ڈاکٹر سید عنایت حسین بخاری میو ہسپتال اور خواجہ الطاف حسین اور ان کے صالح
فرزند خواجہ افضال حسین نے بلا کسی معاوضہ کے لاہور میں میرے علاج کئے۔
حکیم ڈاکٹر سید جعفر عباس ~~علیمی~~ ترمذی مجھے علی پور چٹھہ میں لے گئے اور
ان کے والد ڈاکٹر سید علی اختر اعلی اللہ مقامہ نے اپنے گھر پر رکھ کر علاج
کیا۔ اس ضمن میں اس مصیبت عظمیٰ میں ایسے حادثات پیش آئے کہ
میری زرعی جائداد فروخت ہو گئی اور ~~ان کی ... زمین میں میری~~
~~احتیاج کے لئے ... فروخت کا ... کی تعمیر~~
~~کئے تھے اور میرا ارادہ تھا کہ ان پر امام بارگاہ تعمیر کرتے ہوئے~~

~~کے اور گرد کا ؤں میں تبلیغ [illegible] شکوہ کروں اس زمین کی فروخت میں میری~~
تمام آرزوئیں خاک میں مل گئیں۔ اس صورت میں کاروبار کچھ پہ میری
اولاد کو سرگودھا میں جہاں میرا محمد یوسف مستری پرنسپل رہ چکا تھا اور جہاں میری
سب سے چھوٹی بیٹی کا میرے عزیز خواجہ یونس حسین سے عقد ہو چکا تھا۔ منتقل
سکونت کرنا پڑی۔ یہاں پر مسبب الاسباب اللہ جل جلالہٗ حکیم مطلق نے
میرے زندہ رہنے اور میری کتابوں کی اشاعت کے لئے اپنی رحمت سے اسباب
مہیا کر دیے۔ پہلا سبب میرے معالج ہیں، میرے محسن معالج ڈاکٹر عابد حسین جعفری
جن کے دل میں انسانی ہمدردی کا بے پناہ جذبہ رکھا ہے۔ سچ ہے
ع درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں
ان کے دست شفاء سے ہزاروں انسان مستفید ہیں۔ انہوں نے محض خالصۃً
للہ و ~~للرسول~~ للرسول و للائمہ اطہار میرا علاج کیا اور اب تک
کر رہے ہیں۔ ان کے علاج نے مجھے زندگی بھی دی اور اس قابل کیا کہ
میں متعدد تصانیف کا مصنف ہو جاؤں۔ میری دعا ہے کہ حق

اُن کی دعا مجھے میں زیادہ سے زیادہ توفیقات، شفا عطا فرمائے اور
انہیں دینوی اور اُخروی نعمتوں سے مالا مال کرے۔

ع این دعا از من و از جملہ جہاں آمین آباد

میری زندگی اور میرے مؤلف بننے کا جو سبب ہوا وہ مسبب الاسباب
نے میری بیوی اور میری شریکِ زندگی نواب جہاں آرا بیگم تھیں۔
اپریل ۱۹۲۷ء میں اس خدمت گذار بیوی سے میرا عقد ہوا تھا۔ ۱۹۵۲ء
باون برس میں جس شان سے اس نے میری خدمت کی اور میری بیماری
میں جس طرح فرائضِ زوجیت کو ادا کیا اُسکی مثال اس مادی دنیا میں
بہت کم ہے۔ یہ خاتون ضلع ہوشیارپور کے خاندان اعوان سے تھیں
اس خاندان کے رشتے برادری سے باہر نا ممکن تھے مگر اس کے چچا
حفیظو خان نے شیعہ ہونے کی وجہ سے خلافِ خاندان مجھ سے نکاح کیا
اور اس کا سبب ناشرِ مذہب اہل البیت جنید سید احمد شاہ سبزواری
جو اپنی زندگی میں ۱۴ ہزار انسانوں کو شیعہ کر چکے تھے یہ عقد ہوا۔

سرگودھا میں منتقل ہونے کا سبب میری تالیفات کی نشر و اشاعت ہے۔ جیسے میرے
عالی قدر داماد مولانا حسن خواجہ نے انجام دیا اور دے رہے ہیں۔ انہوں نے مجھے
ان تالیفوں کی اشاعت سے جاودانی زندگی بخشی ہے جناب امیر علیہ السلام
کا ارشاد ہے۔ قم بعلم ولا تبغی لہ بدلا
والناس موتی و اہل العلم احیاءٗ
علم حاصل کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہو اور اس کی بجائے کسی اور فن کو طلب نہ کر کیونکہ
لوگ مر جاتے ہیں اور اہل علم زندہ رہتے ہیں۔ میری اولاد سعید نے اس بیماری میں
جس طرح میری خدمات کی ہیں اُن میں سے خاص میرے فرزند خواجہ حبیب رضا کی زوجہ
کنیز فاطمہ ہیں۔ اور وہ اس کے شوہر ہیں۔
سرگودھا میں ہیں جب کبھی وہ ۔۔۔ میں رکے تو خواجہ شمود حسن اور ان کی
زوجہ رحمن خاتون نے جہاں تک اُن سے ہو سکا میری خدمت کی اور اس
وقت سرگودھا کے قیام میں میرے فرزند ہو بہو حسن کی شریک زندگی عصمت
بیگم جو میرے محسن معظم خواجہ محمد ظہور بانی تھی کی دختر ارجمند ہیں۔ اور

خواجہ یوسف حسین شہید کی چچازاد بہن تھیں میری بے پناہ خدمت کر رہی تھیں
یہ رشتہ میرا خاندانی رشتہ ہے۔ ڈسکہ کے قیام میں خواجہ حبیب رضا کے
بیٹوں میرے پوتوں عمار رضا، عابس رضا اور نعیم رضا اور میرے بھتیجے
جون حسین اور ان کی اہلیہ اور عون حسین نے میری بڑی مالی اور جسمانی
بھی خدمات انجام دی تھیں۔ خدا ان سب کو اجر جزیل عطا فرمائے۔
سید غلام عباس نقوی نے جو میری بڑی لڑکی کے شوہر تھے اور ان کا
کاروبار پشاور میں ہے دور افتادہ ہونے کی وجہ سے جہاں تک ہو سکا
میری خدمت کی۔ میری بیٹی جمیلہ زینب اور اس کا شوہر ملک شکیل حسین
منیجر حبیب بینک لاہور نے اور میری پوتی فرزانہ زینب نے جو بینک میں ملازم
تھیں ہر مہینہ میری مالی امداد کرتے رہتے تھے اور ضرورت پڑنے پر ماہانہ امداد
کے علاوہ بھی مالی امداد سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ خدا ان سب
کو دنیوی اور اخروی اجر عطا فرمائے۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ اس
نے مجھے ایسے رشتے عطا فرمائے۔

ذاکروں، روضہ خوانوں اور مجالس عزا پڑھنے والے خطیبوں کی تربیت میرا
ہمیشہ مشغلہ رہا ہے۔ یہ میری مصروفیت جب میں، جی۔ ایم کالج میں اور
بوگھہ مار وومن کالج اور ٹریننگ (اسلامک) انسٹی ٹیوٹ میں پروفیسر تھا جب بھی جاری
رہی۔ اسلامیہ محمدیہ (دارالعلوم) سرگودھا کی پرنسپلی کے زمانہ میں میرا یہ مشغلہ رہا کہ ادارہ امامیہ مشن
کے تبلیغی کلاس کو دینیات پڑھانے کے زمانے میں بھی اور افریقہ میں بھی جب میں وہاں تبلیغ
تھا اس بیماری میں مجھے مارچ ۱۹۷۷ء میں سرگودھا سے اپنے وطن جانے کا
موقع ملا اور ڈیڑھ سال وہاں رہنا پڑا۔ میرے محسن عظیم ڈاکٹر عابد حسین ابو جعفر
میرے دور افتادہ رہنے پر بھی میرا علاج کرتے رہے ان کے علاج کی وجہ
سے میری زندگی محفوظ اور یہ مشغلہ جاری رہا۔ میں نے اس ڈیڑھ سال
میں جن لوگوں کو روضہ خوانی اور مجلس عزا کے لئے خطابت کی تربیت
دی اس کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ فاضل عراق مولانا محمد حسین بہ نجفی البلتستانی جو اگرچہ خطیب تھے
مگر اردو زبان میں خطابت کرنے سے معذور تھے۔ میں نے انہیں خطابت

کی تربیت دی ۔

۲۔ ماسٹر طالب حسین نارووالی معلم گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ" اگرچہ پہلے بھی مجالس عزا پڑھتے تھے۔ مگر میں نے انہیں غلط اور صحیح ہونے کا عرفان دیا۔ اور انہیں دورِ حاضرہ کی خطابت سے روشناس کیا

۳۔ محمد مقصود شاہد ساکن چک 4 شاہ والا جو فن معماری اور نجاری میں بہت دسترس رکھتے ہیں اور آج کل لاہور میں ٹھیکیدار بلڈر ہیں میرے پاس لاہور سے ڈسکہ آکر خطابت کی تربیت لیتے رہے۔ آپ ماشاءاللہ بہت اچھے روضہ خوان ہیں ۔

۴۔ مستری محمد منصور ساکن محلہ سہالہ شہر ڈسکہ نے بھی تربیت لی اور میری تاریخی کتابیں پڑھ کر اچھے مقرر ہو گئے۔ اس کے علاوہ میں کچھ مخدراتِ شیعہ کو بھی تربیت کی ہے ۔

۱۔ میری بڑی لڑکی جو سید غلام عباس نقوی کی زوجہ ہیں بہت اعلیٰ درجہ کی خطیبہ ہیں اس لحاظ سے وہ اور میری چھوٹی بیٹی خلیلہ زینب

میرا سرمایۂ آخرت ہیں۔ اس قیام میں میں نے ان کی خطیبانہ فہمائشات میں مدد کی ۔

۲۔ میرے پوتے عباس رضا کی شریکۂ حیات طلعت عباس جن کا نکاح سے پہلے نام ان کے باپ کے نام پر طلعت فاطمہ تھا۔ اس نے اس حالت میں کہ وہ [illegible] دو بیٹوں حماد رضا اور سجاد رضا کی ماں ہیں ان کی پرورش کے فرائض کے باوجود خطیبانہ تربیت حاصل کی آپ ماشاءاللہ ایک بلند پایہ خطیبہ ہیں

۳ ۔ میری پوتی فرزانہ زینب جس کی تعلیم بی۔اے تک ہے آپ لاہور کے زنانہ بینک میں ملازم ہیں۔ اس نے مجھ سے متعدد مجالس لکھوائیں اور مختلف مجالس کی کتابوں سے مجالس تیار کیں آپ فنِ خطابت کے فرائض باحسن وجوہ انجام دے سکتی ہیں ۔

۴۔ میری منجھلی بیٹی مجالس پڑھنے کی خدمات کتاب دیکھ کر پڑھ کر ادا کرتی ہیں میں نے انہیں مقررہ کی حیثیت سے مجالس پڑھنے کا مشورہ دیا اس ضمن میں خاندانِ سادات کی دو عظیم الشان بیٹیاں جنکی تعلیم

لی ہوئے تک ہے۔ شہری طور پر پردے میں رہ کر مجھ سے تربیت حاصل کرتی
رہی تھیں۔

مجھے افسوس ہے کہ میں اپنی غمگسار باوفا سالم خدمت گذار شریک زندگی
کو یہ تربیت نہ دے سکا اُس کے خانگی مشاغل مانع رہے۔ میری پہلی
بیویوں کی اولاد جو دس کے قریب تھی۔ اللہ کی امانت تھی جو اُسے
ادا کردی گئی۔ اب جس قدر میری اولاد ہے وہ اِسی بیوی سے ہے۔ میرے
بیٹے۔ بیٹیوں۔ پوتے۔ پوتیوں اور پڑپوتوں اور نواسے۔ نواسیوں
کی تعداد میرے بھتیجے خواجہ حسن کی اولاد کو شامل کرکے جنکو میں اپنی
ہی اولاد سمجھتا ہوں کی تعداد 50 ہو گئی ہے۔ الحمدللہ علی احسانہٖ

"مذہب شیخیہ بہائیت کے روپ میں" نوٹ عام

علی محمد باب کے بے نیل خاتمے پر یہ مذہب دو حصوں میں تقسیم ہو گیا
نوری خاندان کے دو بھائی مرزا یحییٰ صبح ازل اور حسین مرزا نوری
دو مختلف بطن یعنی سوتیلے بھائی تھے۔ باب نے اِس دنیا سے

رخصت ہوتے وقت اپنی جانشینی مرزا یحییٰ کے سپرد کی تھی اور اس کے لئے
وصیت نامہ لکھا تھا۔ مگر مرزا حسین نوری یعنی بہاء نے اُنکی قیادت
کو قبول نہیں کیا اور خود مذہبی قائد بنے اور اس سلسلہ میں باب کی ایک
پیشگوئی کا حوالہ دیا جس میں اعلان کیا گیا تھا کہ اللہ میرے بعد ایک شخص
کو ظاہر کریگا۔ وہ مذہبی پیشوا ہوگا اور وہ میں ہوں۔ باب میرے مبشر
تھے۔ شیخی مذہب نے مرزا یحییٰ صبح ازل کا ساتھ نہیں دیا بلکہ بہائی مذہب کی
سرپرستی کی چونکہ یہ پیشن اولیاء نعمت بہاء کے حامی تھے اور بہاء ہی نے
اُنکی سرپرستی کو قبول کیا اور شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی کو اپنی کتاب
"ایقان" میں "نور مبین" "نیرین" کہا ہے۔ دونوں مذہب بہائی کے روشن نور تھے
ان دونوں فرقوں کی آپس میں جنگ و جدل کو حکومت ایران نے دیکھ کر انہیں ایران
سے نکال دیا یہ دونوں جلاوطن ہو کر بغداد پہنچے۔ ان کے احسائی سے یہاں نے
کے لئے حکومت روسیہ اور حکومت برطانیہ کے نمائندے تھے۔ یہاں پہنچ کر ازلیوں اور
بہائیوں میں خونریز ہنگامے شروع ہو گئے۔ باب عالی ترکی نے سلطان

عبد العزیز کے زمانہ میں ترکی ہنگامہ آرائیوں کی وجہ سے مرزا یحییٰ ازل
کو جزیرۂ قبرص میں اور بہاء کو عکہ فلسطین کے شہر میں قید کر دیا
مرزا یحییٰ ازل کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے یہ کیا ہوا۔ ممکن ہے اس
جزیرے میں ترکوں اور یونانیوں کا ہنگامہ آرائی کا یہی سبب باعث
ہو واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت بہاء جو یورپی اقتدار کے متبادل یورپین سلطنتوں کی سرپرستی
میں تھے اسلام کو ان کے مذہب کے دلائل کرنے میں بہت کام کیا۔ بہاء نے
اپنے مذہب میں التوحید فی التثلیث و التثلیث فی التوحید کا جذبہ دکھا کر
عیسائیوں اپنے خدا ہونے کا دعویٰ الوہیت کر دیا۔ مذہب بہائی کے انگریز
مصنف "نیو آرا" نے بہاء کی دو پوزیشنیں دکھلائی ہیں اور لکھا ہے کہ
ایک حیثیت سے وہ خدا ہے اور دوسری حیثیت سے انسان۔ بہاء نے
اپنی مشہور لغت کی کتاب "اقدس" میں کبھی اپنے آپ کو الہام کرنے والا اور
کبھی وہ جس پر الہام کیا جاتا ہے اور کبھی الہام لانے والا کہا ہے۔

یعنی ہم کوزہ ہم کوزہ گر وں ہم ~~کوزہ~~ ہم گِل کوزہ" یہ خدائی کا دعویدار
یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ پہلے خدا نے انبیاء و رسل بھیجے جب اس کا کام
بالحسن الوجوہ نہ چل سکا تو انسانی روپ میں خود آگیا۔ یہ خدائی کا دعویدار عکہ
کے شہر میں جہاں یورپین سلطنتوں کی بدولت قید میں بھی راحت سے زندگی
بسر کرتا تھا۔ آخر چل بسا۔ اور بہائیوں کا یہ خدا۔ عکہ کے قبر میں دفن ہو گیا
خدائی کے دعوے اسی طرح خاندان میں تلاش کرتے لیکن اس کے بیٹے عباس آفندی نے باپ
کی الوہیت کو ثابت کرنے کے لئے ابن البہاء اللہ کا لقب اختیار کیا۔ بہائی کہانی یہاں تک
پہنچی تھی کہ دنیا ملک پر اب جوع ارض کی ہر طرح اندھیری اٹھی جس سے
بہائی مراد یورپ کی پہلی عالمگیر لڑائی تھی اگرچہ اس کا آغاز آسٹریا کے
شہزادہ ولیعہد کا قتل تھا۔ مگر درحقیقت وہ یورپ میں ہوس اقتدار کی
عظیم لڑائی تھی اور ایسے فریقین کے درمیان تھی کہ ان میں سے ایک مشعوفہ
سے محروم تھا یعنی جرمنی۔

دوسرے مشغوفات پر قابض یورپ کے ممالک تھے اس لڑائی میں ترکی کی عثمانیہ

www.khwajalateefansari.com

خلافت نے جو اس زمانہ میں مسلمانوں کی سب سے بڑی سلطنت تھی بھی
حصہ لیا۔ انہوں نے جرمنی کے ساتھ ملنے کا اس لئے ارادہ کیا کیونکہ وہ بہت
بڑا اسٹیٹسمین ملک تھا اور ڈپلومیسی کے لحاظ سے دوسرے یورپین
ملکوں سے بہتر تھا۔ اس جنگ میں بہاء کے فرزند جو فلسطین میں تھے یعنی
عبدالبہاء نے اپنے حمایتی ممالک کی حمایت میں جاسوسی کے فرائض کا کام
دیے۔ اس جنگ میں جرمنی کو اس لئے شکست ہوئی کہ اس کے پاس وہ ذرائع
نہ تھے جو اتحادیوں کے پاس تھے۔ جرمنی کے ساتھ ترکی کو بھی شکست ہوئی اور
مسلمانوں کے کثیر حصے اتحادیوں کے قبضے میں آگئے۔ فلسطین جس کی فتح کے
لئے برطانوی فوجیں کام کر رہی تھیں۔ برطانیہ کے قبضہ میں آیا چنانچہ
"حیفا" کے مشہور شہر کے فتح ہونے پر برطانوی فوجی جرنیل نے "حیفہ"
کے کمپنی باغ میں جو فتحمندی کا جلسہ کیا اس میں عبدالبہاء کی خدمات
کے معاوضے میں سر کا خطاب دیا۔ اور "نائٹ ہڈ" سے سرفراز کیا
انگریزوں کے بعد اتحادیوں نے یہ ملک یہودیوں کے سپرد کر کے امریکہ کی

سرپرستی میں اسرائیل کی حکومت قائم کی جو آج ممالک عربیہ کے لئے ناسور کا پھوڑا
ہے اور قبلۂ اول بیت المقدس پر قابض ہونے کے بعد مسلمانوں کے بیت اللہ تک
پہنچنے کی سرگرم کوششیں کر رہی ہے شام مصر اور اردن کے کچھ علاقوں پر قابض ہے
بیت المقدس کی فتح کے دن میں عراق میں تھا۔ اس دن اخبار میں یہ خبر آئی تھی کہ
اسرائیل کا عزم اور ان کے وزیر جنگ کے الفاظ میں یہ ہیں کہ ہم مسلمانوں کے قبلہ
یعنی مکہ معظمہ پر قبضہ کر کے دم لیں گے۔ گویا وہ اپنے ارادوں کو اس اردو شعر کی
روشنی میں بیان کر رہا تھا۔

ع ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا   آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

اسلام کے خلاف یہ شجرۂ خبیثہ کی شاخ پر [illegible] کی کے تعلیمات
ہیں۔ عکہ میں رہنے والے بہائیوں کو فلسطین سے جلا وطن کر دیا گیا۔ اب
بہائیوں کو وہاں رہنے کی اجازت نہیں۔ غداروں کا یہی انجام ہوا کرتا ہے
بہائیوں کو امریکہ میں اپنی گود میں جگہ دی اور ان کے ذریعے سے اپنی سیاسی
سرگرمیوں کو جاری رکھا۔ بہائیوں کے جو افراد محمد رضا شاہ پہلوی کے

خلاف قانون جماعت بننے پر تقیہ کی حالت میں ایران میں رہ گئے تھے
موجودہ زمانے کا ایرانی انقلاب انہی کے اقدامات کا نتیجہ ہے جس میں
لاکھوں ایرانی شیعہ راہِ حق میں اپنی جانیں دے چکے ہیں۔ اس میں شک نہیں
کہ محمد رضا شاہ پہلوی نے پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد ہر معاملے میں
پاکستان کی مدد کی تھی۔ امریکہ کو جو ایران کا سرپرست اس لئے ہو گیا تھا
کہ ایران اپنے ہمسایہ ملک مملکت روسیہ سے خائف تھا۔ رضا شاہ
جو موجودہ شہنشاہ تھا اس کے والد رضا شاہ کبیر پہلوی کے برسرِ اقتدار آنے
کا واقعہ ہماری اس کتاب کا ایک کڑی ہے جس زمانہ میں مملکت روسیہ
ایران کے شمالی [جنوبی] حصہ پر قابض تھی اور مملکت برطانیہ شمالی حصہ پر
قابض تھی تو اس وقت روس نے اپنے مفاد کے لئے اور اپنے حکومتی حقوق
کی حفاظت کے لئے اپنے خرچ پر ایک فوج ایرانی باشندوں کی رکھی
ہوئی تھی جسے "کاسک آرمی" کہتے تھے۔ رضا شاہ پہلوی کبیر محنت
مزدوری چھوڑ کر کسی یورپین سفیر کی وجہ سے اس فوج میں بھرتی

ہو گیا تھا۔ بتدریج ترقی کر کے اس فوج کے کمانڈر کے عہدے تک پہنچ گیا
جب جرمنی نے پہلی یورپ کی عالمگیر جنگ کی ہار کی تلافی کے لئے ہٹلر کے ذریعہ
سے اتحادیوں سے جنگ شروع کر دی تو مملکت روسیہ بھی اتحادیوں کے
ساتھ تھی۔ روس نے کاسک آرمی کو رضا شاہ کی کمان میں محاذِ جنگ پر
بھیج دیا۔ اس کے بعد ہٹلر کو شکست ہوئی اور کاسک آرمی کو ایران میں لوٹنا
پڑا۔ رضا شاہ کبیر ایران میں پہنچ کر اس نے اپنے پاس کچھ فوجی طاقت دیکھ کر
انگریزوں اور روس کو ایران سے نکالنے کی کوشش شروع کر دی۔ انگریزوں
کی ایرانی اور ہندوستانی فوجیں اور روس کی ایرانی فوجیں رضا شاہ کبیر کے ساتھ مل گئیں
اس نے انگریزوں کا اور روسیوں کا انخلاء کر کے وزارتِ جنگ پر قبضہ کیا۔ اس
کے بعد ایرانی وزیر اعظم کو فرانس میں جلاوطن کر کے وزارتِ عظمیٰ پر قبضہ کر لیا
اس زمانہ کا خاندان قاجار کا کمسن بادشاہ احمد شاہ قاجار تھا۔ آخر میں اسے
بھی ایران سے نکال کر فرانس میں بھیج دیا اور خود ملک پر قابض ہو گئے۔
ایک انقلاب کو دیکھ کر امریکہ نے حکومت کی ایک نئی پالیسی وضع کی

www.khwajalateefansari.com

اب غیر ملکی حکمران کسی ملکی سلطنت پر قابض نہیں رہ سکتے اس لئے
دنیا بھر میں اپنی حکومت کو قائم رکھنے کے لئے اس ملک کی قومی شکل میں
بنانا چاہتیں جو امریکہ کے اشاروں پر کام کریں۔

حکومت کی اس پالیسی کو عالم ربانی شیخ جعفر شوشتری نے آج سے ایک صدی
پہلے اپنی کتاب "المواعظ والبکاء" کی دوسری مجلس میں اسطرح سے بیان کیا
ہے کہ اسلام پر ایک سیاسی مصیبت نازل ہونے والی ہے۔ امریکہ اور یورپ
ایسی قومی حکومتیں قائم کریں گے جو ان کے اشاروں پر کام کر رہی ہوں۔
اس سیاسی پالیسی پر امریکہ میں ایران میں امریکہ کے اشاروں پر کام کرنے والی
ایرانی پہلوی شہنشاہیت قائم ہوئی۔ چنانچہ محمد رضا شاہ پہلوی جب تک
امریکی حکومت کی سیاست پر قائم رہے امریکی حکومت خوش رہی پاکستان
بننے کے بعد پاکستان کی ہر مصیبت پر ایرانی حمایت نے اسے
چوکنا کر دیا۔ امریکہ نے پہلے پاکستان کو ہندوستان سے الگ کرنے کی کوشش
کی چونکہ ہندوستانی اور ایرانی ایک نسب یعنی آریہ نسل سے ہیں۔

محمد رضا شاہ کو آریہ مہر کا خطاب اختیار کرنے کی فرمائش کی۔ چنانچہ
شہنشاہ ایران آریہ مہر ہو گئے۔ جب پھر بھی امریکہ نے دیکھا کہ پاکستان سے ہمدردی زائل
نہیں ہوئی تو انہیں امریکہ میں بلا کر ان کے خلاف مظاہرے کرائے اور پھر ہندوستان
اور ایران کی تجارت کا ڈھونگ رچایا۔ محمد رضا شاہ پہلوی امریکہ کے اشاروں پر مغربی
تہذیب و تمدن کا ایران میں اجراء کرتا جا رہا تھا۔ آج سے پندرہ سال پہلے جب
ایرانی پارلیمنٹ نے امریکہ کے کہنے پر عورتوں کو ممبر شپ ہونے کا اعلان کیا اور
امریکہ کی بنائی ہوئی حکومت اسرائیل کو پاکستان کے خلاف قبول کر لیا اور ایرانی پارلیمنٹ
میں تیرہ یہودی پر رکھ دیے تو اس پر طوفان کھڑا ہو گیا۔ دینی آقائے روح اللہ خمینی
نے حکومت کی مخالفت کی اس سے آقائے خمینی اور شہنشاہ محمد رضا پہلوی کے درمیان
ٹھن گئی اور شاہ نے خمینی کو ایران سے جلاوطن کر دیا وہ پہلے ترکی میں اور پھر
نجف اشرف میں آ گئے تو ان کے حالات کو معلوم کرنے کے لئے دو سو ایرانی سپاہی ہمیشہ
ان کی رہائش گاہ کے ارد گرد ان کے حرکات و سکنات دیکھنے کے لئے مقرر تھے
جو زائر عتبات عالیات ان کی تصویر یا ان کی کتاب لاتا اور ایران سے گزرتا

www.khwajaaltafansari.com

سنہ 1967ء میں میں آقائے خمینی کی زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں اور ان کے
حق پرستانہ عزائم سے خوب واقف ہوں ۔

ہم اس بات کے ثبوت میں کہ باب و بہاء کا مذہب بنانے والے شیخی تھے۔ ہم
عیسیٰ خان کرمانی کے حالات کو بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں ۔ سید حسین بشروئی
جو شیخی تھا اور شیخیوں میں بڑا باوقار تھا اس نے باب کے مذہب کے جاری
کرنے میں حصہ لیا اسی وجہ سے اسے باب الباب کا خطاب ملا ۔

شیخیوں کا اپنے ان نو ایجاد مذہبوں کے روپ میں ایران میں
جو فتنہ و فساد بپا کئے وہ یہ ہیں

(۱) "کینیاز والگورکی" جاسوس اول روس و بانی مذہب باب و بہاء سفیر دولت روسیہ

کینیاز والگورکی دولت روسیہ کا ایران میں جاسوس تھا جسے دولت
روسیہ نے ایران میں اس لئے مامور کیا کہ وہ ایران میں تشتت و انتشار پیدا کرے
اور وہاں کوئی نیا مذہب ایجاد کرے ملی وحدت کو ختم کر کے روس کی سامراجی
طاقتوں کے اقتدار کے لئے راستہ بنائے ۔ اس شخص نے روس کی عسکری یونیورسٹی

تو وہ ترقی کے بعد اس سے چھینی لی جاتیں ۔ چنانچہ 1967ء میں میرے
سامنے بھی یہی ہوا ۔ آقائے خمینی مذہبی جوش میں صبر و تحمل سے شہنشاہ
کی حرکات و سکنات کو دیکھتے رہے آخرکار جب امریکہ کے اشارے پر اور
ملکہ فرح دیبا کی یورپین تہذیب سے مگن ہو کر خلاف مذہب شیعہ ناجیہ کی
کارروائیاں شروع کر دیں تو آقائے موصوف سے برداشت نہ ہو سکا ۔ ادھر ایرانی
بہائی وزیر اعظم نے جو تقیے میں تھا قوم میں پھوٹ ڈال کر جنگ شروع کرا دی
رضا شاہ پہلوی نے شہنشاہیت کو بچانے کے لئے مختلف وزارتیں بدلیں اور
مذہبی شیعوں پر مظالم شروع کر دیے مگر الحق یعلو ولا یعلیٰ ۔ حق بلند
مگر حق ہمیشہ بلند ہوتا ہے اور پست نہیں ہوتا آخر شہنشاہ کو بہت ہی خونریزی
اور حرم امام رضا علیہ السلام میں گولی چلانے کے بعد ایران سے بھاگ کر مراکش
میں جانا پڑا ۔ اور آقائے روح اللہ خمینی ایران میں تشریف لے آئے
خدا ان کے دینی عزائم میں کامیاب کرے اور ایران میں شرعی حقوق
اور آئمہ اہلبیت کے نظام مصطفیٰ کے قائم کرنے کا موقع ملے

این دعا از من از جملہ جہاں آمین باد ۔

www.khwajalateefansari.com

میں تحصیل علم کی تھی اور سیاسی حقوق کی دانش گاہ میں سندات حاصل کی تھیں
فارسی خوب بول سکتا اور لکھ سکتا تھا اس نے ایران میں پہنچ کر شیخ محمد سے علوم اسلامیہ
کی تحصیل شروع کی اس نے صرف و نحو اور ادب عربی اور تاریخ اسلامی میں ملکہ حاصل کر کے
فقہ و اصول پڑھنا شروع کیا۔ پھر شیخ محمد اپنے استاد کے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ اور اس
بہانہ سے کہ اگر میں نے اسلام کا اعلان کیا تو مجھے سفیر روس کی طرف سے ضرر کا اندیشہ
ہے تقیہ اختیار کیا۔ پھر ایک مسلمان ایرانی عورت سے جس کا نام "زیور" تھا
عقد کیا۔ اس نے مندرجہ ذیل درسی کتابیں پڑھیں۔ مطول۔ شمسیہ۔ تحریر اقلیدس
خلاصۃ الحساب۔ شفای بوعلی۔ شرح نفیسی و قوانین اور منطق و علم کلام
کا انتخاب پایہ تکمیل کو پہنچایا۔ اس نے اپنا اسلامی نام شیخ عیسی لنکرانی اختیار
کیا پھر روس جا کر جب واپس آیا تو کربلا پہنچ کر سید کاظم رشتی کے درس میں شامل
ہوا وہیں سید علی محمد۔ محمد شیرازی سے اسکی ملاقات ہوئی۔ سید علی محمد باب
سے اس کے تعلقات بڑھ گئے اس نے دیکھا کہ سید باب الوقت اور
متلون الاعتقاد ہے۔ اسے اپنے مقصد کے لئے موزوں پا کر اس پر

ڈورے ڈالنے شروع کئے۔ اسے دعویٰ بابیت کے لئے آمادہ کر لیا اور پھر یہاں تک
کہ اس نے قائم آل محمد ہونے کا بھی دعویٰ کروا دیا۔ جب باب کا توبہ نامہ شائع
ہوا تو اس وقت یہ سفارت روسیہ کے منصب پر فائز تھا۔ اس نے کشف راز کے
خوف سے ارباب حکومت سے مل کر باب کے قتل ~~کرانے~~ کرانے کا مشورہ دیا
اس کے قتل کے بعد اسے مرزا حسین علی نوری اپنے مقصد کے لئے موزوں و مناسب
نظر آئے پھر انہیں آلۂ کار بنا کر مذہب بہائیہ کو رواج دلا دیا۔
(مجلہ شرق (ارگان کمیسر خان خارجی شوروی) در ماہ اوت ۱۹۲۴ء و ۱۹۲۵ء)

بدشت کانفرنس میں حضرت باب کی رہائی کے لئے جب حکومت کے خلاف لشکر کشی
کا فیصلہ ہو چکا تو قرۃ العین طاہرہ قدوس کے ساتھ ماژندران کو چل پڑیں۔
باب الباب پہلے ماژندران اور پھر خراسان کی طرف چل پڑے۔
چنانچہ پہلے وہ ماژندران میں عوام سے برسرپیکار رہے اس پر ان پر ایک
فوج مامور کی گئی۔ ان کے گروہ کے ایک شخص لطف علی مستوفی نے فوج کے

www.khwajalateefansari.com

اس دستہ کے افسر خسرو کا خنجر سے سینہ چاک کر دیا جو انکی حفاظت کے لئے مامور
ہوا تھا۔ نیز اس فوج کے کچھ سپاہی مارے گئے کچھ بابیوں کے ہاتھ سے مغلوب اور
پریشان ہو گئے۔ اس فتح کے بعد "ملا حسین بشرویہ" نے اپنی اس باغی جماعت کو
شیخ طبرسی کے مقبرے کے نزدیک ایک قلعہ میں ٹھہرایا۔ ایرانی فوج نے اس قلعہ پر
چار دفعہ حملہ کیا۔ چاروں دفعہ انہیں شکست ہوئی اور یہ فوج پراگندہ
و منتشر ہو گئی۔ یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ کسی بیرونی طاقت کی مدد کے بغیر ایسا نہیں ہو سکتا
ایرانی منظم سلطنت کے ساتھ ایسی لڑائی اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی منظم ~~سلطنت~~
حکومت ان بابیوں کی پشت پر کام کر رہی تھی۔ چوتھے حملہ میں
عباس قلی خان لاریجانی افسر جنگ اور مہدی قلی میرزا سپہ سالار تھے
آخری حملہ رات کے وقت ہوا تھا جس میں ایرانی لشکر منتشر ہو گیا تھا۔ اس
فتح پر بابیوں نے خیموں میں آگ لگا دی جسکی وجہ سے تاریک رات روز
روشن بن گئی۔ اس جد و جہد میں ملا حسین بشروئی کے گھوڑے کا پاؤں
پھندے میں پھنس گیا تھا۔ وہ سوار اور اس کے ہمراہی پیادہ تھے،

عباس قلی خان نے دور سے درخت پر بیٹھ ملا حسین کو پہچانا اور اپنے
ہاتھ سے تین بار اس پر گولی چلائی تیسری گولی نے اسے موت کے گھاٹ
اتار دیا اس کے ہمراہی انکی نعش قلعہ میں اٹھا لائے اور وہیں اسے
سپرد خاک کر دیا۔

آپ نے شیخیوں نے جو مختلف روپ اختیار کرکے سلطنت ایران جیسی سلطنت کو نقصان
پہنچائے اور جس طرح اسلامی ممالک کو ~~[illegible]~~ اسرائیلی حکومت نے جمیع ممالک اسلامیہ کو
نقصان پہنچائے وہ آپ نے پڑھ لئے۔ اب ہم مختصر طور پر ان واقعات کو جو فرقہ
شیخیہ کے اقدامات ہیں بیان کرینگے نیز مذہب شیخیہ کے آثار پر روشنی ڈالینگے۔

سوال اہم ۴۔ "مذہب شیخیہ شیخیت کے روپ میں"

۱۔ مذہب شیخیہ نے وحدت ایران کو نقصان پہنچانے کے لئے ایک فرقہ پیدا کیا
جو شیعہ ہونے کا دعویدار تھا۔

۲۔ فرقہ شیخیہ کا وجود توحید کے عقیدے کے منافی ہے۔

۳۔ شیعیت کے دعوے کے بعد شیعی عقائد کو مسخ کرکے پیش کیا عقیدہ عدل

کو اپنے عقائد میں نہیں رکھا۔ کیا جو عقیدہ عدل کا قائل نہ ہو اسے ہم شیعہ کہہ سکتے ہیں ۔

۴۔ بہائیت کے روپ میں ~~[illegible]~~ اسلامی عقیدہ قیامت کو ختم کیا۔ اور اسکی عجیب و غریب تاویل کی جس کے سبب میں قیامت کا عقیدہ اور عدل کا عقیدہ نہ ہو وہ آزاد ہوکر جو اعمال چاہے اختیار کرے۔ چونکہ خوف خدا قیامت اور عدل کے ہی عقیدے سے پیدا ہوتا ہے ۔

ایک پاکستانی بہائی نے کتاب "القیامت" لکھی جو میرے پاس موجود ہے ۔

۵۔ نبوت کے متعلق کتاب ارشاد العوام میں زمانۂ سرکار رسالتؐ کو جنین کے زمانہ سے تشبیہ دیکر زمانۂ امامت کو طفولیت کے زمانہ سے تشبیہ دیکر شیخ احسائی کے زمانے کو شباب اور جوانی سے تشبیہ دیکر سرکار رسالتؐ اور ائمہ اطہار سلام اللہ علیہم سے افضل قرار دیا۔

۶۔ رکن چہارم کو ایجاد کرکے اسلام میں تشریع کی جو "الیوم اکملت لکم دینکم" کے خلاف تھی۔ شرع محمدیہ کے بعد نئی شریعت بنانا

تشریع جو کفر ہے ۔

۷۔ آیۂ مبارکہ افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً ۔

غیر معصوم صوفیوں کو مفسر قرآن قرار دیکر اسلام میں قرآن نے اختلافات پیدا کئے اور اسطرح قرآن کو غیر کلام اللہ ہونے کی صورت پیدا کی ۔

۸۔ قرآن کی تین اطاعتوں کے علاوہ چوتھی اطاعت "رکن رابع" کی اطاعت قرار دیکر نئی شرع بنائی

۹۔ علماء شیعہ کے خلاف جذبہ پیدا کیا اور انہیں زمانۂ غیبت کبریٰ کی خرابیوں کا موجب قرار دیا

۱۰۔ اسلام فقہا کو "الارشاد" میں غیبت کبریٰ کی خرابیوں کا موجب قرار دیکر فقہائے شیعہ کی توہین کی۔ ایک عقیدے میں شیعہ تمام اسلام میں ممتاز ہیں ۔ اور وہ یہ ہے کہ حسن و قبح اشیاء عقلی ہے جس پر احکام شرعیہ کے عقلی ہونے میں علماء شیعہ اعلی اللہ مقامہٗ

کی کتب میں اس لحاظ سے ممتاز ہیں۔ علل الشرائع شیخ صدوق علیہ الرحمہ
علل الشرائع ابن شاذان، اور شہید اول کی کتب فقہ، اور شہید ثانی کی
اسکی شرح جو ان دونوں بزرگوں نے قید یو میکی صورت میں لکھی ہے
اسرار الصلوۃ، موجودہ زمانہ کی کتاب رئیس الاعلام فی لغرۃ الاسلام
تالیف آقائے تدین فخر الاسلام شیخ محمد صادق امرلکانی۔

۴ "ملک عشرۃ کاملۃ"

موٹی قلم "بہائیت کے روپ میں مذہب شیخیہ کے اقدامات"

۱۔ نوری ممالک عقیدۂ مہدویت سے لرزہ براندام اور خائف تھے۔
باب کو مہدی قرار دیکر مہدویت کے لئے دروازے کھول دیے۔ اور
بنا سیتی خود ساختہ مہدی بنا کر اس عقیدے کی افادیت کو نقصان پہنچایا
۲۔ "البیان" کو کلام خدا قرار دیکر قرآن کا ناسخ بنایا اور
قرآن کو منسوخ بنا دیا۔ جس سے نئی نئی کتب میں قرآن کے بعد
وجود میں آئیں۔ البیان، اقدس، ایقان، مرزا یحییٰ صبح ازل

کی کتب "المستیقظ" ایجاد ہوئیں۔
۳۔ اور اس طرح ختم نبوت کے بعد نئے نئے نبوت کے دعویدار پیدا کئے۔
جنہوں نے ظلی اور بروزی نبوتوں کے دعوے کئے۔
۴۔ البیان کے مطابق جہاد کے احکام اور جاری کرکے شیعوں اور مسلمانوں
کے گلے کٹوائے۔ انکی مذہبی کتابوں کو جلایا اور ان کے گھروں کو آگ لگائی
۵۔ باب پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر کہہ کر لاکھوں مسلمانوں اور شیعوں
کی تکفیر کرکے اسلام کی تعداد کو کم کیا۔ سرکار رسالت کے زمانے کے متعلق
~~ملت~~ قرآن مجید کہتا ہے۔ یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ اور شیخی
البیان کے متعلق فرقہ شیخیہ ~~ہے~~ بابیت کو یخرجون من دین اللہ افواجا
قرار دیا۔
۶۔ ایران کے علماء کو قتل کرا کر ~~اپنے~~ قرۃ العین کے چچا اور ~~اپنے~~ خسر کو ~~...~~ محمد تقی
کو بابیوں نے قتل کیا۔
۷۔ شاہ ایران کو ~~علی~~ صادق بابی نے قتل کرکے ملک میں بغاوت

www.khwajalateefansari.com

کا ایک عنوان سا پیدا کیا اور اس قتل نے ثابت کر دیا کہ یہ مغربی، سیاسی
طاقتوں کے ایماء پر ہوا کیونکہ ایسے باغیوں کو جن میں حسن نوری لغی
بہا بھی شامل تھا۔ مغربی طاقتوں کی سفارش سے رہا کرا دیا گیا۔

۸ ۔ قائم مقام کو جو ایرانی حکومت کا ایک رکن تھا اُس نے قتل کرا دیا گیا
اُسکی کتاب قائم مقام ایک ایسی کتاب تھی جس کے متعلق ایران میں
اُسکی بلاغت کا یہ شعر پڑھا کرتا ہے ۔

قائم مقام حل نہ شد و کار خام شد + ہر فارسی منازکہ نثر کی تمام شد — سے
یہ کتاب پنجاب یونیورسٹی میں منشی عالم کا کورس رہی ہے۔

۹ ۔ قرۃ العین کو جو ایک خاندان علم کی بیٹی تھی۔ مذہب سے
بیگانہ بنا کر اسلامی تہذیب تمدن کو ایران میں عام کرنے کا قائم
کرنیکی بنیاد رکھی

۱۰ ۔ قرۃ العین کی اس کوشش نے کہ میں نیا مذہب ایجاد کرنے
اسلام سے مرتد ہو کر اپنے دیندار شوہر سے چھٹکارا حاصل

کرنے کی بدعت کو عام کر دیا۔ اور مذہب شیخیہ کا ایک رکن ۔
"رکن رابع نمبر ۴" نے ایسی خلاف اسلام عورت کو قرۃ العین کا
ظلی بے مثل و بابا حسین کے یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک کہیں ۔ تلک
عشرۃ کاملۃ ۔

شیخیت، بہائیت کے روپ میں ۔ دوئی تھم

بہائیت کے روپ میں اس کے اقدامات مندرجہ ذیل تھے ۔

۱ ۔ مذہب کے نام اسلام کو ترک کر کے ایک نئے مذہب بہائیت کے نام پر ایجاد
کیا گیا ۔ ہم اسلام کے نام کی عظمت کو اسکی ہینڈنگ کے آخر میں بیان
کریں گے

۲ ۔ مغرب کی استعماری طاقتیں چاہتی تھیں کہ اسلامی عقائد اور یورپ
کی عیسائیت کے عقائد کو ہم رنگ کیا جائے ۔ بہائیت کے پردے
میں بہاء نے تثلیث کو رواج دینے کی کوشش کی ۔ مجھ کو نت
لوگ ایک دفعہ ممبئی میں ایک بہائی مبلغ کو جس کا میں نام بھول گیا

ہمیں یہ یاد ہے کہ وہ یزدی تھا ملنے کا اتفاق ہوا اُس نے جوش
بہائیت کی قبولیت کا جذبہ پیدا کرنے کے لیئے خاکِ شفاء کی سجدہ گاہ
کو نکال کر یہ کہا۔ کہ این سنگ یکے از آیاتِ کبریٰ الٰہیہ۔ میں نے
اُس کے جواب میں کہا۔ بہرو این دام جاہ دیگرے انداز۔ ہمارا ایسی
بلند رستہ آشیانہ + آئینہ میں ایک عیسائی بھی اُسکی ملاقات کے لیے
آگیا اُس نے کہا آقائے یزدی۔ عقیدۂ توحید فی التثلیث اور تثلیث
فی التوحید در مذہب بہا ہست؟ تو انہوں نے جواب دیا "بلے" کہ ان
در زبانِ شیخ احسائی۔ سید کاظم رشتی۔ او خدا این طور تثلیث
~~تثلیث~~ رائج بود +
در زبانِ حضرت باب۔ باب۔ قرۃ العین۔ او خدا۔ عقیدۂ
توحید فی التثلیث والتوحید فی التثلیث این طور موجود بود
و در زبانِ حضرت بہا۔ بہا۔ ابن بہا۔ او خدا
حضرت بہاء نے تثلیث کے عقیدے کو تسلیم کیا ہے جو انکی

بہائی کتابوں میں موجود ہے

۳۔ بہا نے الوہیت کا دعویٰ کی۔ حالانکہ سرکارِ رسالت کے بعد
الوہیت کے دعویٰ کرنے والوں کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ بہائیت کا عقیدہ
ہے کہ حضرت بہا۔ انسان بھی ہے اور خدا بھی۔ اور اُن کا عقیدہ
ہے کہ جب نبوت اچھی طرح کامیاب نہ ہو سکی تو اس عقیدے کو ختم
کرنے کے لئے خدا کو انسانی روپ میں خود آنا پڑا۔

ابن عباس آفندی ابن بہا نے جن امریکائیوں کو بہائی مذہب
اختیار کرنے کے لئے انہیں بہائی بنایا۔ اُن بہائیوں کو جو عہد نامہ
بہائی ہونے کے بعد ابن بہا کو دینا پڑا وہ انگریزی میں ہے جسے
ہم اِس پمفلٹ کے آخر میں نقل کریں گے۔

۴۔ اس مذہب میں اسلام کی مخالفت کے لئے ہمیشہ جدوجہد
کی اور اسلام کو سیاسی نقصانات پہنچانے میں کوئی دقیقہ
فروگذاشت نہیں کیا۔ ایران میں رہے تو اسلام کو نقصان

پہنچانے کے لئے کوشاں اور بیرونی طاقتوں کو مدد دینے کے لئے ہمیشہ آمادہ
رہتے ہیں۔ سلطنت عثمانیہ ترکیہ میں جب ایران سے بے وطن ہو کر پہنچے تو
ترکی حکومت کو تباہ کرنے کے لئے جاسوسی کرتے رہتے چنانچہ باب عالی
کے اس حکم میں جو اس نے سلطان عبدالحمید کے زمانے میں بہائیت
کو عکہ میں منتقل کرنے اور "ازلیت" کو قبرص بھیجنے میں ثابت کیا
ہے کہ یہ سب اقدامات اس میں موجود ہیں۔

۵۔ عباس آفندی ابن بہاء نے فلسطین کو انگریزی مقبوضہ بنانے
میں جو کوشش کی وہ اس واقعہ سے ثابت ہے کہ ~~[illegible]~~ حیفا
کے فتح کے بعد جو حیفا کے کمپنی باغ میں جشن فتح منایا گیا اس میں
(امیر دولتِ برطانیہ) سر کا خطاب اور "نائٹ ہڈ" عطا کی گئی۔ برطانوی حکومت کا
قاعدہ تھا کہ جو غدار اپنی قوم کے خلاف غداری کرے اور انگریز کی
حمایت کرے انہیں ہی یہ خطابات اور ~~[illegible]~~ مناصب دیے جاتے تھے۔

۶۔ فلسطین کے انگریزی قبضے میں آنے کے بعد یورپین

طاقتوں نے مل کر یہاں اسرائیلی حکومت قائم کی۔ اسکی دو غرضیں
تھیں "عرب ممالک کے لئے مشرق وسطیٰ میں یہ حکومت ناسور کا
پھوڑا رہے۔ اور اسلامی ممالک کو نقصان پہنچاتا رہے۔ اور دوسرے
یہودیوں جیسی بدکار، بد افعال، قوم کو جو حرص و طمع اور
سرمایہ داری کی وجہ سے تمام یورپ کے لئے ایک مصیبت تھی اسے وطن
دے کر یورپ کو ان سے خالی کیا جائے اور یورپ میں امن و امان
پیدا کیا جائے

۷۔ بہائیت کے روپ میں بہائیت کو اسرائیل میں وطن مل گیا جبکہ ایران
سے اس کا خارجہ غیر قانونی قرار دیا گیا تو اس روپ میں وہ
ایران میں تقیہ کی حالت میں رہے اور اس کے لئے ہمیشہ ایران کو
نقصان پہنچانے اور وہاں انقلاب پیدا کرنے کے لئے کوشاں رہتے
ایران کا موجودہ سال انقلاب جو حضرت روح اللہ خمینی کی
کوششوں سے ہوا اگر اس انقلاب نے ایران کو تباہ کر

آتش پرست

کے لئے ایران کے زرتشتیوں - یہودیوں - عیسائیوں اور تقیہ
کی حالت میں بہائیوں کا کارنامہ تھا جو امریکہ کے ماتحت ایران کی تباہی
کے لئے کوشاں تھے جیسا کہ ایران کے موجودہ شہنشاہ محمد رضا شاہ
کے موجودہ بیان سے ظاہر ہو رہا ہے - کہ میرے حکومت سے علیحدہ
ہونے کا سب سے بڑا سبب امریکہ کا اسلامی ملکوں کو تباہ کرنے والا
سی-آئی-اے محکمہ ہے - امریکہ کو جو ایران کا اشاروں پر چلنے
والی سلطنت تھی اسکی یہ حرکت اس لئے ناگوار ہوئی کہ حکومت ایران
پاکستان کی ہر مصیبت کے وقت پاکستان کی مدد کرنے والا ایران تھا
۱۹۶۵ء کی جنگ میں بھی اور بعد میں بھی پاکستان کی حمایت امریکہ
کو اس لئے ناگوار گذری کہ اس نے اجتک اسرائیل کی ساختہ پرداختہ
حکومت کو تسلیم نہیں کیا اور اس کے برخلاف ایران نے تسلیم کی بلکہ
ایران نے ایرانی پارلیمنٹ میں تہران کی نشستیں یہودیوں کی تھیں
۸ - بہائی مذہب کے لیکٹ یعنی حیلے سیاسی عجیب تھے - کہ اگر

کسی مذہب کا آدمی بہائی ہو جائے تو اس کو اس مذہب سے
وابستہ رہنے کو منع کیا جائے - جس زمانہ میں میں موگا کالج میں پروفیسر
تھا تو پریتم سنگھ بہائی جو وہاں سنگھ کالج لدھیانہ میں پروفیسر تھا
ہمارے کالج میں ایک ایکسٹینشن لیکچر کے لئے آیا - ہمارے پرنسپل
راجندر کرشن کمہار نے مجھ سے اسطرح ملاقات کرائی کہ یہ بہائی
مذہب کے لیڈر ہیں اور بہائی مذہب سکھ مذہب سے نکل کر ظاہر
ہوا ہے - تو یہ آپ کے بیٹے ہیں - تو میں نے کہا جی کہ یہ الگ
(حرامزادے) بیٹھے ہیں - ہمارے پرنسپل نے کہا کہ آپ اس سے کوئی مذہبی گفتگو
کیجئے - جب میں نے شروع کیا تو وہ کہنے لگے کہ میں سکھ بہائی ہوں
شیعہ بہائی نہیں - اس سے معلوم ہوا کہ بہائی مذہب اختیار کرنے والے
اپنے مذہب کو نہ چھوڑ کر بہائی رہ سکتے ہیں اور اسطرح اپنے مذہب
کو نقصان پہنچا سکتے ہیں -
۹ - ایران کے انقلاب میں کئی مذاہب کا گٹھ جوڑ تھا. جیسا کہ ہم نے

بیان کیا اس میں شیعہ بہائی بھی شامل ہو گئے کہ قانون سے بچنے کے لئے
ایران میں ~~حکومت پذیر~~ تقیہ کی حالت میں سکونت پذیر رہتے اور ملاؤں کو
شیعہ ایرانیوں کو قتل کرا دیا جو ان شہداء کے قبرستان طہران میں دفن
ہیں اور وہ بہشت زہرا کے نام سے مشہور رہتے۔ اور جسکی زیارت
کے لئے آقائے خمینی گئے تھے۔+

۱۵ ۔ فرقۂ شیخیہ جن مختلف گروپوں میں رہ کر اور اسلام کو نقصان پہنچانے
کے لئے یہ گروپ ڈھال بن کے گئے۔ مسلمانوں اور شیعوں کے لئے موقعۂ
عبرت بنے گا اور وہ آئندہ امریکہ کی زیر قیادت حکومتیں بنانے
سے احتراز کریں گے۔ آقائے خمینی نے ایک نیک کام کو شروع کرنا
ہے اور دنیا میں جو فتنہ و فساد ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانۂ
ظہور قائم آل محمد بہت قریب ہے اگرچہ اس کا وقت مقرر
کرنے والے۔ الوقتون کذبون سے ظہور کا کوئی وقت مقرر کرنا
خلاف حکم خدا ہے مگر اس زمانے کی نشانیاں بہت سی تمام خوشیوں کو

پیش خیمہ معلوم ہوتی ہیں۔

ــــ ہزاروں عیدیں ہوں پیارے ہلال ابرو والا۔ (ابرو کے)
ہماری عید اسی دن ہے کہ جس دن تیری دید ہو

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفواً
احد (سورہ اخلاص پ ۳۰ ع ۳۲)
اے رسول کہدو کہ وہ اللہ احد (ایسا ایک جس کا دوسرا نہیں)
ہے وہ بے نیاز ہے (احتیاج نے اسکے دامن جلال کو چھوا تک
نہیں) نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ اسکو کسی نے جنا اور نہ
کوئی اس کا ہمسر ہے۔

دوئی قلم
اسلام اور بہائیت یعنی توحید و شرک
اسلام عقائد و اعمال کا مجموعہ ہے۔ ایسے عقائد جو عمل کا احساس
پیدا کریں اور محرک اعمال حسنہ ہوں۔ ایسے اعمال جو عقائد

انسانی اختلافات ختم ہو جاتے ہیں مرکز انسانیت کی شیرازہ
بندی کرتا ہے اسی عقیدہ سے تمام عالم انسانیت کو ایک نقطۂ
مشترکہ پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ اسی مرکز کی طرف قرآن حکیم
نے اِن الفاظ میں اشارہ کیا ہے کہ اِنّما الحکم اللہ واحد
سوائے اس کے نہیں کہ تمہارا معبود صرف ایک ہے۔
نسل، وطن، قوم اور رنگ اور فرقہ کے تمام اختلافات کے باوجود
ساری دنیا اس ایک مرکز پر جمع ہو جاتی ہے اسی ایک لڑی میں
منسلک ہو جاتی ہے۔

یہ عقیدہ نظم عالم کا کفیل ہے۔ اس ایک وحدہٗ لاشریک کا
اقرار جو حاضر و ناظر ہے انسان کو بد اعمالیوں سے روکتا ہے
کیونکہ اسکی شان ہے۔
عالم الغیب والشھادۃ - اِنّ اللہ بکل شیٔ علیم
اس بات کا تاثر کہ کوئی عمل اس سے پوشیدہ نہیں رہتا۔

کو جلا دینے والے ہوں، ایسے عقائد جو انسان میں خود اعتمادی
اور خودداری پیدا کریں۔ ایسے اعمال جو تنظیم انسانیت کا موجب
ہوں اور اجتماعی نظام کو مستحکم کرنے والے ہوں۔ ان عقائد
میں مرکزی عقیدہ توحید ہے۔ باقی تمام عقائد اسی مرکز کے گرد
گھوم رہے ہیں اگر ہمارے دلوں میں سرکار رسالت کی عظمت ہے
اور ہم انہیں بعد از خدا بزرگ و برتر سمجھتے ہیں تو اس لئے کہ
رسول اللہ ہیں اور عبداللہ ہیں۔ اگر قرآن ہماری زندگی کا لائحہ
عمل ہے تو اس لئے کہ کتاب اللہ ہے اگر علی مرتضیٰ کو ہم آقا
و مولا سمجھتے ہیں تو اس لئے کہ ولی اللہ ہیں اگر حسین علیہ السلام کی
بارگاہ شہادت میں ہم اپنے خون دل یعنی آنسوؤں کی نذر
پیش کرتے ہیں تو اس لئے کہ وہ شہید فی سبیل اللہ ہیں۔
توحید اسلام کی بنیادِ اساسی اور اصل اصول ہے۔
توحید ایک مرکز ہے جس پر تمام انسانی تباین اور تمام

www.khwajalateefansari.com

انسانوں کو گناہوں سے بچا سکتا ہے۔

یستخفون من الناس ولا یستخفون من اللہ وھو معھم
اذ یبیتون مالا یرضیٰ من القول وکان اللہ بما یعملون
محیطا (

اس عقیدہ سے زبردست دل میں اندیشہ ہے کہ مجبور ایک قوی
اور قاہر طاقت موجود ہے اور یہی اندیشہ اسے مظلوموں اور زیردستوں
پر تعدی سے بچا سکتا ہے۔

تخشون من الناس واللہ احق ان تخشوہ ان کنتم مؤمنین

ھو القاھر فوق عبادہ

انّ اللہ علیٰ کلّ شیئٍ قدیر

یہ عقیدہ ایک وسیع انسانی برادری کا سنگِ بنیاد ہے اس عقیدہ
میں خودداری ہے جو کسی مادی طاقت کے سامنے انسانی سر کو جھکنے
نہیں دیتی

اس عقیدہ میں بلند حوصلگی ہے جو دشوار سے دشوار امر کو ناممکن
بننے نہیں دیتی۔

اس عقیدہ میں اعتماد و توکل ہے جس سے انسانی دل میں یاس و
ناامیدی پیدا نہیں ہوتی۔

لا تیئسوا من روح اللہ انّہ لا ییئس من روح اللہ
الّا القوم الکافرون

www.khwajaabdullatifansari.com

یہی عقیدہ عالمی مشکلات کا حل ہے آج دنیا توحید کے عقیدہ سے
الگ ہو چکی ہے اسی لئے گوناگوں مشکلات میں مبتلا ہے موجودہ
عالمی مشکلات کا سب سے بڑا سبب انکارِ خدا دہریت اور شرک
ہے۔ سائنس اور علوم حاضرہ کی ترقی انسان کو اطمینان نہیں دے
سکتی۔ اطمینان صرف اللہ کے اقرار اور اسکی توحید میں ہی ہے۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ آگاہ ہو کہ اللہ کے ذکر سے
دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔

توحید کیا ہے یہی کہ اللہ کے سوا کسی کو معبود نہ سمجھے اللہ کے سوا کسی اور
کے سامنے اپنا سر نہ جھکائے۔ اللہ کے سوا کسی کی حکومت قبول نہ کرے
اللہ کے علاوہ اور کسی کی حکومیت وعبدیت پر رضامند نہ ہو۔

جب انسان توحید کو سمجھ لیگا تو اُسے اپنے مقام اور درجہ کا
احساس ہو جائیگا پھر وہ اپنی زندگی کو انہی قوانین و آئین کے سانچے
میں ڈھالیگا جو اسکی عظمت وشان کے شایاں ہوں وہ پست

اغراض اور ذلیل مقاصد میں اپنی بیش بہا زندگی کو رائگان
اور ضائع نہیں کریگا۔

کسی شئی کی بلندی اسکے مقاصد کی بلندی کے مطابق ہوتی ہے جتنا
مقصد بلند و برتر ہوگا اتنا ہی وہ شئے بھی بلند و برتر ہوگی۔ جتنا
مقصد پست ہوگا اتنا ہی وہ شے بھی پست و ذلیل ہوگی۔ یہی وہ
توحید ہے جسکی اسلام نے اپنے کلمہ توحید میں تعلیم دی ہے۔

لا الٰہ الا اللہ ۔ لا الٰہ نے ہر معبود کو باطل کر دیا خواہ
وہ لات دجل ہو یا الوہیت کا دعویٰ کرنیوالے باب و بہا ہوں۔

اسلام توحید اور بہائیت شرک ہے۔ جلی قلم

اسلام کی تعلیم ہے قل ھو اللہ احد کوئی معبود نہیں مگر وہ ایک یکتا
یعنی ایسا ایک جسکے بعد دو کا عدد ہی نہیں ہے۔

اور بہائیت کی تعلیم ہے جیسا کہ بہاء نے کہا ہے۔

لا الٰہ الا انا المقتدر (اقدس مطبوعہ ربوہ صفحہ ۵۸)

کوئی معبود نہیں مگر میں صاحب اقتدار۔ اس اقتدار کے کیا کہنا
کہ جیل خانے میں بند ایک قیدی کہہ رہا ہے کہ میں صاحب اقتدار
قیدی ہوں۔

یا ملوک امریقا و رؤساء الجمہور فیھا اسمعوا ما تغنّی به
الورقاء انه لا اله الا انا الباقی الغفور الکریم۔ (اقدس
مطبوعہ ربوہ ص ۴۷)

اے امریکہ کے بادشاہو اور عوام الناس کے سردارو! اس پیغام کو
سنو جو لقا کی شاخ پر بیٹھی ہوئی کبوتری گا رہی ہے لیعنی کہ کوئی خدا
نہیں سوائے میرے جو باقی رہنے والا بخشنے والا اور کریم ہے۔

قل یا ملک البرلین اسمع النداء من ھذا الھیکل المبین
انه لا اله الا انا الباقی الفرد القدیم (اقدس مطبوعہ ربوہ ص ۴۷-۴۶)

کہدے اے برلن کے بادشاہ! اس ہیکل سے اس آواز کو
سُن کہ بجز میرے کوئی خدا نہیں جو باقی یگانہ اور قدیم ہوں۔

بہاء اللہ اپنے دعویٰ الوہیت کو اس طرح بیان کرتا ہے۔

یا قوم طھروا قلوبکم ثم ابصارکم لعلکم تعرفون بارئکم فی
ھذا القمیص المقدس اللمیع (مبین ص ۳۰)

اے لوگو! اپنے دلوں کو پاک کرو پھر اپنی آنکھوں کو پاک کرو تاکہ
تم اپنے خالق و باری کو اس پاک اور چمکدار قمیص میں پہچان سکو
(بہائی تحریک کے متعلق پانچ لیکچر ص ۱۰۸)

الواح میں بہاء اللہ لکھتا ہے:-

انا لو نخرج من القمیص الذی لبسناہ لضعفکم لیُفدینّی من
فی السموٰت والارض بانفسھم و ربّک لیشھد بذالک ولا یسمعہ
الا الذین انقطعوا عن کل الوجود حبًّا ~~للہ~~ لِلّٰہ العزیز القدیر
(الواح ص ۸۸)

اگر ہم اس قمیص کو اتار دیں جو ہم نے محض تمہاری کمزوری کے خیال
سے اوڑھ رکھی ہے تو مجھ پر سب زمین و آسمان والے اپنے

www.khwajalateefansari.com

آپ کو قربان کردیں تیرا رب یہ شہادت دیتا ہے لیکن اس
شہادت کو صرف وہی لوگ سنتے ہیں جو خدائے عزیز و قدیر کی محبت
میں سب موجودات سے منقطع ہوگئے ہیں۔
(بہائی تحریک کے متعلق پانچ لیکچر صـــ۱۰۹)

اپنے ایک مرید کو تلقین کرتے ہیں کہ مجھے خدا سمجھکر یوں دعا کیا کرو۔
اسئلک بجمال الاعلیٰ فی ھٰذا القمیص الدری المبارک الابھیٰ
بان تقطعنی عن کل ذکر دون ذکرک (الواح صـــ۱۹۷)
میں تیرے اس جمال اعلیٰ کا جو اس روشن اور مبارک چمکدار قمیص
میں روشن ہے واسطہ دیکر درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اپنے ذکر کے
علاوہ ہر ذکر سے منقطع کرے (بہائی تحریک کے متعلق پانچ لیکچر صـــ۱۰۹)

بہائی تعلیمات شرک ہی شرک ہے توحید کا کہیں نام و نشان نہیں۔
عیسائیوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے وہی تثلیث کے عقیدہ
کو اپنانے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کا بہائیوں کو خود بھی اعتراف
ہے۔

واضح ہو کہ مسیحیت کے اصول اور حضرت بہاء اللہ کے احکام بالکل ایک
ہیں اور انکے طریقے بھی ایک ہیں۔ (بہاء اللہ اور عصر جدید صـــ۲۱۳)

قرآنی تعلیم ہے لم یلد ولم یولد۔ وہ نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کسی کا
باپ۔ مگر بہاء اللہ اپنے عقیدہ مسیحی تثلیث کے رنگ میں اس طرح
پیش کرتے ہیں "رب الافواج" ابدی باپ دنیا کے بنانے والے
اور بچانے والے کی آمد جو تمام انبیاء کے بیان کے مطابق آخری
ایام میں واقع ہونے والے ہیں۔ اس سے سوائے اسکے اور کوئی
مراد نہیں کہ خدا انسانی شکل میں منصۂ شہود پر ظاہر ہوگا
جس طرح اس نے اپنے آپ کو یسوع ناصری کی ہیکل (جسم کے ذریعہ
ظاہر کیا تھا اب وہ اس سے مکمل تر اور روشن تر ظہور کے ساتھ
آیا ہے جس کے لئے یسوع اور پہلے انبیاء لوگوں کے قلوب کو
تیار کرنے کے لئے آئے تھے۔ (بہاء اللہ و عصر جدید صـــ۳۲۳)
آپکی زندگی روح القدس سے بھرپور تھی اس لئے آپکی زندگی

www.khwajalateefansari.com

اور تعلیمات میں بشری و الٰہی عناصر کے درمیان کوئی صاف خط
نہیں کھینچا جا سکتا۔ (بہاء اللہ و عصر جدید ص ۸۱)

مرزا ابو الفضل گل پائیگانی بہائی اپنی کتاب الفرائد میں لکھتا ہے
علماء سوریہ و سائر بلاد شرق حضرت عیسیٰ را دارای دو طبیعت
و مشیت دانستند آن عبارت است از مشیت لاہوت و مشیت
ناسوت یعنی الوہیت و بشریت (بہائی تحریک کے متعلق پانچ مقالے ص ۱۱۵)
شام کے علما اور تمام مشرقی شہروں کے علماء حضرت عیسیٰ کو دو طبیعتوں
اور دو مشیتوں کا مالک جانتے ہیں جن سے انکی مراد مشیت
لاہوت و مشیت ناسوت ہے یعنی الوہیت و بشریت بہائی بھی
بہاء اللہ کو اپنی دو طبیعتوں اور دو مشیتوں کا رکھنے والا سمجھتے
ہیں چنانچہ انکی کتاب دروس الدیانۃ میں لکھا ہے۔
مقصود از اصل قدیم یا اصل قویم یا بحر محیط یا قوام حقیقت
نورانیہ الٰہیہ است کہ مؤثر در وجود و محیط بر عوالم غیب

و شہود است حضرت من ارادہ اللہ روح ما سواہ فداہ
ازان روئید و ازان بحر شدہ اند و دیگران از اصل
حادث کہ تمام ظاہری جسمانی است روئیدہ و از جنبہ ناسوتی
خلق شدہ اند۔

(دروس الدیانۃ مطبوعہ مصر ص ۹۴ درس پنجاہ و نہم)

(بہائی تحریک کے متعلق پانچ مقالے ص ۱۱۵)

جیسے مسیحیوں کے تثلیث کے تین اقانیم باپ۔ بیٹا۔ روح القدس
ہیں۔ مسیح بیٹا، باپ اللہ اور روح القدس ہیں لیکن دروس الدیانۃ
سے ثابت ہوا کہ بہائی تثلیث میں بیٹا عبد البہاء۔ باپ بہاء اللہ
ہیں کیونکہ من ارادہ اللہ سے مراد عباس آفندی عبد البہاء ہے
جیسا کہ بہاء اللہ اور عصر جدید کے چوتھے باب سے جس کا عنوان
عبد البہاء ہے ظاہر ہے۔

جب دریائے وصال خشک ہو جائے اور نوشتہ آغاز فیصلہ

www.khwajalateefansari.com

انجام کو پہنچ جائے تو من ارادہ اللہ کی جانب متوجہ ہو جاؤ جو اس اصل قدیم کی شاخ ہے (کتاب عہدی بہاء اللہ)

(بہاء اللہ و عصر جدید ص ۸۹)

بہاء اللہ اور عصر جدید کی اس بات کے لحاظ سے دروس الدیانۃ کی عبارت پر غور کیجئے۔

اصل قدیم یا اصل قویم یا بحر محیط یا قوام سے مقصود حقیقت نورانیہ الٰہیہ ہے کہ جو وجود میں مؤثر اور تمام غیب و شہود کے عالموں پر محیط ہے حضرت من ارادہ اللہ یعنی عبد البہاء اسکے سوا ہر شخص کی روح اس پر فدا ہو اسی اصل قدیم سے اُگا ہے اور اسی سمندر سے نکلا ہے اور دوسرے انسان اصل حادث سے جو ظاہری جسمانی مقام ہے اُگے ہیں اور ناسوتی جنبہ سے پیدا ہوئے ہیں۔

بہاء اللہ اپنی کتاب مبین کے ص ۵۳ پر لکھتا ہے۔

"قد ظہرت الکلمۃ التی سترھا الابن انھا قد نزلت علی ھیکل الانسان فی ھذا الزمان تبارک الرب الذی قد اتی بمجدہ الاعظم بین الامم۔

وہ کلمہ جسے بیٹے نے پردے میں رکھا تھا وہ ظاہر ہو گیا ہے اور وہ اس زمانہ میں ہیکل انسانی پر اترا ہے مبارک ہے وہ رب جو اپنی عظمت کے ساتھ امتوں کے درمیان آیا ہے۔

(بہائیت کے متعلق پانچ مقالے ص ۱۰۸)

لوح ملک روس میں بہاء اللہ نے لکھا ہے

"قد اتی الاب والابن فی الوادی المقدس (مبین ص ۷۶)

باپ اور بیٹا دونوں وادی مقدس میں آ گئے ہیں

(بہائیت کے متعلق پانچ مقالے ص ۱۱)

عیسائی جس لحاظ سے مسیح کو ابن اللہ کہتے ہیں اسی حیثیت سے بہاء اللہ کو باپ ہونے کا دعویٰ ہے۔

کیونکہ میرے ہیکل میں بجز خدا کی ہیکل کے میرے جمال میں بجز خدا کے

www.khwajalateefansari.com

جمال کے میری کینونت میں بجز خدائی کینونت کے میرے نفس میں
بجز اسکے نفس کے میری حرکت میں بجز اسکی حرکت کے میرے سکون
میں بجز اسکے سکون کے میری قلم میں بجز اسکی قلم اعلیٰ و اعظم کے اور
کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ کہدے میری روح میں سوائے حق کے اور کچھ نہیں
اور مجھ میں سوائے خدا کے اور کچھ مشہود نہیں (سورۃ الہیکل)
(بہاء اللہ و عصر جدید ص ۸۱)

بہائی بہاء اللہ کے پوجاری ہیں۔

بہائی بہاء اللہ کی انسانی شخصیت کی پوجا نہیں کرتے بلکہ اس بہاء
یا جلال الہی کی پرستش کرتے ہیں جو آپکی شخصیت کے ذریعہ ظاہر
ہوا۔ (بہاء اللہ و عصر جدید ص ۱۲۰)

بہائی مذہب میں بہاء اللہ کی الوہیت کو تسلیم کئے بغیر ایمان بے معنی ہے۔
یہ ضروری ہے کہ ہر فرد واحد خدا کے جلال و جمال کو بہاء اللہ
کی انسانی ہیکل میں دیکھے اور پہچانے ورنہ بہائی ایمان اسکے

لئے لفظاً بے معنی ہے (بہاء اللہ و عصر جدید ص ۱۲۲)

بہاء اللہ نے لوح اقدس میں جو خاص کر عیسائیوں کے لئے نازل ہوئی تھی فرمایا
ہے۔
"بیشک باپ آگیا ہے اور اس نے اسکو پورا کر دیا ہے جس کا تمہیں
خدا کی بادشاہت میں وعدہ دیا گیا تھا یہی وہ کلمہ ہے جسے بیٹے
نے چھپایا تھا۔ جب اس نے ان سے جو اس کے گرد جمع تھے یہ
کہا تھا کہ تم ابھی اسے برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب مقررہ وقت
ختم ہوا اور وہ گھڑی آ پہنچی تو وہ کلمہ افق مشیت سے روشن ہو گیا۔
اے امت ابن (یعنی عیسائیو) اسے پس پشت نہ ڈالو۔ بلکہ
اس کا دامن مضبوط پکڑو یہ تمہارے لئے ان سب باتوں سے
بہتر ہے جو تمہارے ہاتھوں میں ہیں (بہاء اللہ و عصر جدید ص ۱۹۵ و ص ۱۹۶)

لوح پوپ میں ۱۸۶۷ء میں ایڈریانوپل میں نازل ہوئی تھی
فرمایا ہے۔

خبردار ایسا نہ ہو کہ ذکر تجھے مذکور سے روکے اور عبادت
تجھے معبود سے دور رکھے ، قادر اور علام پروردگار
کو دیکھو وہ دنیا کو زندہ کرنے کے لئے اور اہل زمین کو متحد کرنے
کے لئے آیا ہے ۔ (بہاء اللہ و عصر جدید ص ۱۹۶)

بہاء اللہ اپنے خالق ہونے کا اس طرح مدعی ہے ۔

والذی ینطق فی السجن الاعظم انہ لخالق الاشیاء
وموجد الاسماء قد حمل البلایا لاحیا العالم (مجموعہ اقدس ص ۲۲۵)

جو اس عظیم قید خانے سے بول رہا ہے وہی سب چیزوں کا خالق ہے
اور سب کو وجود بخشنے والا ہے اس نے دنیا کو زندہ کرنے کی خاطر یہ
بلائیں برداشت کی ہیں (بہائی تحریک ص ۱۱۸)

نبیوں اور رسولوں کے خالق ہونے کا دعویٰ

قال صاحب الاستقامۃ الکبریٰ المومن بالبہا ناقل)
وقولہ الحق لا یمنعہ ذکری النبی عن الذی بقولہ یخلق

النبیئن والمرسلین (مجموعہ اقدس ص ۲۲۴)

میرے یعنی بہاء اللہ کے صاحب استقامت مومن نے کہا اور اس کا کہنا
درست ہے کہ آں حضرت کا ذکر اسے اس وجود (بہاء اللہ)
سے نہیں روک سکتا جس نے اپنے قول سے نبیوں اور رسولوں کو
پیدا کیا ہے ۔

بہاء اللہ زندگی میں اہل بہا کا قبلہ ہے اور موت کے بعد اسکی قبر
قبلہ ہے ۔

اذا اردتم الصلوۃ فولوا وجوھکم شطری الاقدس المقام
المقدس الذی جعلہ اللہ مطاف الملاء الاعلیٰ ومقبل
اھل مدائن البقاء ومصدر الامر لمن فی الارضین والسماء
وعند غروب شمس الحقیقۃ والتبیان المقر الذی قدرناہ
لکم انہ ھو العزیز الحکیم (اقدس مطبوعہ ربوہ ص ۲۲)
اور جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنے منہ میری اقدس سمت

www.khwajalateefansari.co

کی طرف رو جسکو اللہ نے ملاء اعلیٰ کی طواف گاہ لقا کے
شہروں کے بوسہ کی جگہ اور آسمان اور زمین والوں کے لئے
احکام جاری ہونے کی جگہ قرار دیا ہے اور حقیقت و تبیان
کے آفتاب کے غروب کے وقت وہ قرارگاہ ہوگی جو ہم نے
تمہارے لئے مقدر کی ہے تحقیق وہی غالب اور علیم ہے
بہائیوں نے اقدس کے اس حکم پر عمل کیا ہے اور
وہ بہاء اللہ کی قبر کو ہی اپنا قبلہ ٹھہراتے ہیں چنانچہ
دروس الدیانۃ کے درس 19 میں لکھا ہے۔

قبلۂ ما اہل بہا روضۂ مبارکہ است در مدینۂ عکہ
کہ در وقت نماز خواندن باید رو بروضۂ مبارکہ بائیستیم
و قلباً متوجہ بجمال قدم جل جلالہ و ملکوت ابہیٰ باشیم
این است آن مقام مقدریکہ در کتاب اقدس از قلم اعلیٰ
نازل شدہ (دروس الدیانۃ درس 19)

(بہائی تحریک ص ۱۲۰)

بہائیوں کا قبلہ شہر عکہ میں بہاء اللہ کی قبر ہے وہ نماز پڑھنے
کے وقت اسی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور دل سے
بہاء اللہ کی طرف ~~توجہ~~ توجہ کرتے ہیں یہی وہ مقام مقدر ہے جس
کا کتاب اقدس میں ذکر ہے۔ اس پر بہائی شاعر نوش لکھتا ہے

اے مقصد و مقصود زمان روضۂ ابہیٰ
اے معبد و معبود جہان روضۂ ابہیٰ
اے معنی اسرار نہان روضۂ ابہیٰ
اے سجدہ گہ عالمیان روضۂ ابہیٰ

(دیوان ابہیٰ ص ۱۲۹) (تحریک بہائی ص ۱۲۳)

زمانے کے مقصود و مراد بہاء اللہ کے روضے
اے دنیا کے معبد بھی اور معبود بھی بہاء اللہ کے روضے
اے چھپے ہوئے بھیدوں کے معنی بہاء اللہ کے روضے
اے تمام عالموں کے سجدے کی جگہ بہاء اللہ کے روضے

www.khwajalateefansari.com

اس کلام سے عیاں ہے کہ بہائی بہاء اللہ کو ہی معبود نہیں سمجھتے
بلکہ بہاء اللہ کے روضے کو بھی معبود سمجھتے ہیں۔

اس کلام سے ظاہر ہے کہ ابہیٰ سے مراد بہاء اللہ ہے اسی لئے
بہائی اکثر کہتے ہیں۔ یا بہاء الابہیٰ اور انکی تبلیغی کتاب
کے ٹائیٹل پیج پر بھی لکھا ہے یا بہاء الابہیٰ۔

بہائیوں کے حج اور طواف کی جگہ باب اور بہا کے گھر ہیں۔
کتاب الکواکب الدریہ فی مآثر البہائیہ کے صـ ۳۵۸ میں لکھا
ہے۔

محل طواف و حج اہل بہا یکے بیت نقطۂ اولیٰ در شیراز است
و ثانی این بیت جمال ابہیٰ در بغداد است

بہاء اللہ نے جن دو گھروں کے حج اور طواف کرنے کا کتاب
اقدس میں بہائیوں کو حکم دیا ~~ہے~~ ہوا ہے ان میں سے

ایک تو وہ گھر ہے جو شیراز میں علی محمد باب کا گھر ہے اور دوسرا
یہ گھر جس میں بغداد میں بہاء اللہ رہتے تھے۔

مرزا حیدر علی بہائی مبلغ بہجۃ الصدور صـ ۳۶۷ پر لکھتے ہیں
بالوہیت حی لا یزال بے مثال جمال قدم مذعن و مطمئن
گشتیم۔ ہم جمال قدم (بہاء اللہ) کی الوہیت پر ایمان لائے
ہیں اور اسپر مطمئن ہیں۔ (بہائی تحریک صـ ۱۳۰)

امریکہ میں بہائی ہونیوالے لڑکوں سے جو فارم پُر کرایا جاتا ہے
اس کا متن یہ ہے۔

TO THE GREATEST BRANCH

IN GOD'S NAME, THE GREATEST BRANCH
I HUMBLY CONFESS THE ONENESS AND SINGLENESS
OF THE ALMIGHTY GOD, MY CREATOR AND I
BELIEVE IN HIS ~~APEARA~~ APEARANCE IN THE
HUMAN FORM, I BELIEVE IN ITS ESTABLISHING

www.khwajaalateefansari.com

HIS HOLY HOUSEHOLD; IN HIS DEPARTURE AND THAT HE HAS DELIVERED HIS KINGDOM TO THEE O GREATEST BRANCH HIS DEAREST SON AND MYSTERY I BEG THAT I MAY BE ACCEPTED IN THIS GLORIOUS KINGDOM AND THAT MY NAME MAY BE REGISTERED IN THE 'BOOK OF BELIEVERS' I ALSO BEG THE BLESSING OF WORLD TO COME AND OF THE PRESENT ONE FOR MYSELF AND FOR THOSE WHO ARE NEAR OR DEAR TO ME (THE INDIVIDUAL MAY ASK FOR ANYTHING HE LIKES) FOR THE SPIRITUAL GIFTS WHICH THOU SEEST I MAY BE BEST GIFTED, FOR ANY GIFT OR POWER FOR WHICH THOU SEEST ME TO BE BEST GIFTED

MOST HUMBLY THY SERVANT

(MATERIAL FOR STUDY OF THE BAHI RELIGION) PAGE NO. 121

BY PROFESSOR G.E. BROWN.

اس فارم کا اردو میں مکمل و مفصل ترجمہ اس طرح پر ہے۔

اے غصن اعظم (عبد البہا) میں عاجزی سے حلفیہ اقرار کرتا ہوں
خدائے قادر مطلق کے ایک اور یگانہ ہونے کا جو پیدا کرنیوالا ہے
میں ایمان لاتا ہوں کہ وہ انسانی شکل میں ظاہر ہوا اور میں
یقین رکھتا ہوں کہ اس نے اپنا ایک کنبہ قائم کیا اور پھر یقین
رکھتا ہوں اس کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے پر اور ایمان
لاتا ہوں اس بات پر کہ اس نے اپنی بادشاہت تجھکو دیدی
اے غصن اعظم جو اس کا سب سے پیارا بیٹا اور راز
ہے میں درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اس روحانی بادشاہت

میں قبول کی جائے اور میرا نام بھی ایمانداروں کے رجسٹر میں
درج کیا جائے۔ اگلے جہان اور اس دنیا کی برکات کے لئے
درخواست کرتا ہوں اپنے لئے اور اپنے قریبی عزیزوں کے
لئے آپ مجھے ان روحانی تحفوں اور دیگر طاقتوں سے
نوازیں جس کا مجھے اہل سمجھیں

آپ کا عاجز غلام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(بہائی تحریک صفحہ ۱۲۷ ـ ۱۲۸ ـ ۱۲۹)

اس فارم سے چند امور ثابت ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ اس
فارم میں بہاء اللہ کے جانشین کو مخاطب کیا گیا ہے۔
"غصن اعظم" کے الفاظ، غصن اعظم کے معنی سب
سے بڑی شاخ "THE GREATEST BRANCH" ہیں
اس سے مراد عباس آفندی المعروف بہ عبد البہاء ہے جس کی
جانشینی کا اعلان بہاء اللہ نے ان الفاظ میں کیا تھا۔

"جب دریائے وصال خشک ہو جائے اور نوشتہ آغاز فیصلہ انجام
کو پہنچ جائے تو من ارادہ اللہ کی جانب متوجہ ہو جاؤ جو اس اصل
قدیم کی شاخ ہے۔ (کتاب عہدی بہاء اللہ)

(بہاء اللہ اور عصر جدید صفحہ ۸۹)

حضرت بہاء اللہ نے اکثر اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ عبد البہاء
آپ کے جانشین ہوں گے آپ کے صعود کے کئی سال پہلے آپ نے کتاب
اقدس میں یہ اشارہ فرمایا تھا اور آپ نے کئی مواقع پر
حضرت عبد البہاء کو مرکز میثاق "غصن اعظم" فرع اصل قدیم
لکھا ہے حضرت بہاء اللہ ہمیشہ آپکو سرکار آقا کہکر بلایا کرتے
تھے"

(بہاء اللہ و عصر جدید صفحہ ۹۵)

المختصر بہائی مذہب میں عباس آفندی المعروف عبد البہاء کو
"غصن اعظم، فرع اصل قدیم، مرکز میثاق اور "من ارادہ اللہ"
کے القابات سے یاد کیا جاتا ہے اور انگلستان کی سامراجی

حکومت نے انہیں فلسطین میں پولیٹیکل خدمات کے صلہ میں "سر"
کا خطاب بھی عطا فرمایا جس کا تذکرہ ہے۔ ای ایسلمنٹ اپنی کتاب
بہاء اللہ اور عصر جدید کے صفحہ ۱۰۸ میں کیا ہے اس لئے آپکو سر عباس آفندی
عبد البہاء کے ان الفاظ سے یاد کرنا چاہیئے۔

بہاء اللہ نے اپنی کتاب کا اپنی سر عباس آفندی بہاء اللہ کو مفسر قرار
دیا ہے اور کہا ہے۔

کتاب اللہ میں سے جو کچھ بھی تمہاری سمجھ میں نہ آئے اسے اس سے
جو اس بڑے تنے کی شاخ ہے دریافت کرو (بہاء اللہ و عصر جدید صفحہ ۱۱۳)

یہ سر عباس آفندی بھی الوہیت باب و بہاء کے قائل تھے اور بہاء کی
کی الوہیت کی تبلیغ کرتے رہتے اور اسکی الوہیت کا اقرار لیتے
تھے جیسا کہ اس فارم سے بھی ظاہر ہے اور ان کے دوسرے بیانات
سے ثابت ہے اور ان کے اعمال سے مترشح ہوتا ہے۔

عبد البہاء نے کہا ہے۔

اہل بہاء کے ایمان کی بنیاد یہ ہے کہ رب اعلیٰ (حضرت باب جل اسمہ)
توحید الٰہی کے مظہر جمال مبارک (بہاء اللہ) کے پیشرو و مبشر ہیں، اور
حضرت جمال ابہٰی (حضرت بہاء اللہ) جل اسمہ الاعلیٰ (میری جان آپ
کے مستقل دوستوں پر فدا ہو) خدا کے ظہور اعظم اور اس جوہر الوہیت کے
آفتاب ہیں باقی سب ان کے بندے اور انکے حکم کے ماننے والے ہیں

(بہاء اللہ و عصر جدید صفحہ ۱۱۵)

یہ بہائی توحید فی التثلیث ہے۔ (۱) باب رب الاعلیٰ (۲) بہاء جوہر الوہیت
(۳) اور روح القدس

اگر سچ مچ ہم اس کے (بہاء اللہ کے) عاشق ہیں اور اگر فی الحقیقت ہم
اس کا خالص بندہ ہوں تو مجھے اپنی جان کو اس کے آستان مبارک
پر قربان کرنے سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے (مرزا سہراب کی ڈائری
جنوری ۱۹۱۴ء) (بہاء اللہ و عصر جدید صفحہ ۹۱)

www.khwajalateefansari.com

بدائع الآثار جلد ۲ صفحہ ۱۳۹ میں عبد البہا کا ایک تار شائع ہوا
ہے جو واشنگٹن کی دو عورتوں کے نام انہوں نے بھیجا تھا اس میں
وہ لکھتے ہیں ۔

"من عبد البہا ہستم حضرت بہاء اللہ بے مثل و بے نظیر است
کل باید توجہ ببہاء اللہ نمایند در دعا این است مذہب عبد البہاء"

میں بہاء اللہ کا بندہ ہوں حضرت بہاء اللہ کی ذات بے مثل و بے
نظیر ہے سب کو چاہیے کہ دعا میں اپنی توجہ بہاء اللہ کی طرف
رکھیں مجھ عبد البہا کا یہی مذہب ہے ۔

(بہائی تحریک صفحہ ۱۱۳)

بدائع الآثار جلد ۲ صفحہ ۲۷۳ میں لکھا ہے کہ جناب عبد البہا نے کہا :۔

جمال مبارک بنص صریح در کتاب وعدہ فرمودند ۔
"انا نراکم من افقی الابہی و ننصر من قام علی نصرۃ امری بجنود
من الملاء الاعلیٰ و قبیل من الملائکۃ المقربین نوید فرمودند"

جمال مبارک یعنی بہاء اللہ نے نص صریح سے کتاب میں وعدہ فرمایا ہے ۔
کہ میں تم کو اپنی افق اعلیٰ سے دیکھتا ہوں جو شخص میرے دین کی تائید کے
لئے کھڑا ہوگا میں اسکی مدد ملاء اعلیٰ کے لشکروں اور مقرب فرشتوں کی
جماعت سے کروں گا ۔ (تحریک بہائی صفحہ ۱۱۱ و صفحہ ۱۱۲)

الغرض اس فارم میں بہاء اللہ کے نبی یا رسول یا امام ہونے کا اقرار نہیں
بلکہ الوہیت کا اقرار ہے صاف ظاہر ہے کہ بہائی درحقیقت بہاء اللہ
کو نبی یا رسول نہیں بلکہ اللہ سمجھتے ہیں ۔

بہائی مبلغ مرزا ابو الفضل گل پائیگانی اپنی کتاب الفرائد میں لکھتا ہے ۔
"اینکہ جناب شیخ فرمودہ اند کہ شاید ادعائے ایشان ادعائے نبوت
باشد محض وہم و گمان خود جناب شیخ است و ہر کس با اہل بہا معاشر
یا از کتب این طائفہ مطلع باشد میداند کہ نہ در الواح مقدسہ
ادعائے نبوت وارد شدہ و نہ بر السنۂ اہل بہاء لفظ نبی بر آن
وجود اقدس اطلاق گشتہ" (الفرائد صفحہ ۲۷۵) (بہائی تحریک صفحہ ۹۲)

شیخ (عبدالسلام) نے جو یہ کہا ہے کہ شاید بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت
کا دعویٰ ہے یہ شیخ کا محض وہم و گمان ہے۔ جس شخص کو بھی بہائیوں
کے ساتھ زندگی گزارنے کا اتفاق ہوا ہے یا جو شخص اس گروہ کی کتابوں
سے واقف ہے وہ واقف ہے کہ الواح مقدسہ میں نہ نبوت کا
دعویٰ وارد ہوا ہے نہ بہائیوں کی زبانوں پر بہاء اللہ کے متعلق نبی کا
لفظ جاری ہوا ہے۔

بہائی دور حضرت آدمؑ سے دور سرکار ختمی مآب کو دور نبوت کہتے
ہیں چنانچہ ان کا مبلغ محفوظ الحق علمی جس کے متعلق کہا جاتا
ہے کہ کبھی قادیانی مرزائی تھا کبھی لاہوری مرزائی اپنی کتاب
قیامت میں لکھتا ہے۔

آدم سے تا حضرت خاتم ایک سلسلہ تھا جسے دور نبوت کہتے
ہیں .... ہم ایک عظیم الشان قیامت کی خبر دیتے ہیں
جس میں خدا کا ظہور اعظم ہوگا۔

(کتاب قیامت ص ۲۰ مطبوعہ کراچی)

بہائی آرگن کوکب ہند میں لکھا ہے

نہ تو آیۂ مبارکہ میں نبی کا لفظ ہے نہ فرقان کے موعود کو نبی کہا گیا
ہے۔ نہ اہل بہاء حضرت بہاء اللہ جل ذکرہ الاعظم کو نبی مانتے ہیں
(رسالہ کوکب ہند دہلی جلد ۶ ص ۲ ، ۱۷ اپریل ۱۹۲۹ء)
(بہائی تحریک ص ۹۳)

بہائیوں کی کتاب "البہائیہ" مطبوعہ مصر میں لکھا ہے۔
ان حضرۃ البہاء و حضرۃ عبدالبہاء و حضرت الباب یدع احد
منھم النبوۃ (البہائیہ ص ۲۹) (بہائی تحریک ص ۹۳)
حضرت بہاء، حضرت عبدالبہاء اور حضرت باب میں سے کسی نے
بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امیر جماعت اہلحدیث اپنے اخبار اہلحدیث
میں لکھتے ہیں۔
ہم تو یہی سمجھتے تھے کہ کسی انسان کے لئے سب سے بڑا دعویٰ

دعویٰ نبوت اور رسالت ہے اس لئے ہم آج تک کہتے رہے
کہ شیخ بہاء اللہ نبوت کے مدعی تھے مگر آج ان کی جماعت کے آرگن
کوکب ہند نے ہمارے اس خیال کی بڑی سختی سے تردید کی (اخبار
اہلحدیث جلد ۲۵ نمبر ۳۵ ، ۶ جولائی ۱۹۲۸ء)

بہائی مبلغ محفوظ الحق علمی کوکب ہند دہلی میں بہاء اللہ کے دعویٰ
نبوت کا انکار کر کے انہیں مستقل خدائی ظہور لکھا ہے۔

"اہل بہا دور نبوت کو ختم جانتے ہیں۔ امت محمدیہ میں بھی
نبوت جاری نہیں سمجھتے ہم ان خدا کی قدرت کو ختم نہیں جانتے
اس لئے خدا کی قدرت کے نئے ظہور کو تسلیم کرتے ہیں جو نبوت
سے آگے ایک نئی شان رکھتا ہے۔ اور یہ دور نبوت کے
ختم ہونے کا کھلا اعلان ہے اس لئے اہل بہا نے کبھی نہیں کہا
کہ نبوت ختم نہیں ہوئی اور ہمارے موعود کل ادیان نبی یا رسول تھے
بلکہ ان کا ظہور مستقل خدائی ظہور ہے" (کوکب ہند جلد ۶ نمبر ۶
صفحہ ۲۹ ، ۲۲ جون ۱۹۲۸ء) (بہائی تحریک صفحہ ۹۵)